سیرت غوث الثقلین
مصنفہ
مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری شرقی
قادری کتب خانہ
تحصیل بازار، سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے ننانوے ۹۹ اسماء شریفہ

عبد القادر ۔ سید ۔ مؤید ۔ کریم ۔ عظیم ۔ شریف

طریف ۔ امام ۔ ہمام ۔ سالک ۔ ناسک ۔ موقن

مومن ۔ منعم ۔ مکرم ۔ طیب ۔ طبیب ۔ مطیب

جواد ۔ منقاد ۔ قائم ۔ صائم ۔ عابد ۔ زاہد

ساجد ۔ واجد ۔ جیلی ۔ حنبلی ۔ تقی ۔ نقی

کامل ۔ باذل ۔ زکی ۔ صفی ۔ جمیل ۔ جلیل

ماض ۔ مناص ۔ سعید ۔ رشید ۔ سخی ۔ وفی

[illegible] ۔ [illegible] ۔ نجیب ۔ خاضع ۔ خاشع ۔ صاحب

یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ
ثاقب وارث حارث وارع بارع فائق
لائق راسخ شامخ ولی خفی ظاہر
طاہر مطیع منیع لبیب حبیب شاہد
راشد زائد قائد بصیر منیر سراج
تاج فالح فاتح مقرب مہذب خلیل
دلیل صادق حاذق سلطان برہان حسنی
حسینی عالم حاکم معین مبین مصباح
مفتاح شاکر ذاکر ملاذ معاذ صالح
ناصح فالح واضح
تفریح الخاطر ص ۵۵،۵۶ مطبوعہ مصر

قبلہ اہلِ صفا حضرت غوث الثقلین
دستگیر ہمہ جا حضرت غوث الثقلین

سیرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

جو ایک سو مستند کتابوں کے حوالہ جات سے مرتب کی گئی ہے۔

حسبُ الاِرشاد

حضرت پیرِ طریقت صاحبزادہ پیر محمد شفیع صاحب قادری مدظلہٗ
سجادہ نشین دربارِ عالیہ ڈھوڈا شریف ضلع گجرات

مؤلفہ
مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری
خطیب جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازار سیالکوٹ

ناشر
قادری کتب خانہ
جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ
تحصیل بازار۔ سیالکوٹ

نام کتاب ——— سیرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

تالیف ——— مولانا محمد ضیاء اللہ قادری کوٹلوی سیالکوٹ

سرورق ——— جمیل مرزا بی۔اے حنیف آرٹسٹ

کتابت ——— جمیل مرزا بی۔اے سیالکوٹ

ناشر ——— قادری کتب خانہ جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازار سیالکوٹ

صفحات ———

تعداد ——— دو ہزار (۲۰۰۰)

قیمت ——— 4/5

مطبوعہ

پائن ویز پرنٹنگ پریس بھاٹی گیٹ، لاہور۔ فون نمبر ۵۳۰۹۸

نواں ایڈیشن ۱۹۸۵ء ۱۱۰۰

اِنتساب

فقیر اس تالیف کو حضورِ پُرنور۔ قطبُ الاقطاب۔ غوث الغیاث۔ فرد الاحباب۔ قطب الاکمل الاشرف۔ غوث الاعظم الارفع۔ غوث الثقلین۔ غیث الکونین۔ امامُ الفریقین۔ عالم الربانی۔ قطب الفردانی۔ غوث الصمدانی۔ محی الدین ابو محمّد عبد القادر الحسنی الحسینی الجیلانی قدس اللہ سرّہٗ الربانی نور روحہٗ واوصل الینا برکاتہٗ وفتوحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ وارضاہُ عنّا کی بارگاہ بیکس پناہ میں بصد احترام پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے جن کے روحانی تصرفات کی ہی وجہ سے فقیر اس کو کتابی شکل میں پیش کر رہا ہے۔

ع شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را

خاکپائے غوثِ اعظم شہنشاہِ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فقیر ابو الحامد محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ

سیالکوٹ

۱۴ صفر المظفر ۱۳۹۲ھ

بروز جمعرات

غوث کا معنیٰ فریاد رس ہے۔ (صراح فارسی ج ۲ ص ۱۳۲، غیاث اللغات فارسی ص ۳۴۲) ہم حضرت پیر پیراں، میر میراں، شاہ جیلاں، واقفِ اسرارِ لامکاں، محبوبِ ربِ دو جہاں، فریاد رس انس و جاں، سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی نوراللہ مرقدہٗ کو اسلاف نے اپنی تصانیف میں غوث الاعظم اور غوث الثقلین کے القاب لکھے ہیں۔ اسلاف کے علاوہ طائفہ وہابیہ اور دیوبندیہ کے اکابر نے بھی اپنی تصانیف میں حضرت کو غوث الاعظم اور غوث الثقلین کے القاب لکھ کر آپ کو بہت بڑا فریاد رس اور جنوں اور انسانوں کا بھی فریاد رس ہونے کا اقرار کیا ہے۔ مخالفین کے اکابر کی کتابوں کے نام درج ذیل ہیں۔ صراطِ مستقیم فارسی ص ۵۶، ۱۳۲، ۲۷ مصنفہ اسماعیل دہلوی، فتاوی نذیریہ مصنفہ مولوی نذیر حسین دہلوی، فتاوی اشرفیہ ص ۱۳، ج ۲، التذکیر ج ۲ ص ۱۰۱، دعواتِ عبدیت ص ۱۷، ج ۱ تصانیف اشرف علی تھانوی، عیونِ زمزم مصنفہ مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی۔

ماخذِ کتاب

اس کتاب کی ترتیب و تالیف میں مندرجہ ذیل کتابوں سے خاص طور پر استفادہ کیا گیا ہے

۱۔ غنیۃ الطالبین از حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ
۲۔ فتوح الغیب از حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ
۳۔ بہجۃ الاسرار از ابوالحسن نورالدین علی الشطنوفی علیہ الرحمۃ
۴۔ قلائد الجواہر از علامہ محمد بن یحییٰ الحلبی علیہ الرحمۃ
۵۔ طبقات الکبریٰ از علامہ عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ
۶۔ میزان الکبریٰ از علامہ عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ
۷۔ کبریتِ احمر از علامہ عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ
۸۔ جامع کرامات الاولیاء از علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ
۹۔ نزہۃ الخاطر الفاتر از علامہ علی قاری علیہ الرحمۃ
۱۰۔ مرقات شرح مشکوٰۃ از علامہ علی قاری علیہ الرحمۃ
۱۱۔ تفریح الخاطر از علامہ عبدالقادر الاربلی علیہ الرحمۃ
۱۲۔ نفحات الانس از علامہ عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمۃ
۱۳۔ روض الریاحین از علامہ عبداللہ بن اسعد یافعی علیہ الرحمۃ
۱۴۔ خلاصۃ المفاخر از علامہ عبداللہ بن اسعد یافعی علیہ الرحمۃ
۱۵۔ رسالہ قشیریہ از علامہ ابوالقاسم عبدالکریم علیہ الرحمۃ۔

۱۶ حجۃ

۱۷ - کتاب الحیوان از علامہ عمر عثمان ابو الجاحظ علیہ الرحمۃ

۱۸ - فتاویٰ حدیثیہ از علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ

۱۹ - سفینۃ الاولیاء از حضرت دارا شکوہ علیہ الرحمۃ

۲۰ - تحفۃ القادریہ از حضرت ابو المعالی محمد علی القادری علیہ الرحمۃ

۲۱ - مکتوبات شریف از حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی علیہ الرحمۃ

۲۲ - شرح الصدور از علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ

۲۳ - الحاوی للفتاوی از علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ

۲۴ - خزینۃ الاصفیاء از علامہ غلام سرور لاہوری علیہ الرحمۃ

۲۵ - تہذیب التہذیب از علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ

۲۶ - نزہۃ المجالس از علامہ عبد الرحمٰن صفوری علیہ الرحمۃ

۲۷ - حصن حصین از علامہ محمد بن محمد بن الجزری علیہ الرحمۃ

۲۸ - تذکرۃ الحفاظ از علامہ شمس الدین ذہبی علیہ الرحمۃ

۲۹ - کتاب الاذکار از یحییٰ بن شرف النووی علیہ الرحمۃ

۳۰ - مثنوی شریف از مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ

۳۱ - الکمال فی اسماء الرجال از شیخ ولی الدین عبد اللہ علیہ الرحمۃ

۳۲ - تفسیر کبیر از علامہ فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ

۳۳ - اخبار الاخیار از شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

۳۴ - شرح فتوح الغیب از شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

۳۵ - ماثبت بالسنۃ از شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

۳۶ - زبدۃ الآثار از شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

۳۷ - اشعۃ اللمعات از شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

۳۸ - مدارج النبوت از شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

۳۹ - ارشادات رحیمیہ از شاہ عبد الرحیم محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

۴۰ - کلمات طیبات از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

۴۱ - القول الجمیل از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

۴۲ - انتباہ فی سلاسل اولیاء از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

۴۳ - دُرِّ ثمین از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

۴۴ - ہمعات از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

۴۵ - انفاس العارفین از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

۴۶ - فیوض الحرمین از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

۴۷ - تفسیر عزیزی از شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

۴۸ - ملفوظات عزیزی از شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

۴۹ - فتاویٰ عزیزی از شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

۵۰ - بستان المحدثین از شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

۵۱ - مقامات مظہری از حضرت غلام علی مجددی علیہ الرحمۃ

۵۲ - حدائق بخشش از اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ

۵۳ - ذوقِ نعت از مولانا حسن میاں علیہ الرحمۃ

۵۴ - تحفۃ الذاکرین از قاضی محمد بن علی شوکانی

۵۵ - الفرقان بین الاولیاء الرحمٰن و الشیطان از امام ابن تیمیہ

۵۶ - کتاب الروح از امام ابن قیم

۵۷ - صراطِ مستقیم از اسمٰعیل دہلوی قتیل

۵۸ - منصب امامت از اسمٰعیل دہلوی قتیل

۵۹ - مقالات الاحسان از نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی

۶۰ - اتحاف النبلاء از نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی

۶۱ - تاج مکلل از نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی

۶۲ - تقصار از نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی

۶۳ - فتاویٰ نذیریہ از میاں نذیر حسین دہلوی

۶۴ - معیار الحق از میاں نذیر حسین دہلوی

٦٥۔ ہدیۃ المہدی از مولوی وحید الزماں

٦٦۔ دعوات عبدیت از مولوی اشرف علی تھانوی

٦٧۔ التذکیر از مولوی اشرف علی تھانوی

٦٨۔ افاضات الیومیہ از مولوی اشرف علی تھانوی

٦٩۔ جمال الاولیاء از مولوی اشرف علی تھانوی

٧٠۔ امداد الفتاویٰ از مولوی اشرف علی تھانوی

٧١۔ مقالاتِ حکمت از مولوی اشرف علی تھانوی

٧٢۔ کراماتِ امدادیہ از مولوی اشرف علی تھانوی

٧٣۔ امداد المشتاق از مولوی اشرف علی تھانوی

٧٤۔ شمائم امدادیہ از مولوی اشرف علی تھانوی

٧٥۔ النخب از مولوی اشرف علی تھانوی

٧٦۔ روح البعج از مولوی اشرف علی تھانوی

٧٧۔ اشرف المواعظ از مولوی اشرف علی تھانوی

٧٨۔ طریقہ مولود شریف از مولوی اشرف علی تھانوی

٧٩۔ فتاویٰ اشرفیہ از مولوی اشرف علی تھانوی

٨٠۔ فیصلہ ہفت مسئلہ از حاجی امداد اللہ مہاجر مکی

٨١۔ فتاویٰ رشیدیہ از رشید احمد گنگوہی۔

٨٢۔ امداد السلوک از رشید احمد گنگوہی

٨٣۔ براہین قاطعہ از خلیل احمد انبیٹھوی

٨٤۔ تذکرۃ الرشید از عاشق الٰہی میرٹھی

٨٥۔ فیض الباری از انور شاہ کشمیری

٨٦۔ مرثیہ از محمود الحسن دیوبندی

٨٧۔ اشرف السوانح از عزیز الحسن

٨٨۔ حیاتِ اشرف از مولوی غلام محمد

٨٩۔ تاریخ التقلید از مولوی اشرف سندھو۔

٩٠۔ تاریخ اہلِ حدیث از مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی

٩١۔ سراجاً منیرا از مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی

٩٢۔ فضائلِ حج از مولوی ذکریا سہارنپوری

٩٣۔ عیونِ زمزم از مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی

٩٤۔ امام شوکانی از مولوی حنیف بھوجیانوی

٩٥۔ محفل نامہ گیارہویں شریف از خواجہ حسن نظامی

٩٦۔ حیات النبی از مولوی اسمٰعیل سلفی

٩٧۔ اخبار اہلِ حدیث امرتسر از مولوی ثناء اللہ امرتسری

٩٨۔ تنظیم اہلِ حدیث روپڑ از مولوی عبداللہ روپڑی

٩٩۔ اہلِ حدیث دہلی از مولوی محمد دہلوی

١٠٠۔ الاعتصام از مولوی داؤد غزنوی

١٠١۔ خدام الدین از مولوی عبید اللہ انور

١٠٢۔ تذکرۃ الموتیٰ والقبور از قاضی ثناء اللہ پانی پتی

١٠٣۔ صحیح مسلم شریف از امام مسلم بن الحجاج علیہ الرحمۃ

١٠٤۔ ابوداؤد شریف از امام سلیمان بن الاشعث علیہ الرحمۃ

١٠٥۔ نسائی شریف از امام احمد بن شعیب النسائی علیہ الرحمۃ

١٠٦۔ ترمذی شریف از امام ابو عیسےٰ محمد بن عیسےٰ ترمذی

١٠٧۔ مشکوٰۃ شریف از امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ علیہ الرحمۃ

١٠٨۔ تفسیر مواہب الرحمٰن از علامہ سید امیر علی علیہ الرحمۃ

١٠٩۔ بستان العارفین از ابو اللیث سمرقندی علیہ الرحمۃ

١١٠۔ الادب المفرد از امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ

١١١۔ ردّ المحتار از علامہ ابن عابدین علیہ الرحمۃ

١١٢۔ لطائف الغرائب از شیخ امیر محمد الحسینی علیہ الرحمۃ

١١٣۔ جامع البرکات از شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

١١٤۔ مسائل اربعین از اسحاق دہلوی

فہرست

اعلانِ حق

کتاب ہذا میں درج کردہ حوالہ جات میں سے حوالہ غلط ثابت کرنے والے کو فی حوالہ یکصد روپیہ انعام دیا جائیگا۔

(فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہ)

مشائخ عظام علیہم الرحمۃ کا
بارگاہِ غوثیہ میں ہدیۂ عقیدت

سُلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ

یا غوثِ معظم نورِ ھُدیٰ مختارِ نبی مختارِ خدا
سلطانِ دو عالم قطبِ علے حیراں زجلالت ارض وسما
در بزمِ نبی عالی شانی ستارِ عیوبِ مریدانی !
در ملکِ ولایت سلطانی اے منبعِ فضل وجُود وسخا
چوں پائے نبی شد تاج سرت تاج ہمہ عالم شد قامت
اقطابِ جہاں در پیش درت افتادہ چو پیش شاہ گدا
معین کہ غلام نام تو شد دریوزہ گرا کرام تو شُد !
شد خواجہ ازاں کہ غلامِ تو شد دار و طلبِ تسلیم و رضا

خواجۂ خواجگان قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ الباری

قبلۂ اہلِ صفا حضرت غوث الثقلین
دستگیر ہمہ جا حضرت غوث الثقلین
یک نظر از تو بُود در دو جہاں بس مارا
نظرے جانبِ ما حضرت غوث الثقلین
خاکپائے تو بود روشنیٔ اہلِ نظر
دیدہ را بخش ضیا حضرت غوث الثقلین
قطبِ مسکیں بغلامیٔ درت منسوب است
زاغ مہرش بفزا حضرت غوث الثقلین

شہنشاہِ نقشبند خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہٗ

بادشاہِ ہر دو عالم شاہ عبدالقادر است — سرورِ اولادِ آدم شاہ عبدالقادر است
آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی و قلم — نورِ قلب از نورِ اعظم شاہ عبدالقادر است

عارف باللہ علامہ شیخ نور الدین ابو الحسن بن یوسف شطنوفی علیہ الرحمۃ

غَوْثُ الْوَرٰی غَیْثُ النَّدٰی نُوْرُ الْھُدٰی
بَدْرُ الدُّجٰی شَمْسُ الضُّحٰی بَلْ اَنْوَرُ
وَلَہُ الْفَضَائِلُ وَالْمَکَارِمُ وَالنَّدٰی
وَلَہُ الْمَنَاقِبُ فِی الْمَحَافِلِ تُنْشَرُ
مَا فِیْ عُلَاہُ مَقَالَۃٌ لِمُخَالِفٍ
فَمَسَائِلُ الْاِجْمَاعِ فِیْہِ تُسْطَرُ

امامِ اہلِ سنت اعلحضرت شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ القوی

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا — اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سر بھلا کوئی کیا جانے کہ ہے کیسا تیرا — اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا
کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابن ابی القاسم ہے — کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا
تجھ سے در در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت — میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا
اس نشانی کے جو سگ ہیں وہ نہیں مارے جاتے — حشر تک میرے گلے میں ہے پٹا تیرا
سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبہ کا طواف — کعبہ کرتا ہے طواف درِ والا تیرا
فخر آقا میں رضا اور بھی اک نظمِ رفیع — چل لکھا لائیں ثناخوانوں میں چہرا تیرا

برادرِ اعلحضرت مولانا حسن رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ

اسیروں کے مشکل کشا غوثِ اعظم — فقیروں کے حاجت روا غوثِ اعظم
مریدوں کو خطرہ نہیں بحرِ غم سے — کہ بیڑے کے ہیں ناخدا غوثِ اعظم

جسے خلق کہتی ہے پیارا خدا کا
اُسی کا ہے تو لاڈلا غوثِ اعظم

تمہیں وصل بے فصل ہے شاہِ دیں سے
دیا حق نے یہ مرتبہ غوثِ اعظم

مشائخ جہاں آئیں بہرِ گدائی
وُہ ہے تیری دولت سرا غوثِ اعظم

مری مشکلوں کو بھی آسان ... کیجیے
کہ ہیں آپ مشکل کُشا غوثِ اعظم

کہے کس سے جا کر حسنؔ اپنے دل کی!
سُنے کون تیرے سوا غوثِ اعظم

شیخ ابوالمعالی رحمۃ اللہ الباری

گر کسے واللہ لعالم از مے عرفانی است
از طفیل شاہ عبدالقادر گیلانی است

ہست ہر دم جلوہ گر از چہرہ اش حُسنِ حسن رضی اللہ عنہ
ز انجمالش مُصطفیٰ را راحت و یحانی است

خواجہ بہاالحق ذکریا ملتانی قدس سرّہ الربانی

بیکساں را اگر جوئی تو در دُنیا و دیں!
ہست محی الدین سید تاج سرداراں یقیں

قطب اقطاب زماں و شہباز لامکاں
مہربانِ بیکساں نائبِ شفیع المذنبین

ثمرۂ شجر نبی علیہ السلام و میوۂ باغ علی رضی اللہ عنہ
سرو بستان حسن آسرورِ دنیا و دیں

نورِ گلزار حسین آں جو بہار رحمتش
پیرِ پیراں پیر من محبوب رب العالمین

ہر کسے نازد بہ کس الا بہاؤ الحق ز دل
مے فروشد از رہت از صدق دل ایمان دیں

عظیم المرتبت شیخ نور اللہ سورتی علیہ الرحمۃ

گر نہ بینی در نبوت مصطفےٰ را ہمقدس
شیخ محی الدین ندارد ثانی خود نیز ہم
گر کمالاتِ تصرفہا کہ خاص شانِ اوست
گر کسے خواہد بیاں کردن نگردد بیش و کم

شیخ المحدثین عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی

غوثِ اعظم دلیلِ راہِ یقیں | بیقیں رہبرِ اکابرِ دیں !

اوست در جملہ اولیاء ممتاز | چوں پیمبر در انبیاء ممتاز

من کہ پروردہ نوال ویم | عاجز از مدحتِ کمال ویم

در دو عالم با دوست امیدم | ہست باوے اُمید جاویدم

سُلطان العارفین حضرت سُلطان باہو علیہ الرحمۃ

شفیع اُمت سرور بود آں شاہِ جیلانی | تعالی اللہ چہا قدرت خدائش داو ارزانی

سکندر میکند دعوے کہ ہستم چاکرِ آں شاہ | فلاطوں پیشِ علمے تو مقر آمد بہ نادانی

کُلاہ دارانِ ایں عالم گدایانِ گداتے تو | ترا زیبد ترا زیبد کلاہ داری و سُلطانی

گدا سازی اگر خواہی بیکدم پادشاہاں را | گدایاں را دہی شاہی بیک لحظہ بآسانی

گدائے درگہت خاقاں غلامِ حضرتِ قیصر | چہ عالیشاں سُلطانی آلا اے غوثِ ربانی

بایں عظمت بایں حشمت بایں قدرت بایں شوکت | نبود است و نخواہد بود الحق مثلِ تو ثانی

چہ ناسُوت و چہ ملکوت و چہ جبروت و چہ لاہوت | ہمہ در زیرِ پاتے تو چہ عالیشان سُلطانی

حقیقت از تو روشن شد طریقت از تو گلشن شُد | سپہرِ شرع را ماہی زہے خورشید نورانی

ولاگشتی مریدِ او ببیں لُطفِ مزیدِ اُو | چہ اوصافِ حمید او گرو بیگاہ ہمے خوانی

زباں را شست و شوبایدبآبِ جنت و کوثر

وزاں پس نامِ محی الدین بپاکی بر زباں دانی

میں گرفتارِ حوادث ہُوں کرم یا غوثِ پاک

مبتلائے دردِ پیہم ہُوں کرم یا غوثِ پاک

رضا المصطفےٰ چشتی

متعارف

مفکر اہلسنت محمد رضا المصطفےٰ چشتی • کوٹلی لوہاراں مغربی

تخلیقِ کائنات کے ساتھ ہی جب سے اللہ تعالیٰ نے ابنِ آدم کو شرف و عزت کا مقام بخشا تو اسے پردۂ عدم سے عرصۂ شہود میں لاکر روئے زمین پر آباد کیا۔ ہر قرن و ہر عہد اور ہر دور میں دینی امور و رشد و ہدایت اور دنیوی ضروریات، فلاح و بہبود کے فیضان کے لیے انبیاء، اولیا اور علماء کو مبعوث اور مقرر فرماتا رہا ہے۔ جن کی ذات قدسیہ ہر فرد و بشر کے لیے سنگِ میل اور ان کی حیاتِ طیبہ تمام بنی نوع انسان کے لیے مشعلِ راہ ہو۔ اسی کے پیشِ نظر مجدد الف ثانی حضرت سیدی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ اپنے مکتوبات دفتر دوم مکتوب نمبر ۹۲ میں رقمطراز ہیں۔

"وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ہمنشیں ہوتے ہیں جس نے انہیں پہچانا، اس نے اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا۔"

زمانہ حاضرہ اور ماضیٔ بعید میں ترقی کے نام پر اخلاقی قدروں کو جو خطرہ لاحق ہوا۔ اس کے سدِباب کے لیے علمارِ حق اور صوفیارِ عظام قرونِ اولیٰ کے اکابرین کی طرح میدانِ عمل میں اپنے فرائض کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ سرزمین کوٹلی لوہاراں صدیوں سے علم و عرفان کا مرکزِ اعلیٰ رہی ہے۔ جس طرف بھی نظر اٹھتی تو ایمان و ایقان کے آفتاب نظر آتے تھے۔ جو قرآن و حدیث اور فقہ حنفی کو اپنی عالمانہ ضیا باریوں سے منور کرتے اور گم گشتہ بادیہ ضلالت کو اپنی نورانی شعاعوں سے راہِ ہدایت کی طرف رہنمائی کرتے تھے۔ علمارِ اہلسنّت

کے یہ وہ مضبوط اور مستحکم قلعے تھے۔ جن کے فیضان سے نجدیت وہابیت کے قصر لرز اٹھے اور طاغوتی قوتیں پاش پاش ہوگئیں۔

درحقیقت کوٹلی لوہاراں علم وعرفان اور تصوف و شریعت کا ایک عظیم گہوارہ رہا ہے۔ جہاں کے علماء اہلسنت سے اغیار نے اکتساب فیض کیا اور تا قیامت کرتے رہیں گے۔ بلاشبہ یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ کوٹلی لوہاراں مغربی کا ذرہ ذرہ اس بات پر فخر کرتا ہے کہ یہاں پر اکابرین اولیاء وعلماء ربانیین جو کہ آسمانِ شریعت و تصوف کے درخشندہ ستارے تھے۔ جن کے فیوض و برکات سے ایک دنیا مستفیض تھی۔ یعنی غوث ثانی حضرت میاں حاجی جنگِ آزادی کے گم نام مردِ مجاہد حضرت بہار شاہ ولی رحمۃ اللہ۔ حکیم عمر الدین وارثی رحمۃ اللہ، حضرت پیر محمد صادق چشتی قادری (م ۱۳۷۴/۱۹۵۵) حضرت بابا محمد عبد المعروف اللہ ہو (م ۱۹۳۷) حضرت عبد اللہ شاہ ولی" پیر طریقت حضرت مولانا ثناء اللہ نقشبندی، حضرت مولانا الحاج محمد احمد چشتی (م ۱۹۶۹ء) حضرت مولانا سید صالح محمد، حضرت مولانا محمد یوسف (م ۱۳۶۹/۱۹۴۹ء) شیخ طریقت حضرت صوفی نیاز الدین (م ۱۹۴۲ء) حضرت مولانا سید میر حسن شاہ، مفسر قرآن حضرت مولانا حافظ و قاری عبد الرحمٰن (م ۱۲۹۸ھ)" راس العلماء حضرت مولانا خلیفہ اعلیٰ حضرت محمد عبد اللہ قادری رضوی (م ۱۳۴۲ھ) خلیفہ اعلیٰ حضرت فقیہ اعظم حضرت مولانا ابو یوسف محمد شریف محدث کوٹلوی (م ۱۹۵۱ء/۱۳۷۰ھ) خلیفہ اعلیٰ حضرت شیخ القرآن حضرت مولانا ابو الیاس حافظ محمد امام الدین قادری رضوی[۱] (م ۱۳۸۱ھ/ ۱۹۶۱ء) رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہم

۱ے شیخ القرآن کا وصال شریف راولپنڈی میں ہوا۔ بارش اور سیلاب کی وجہ سے آپ کے جسدِ اقدس کو کوٹلی لوہاراں نہ لاسکے اس لیے مجبوراً سٹلائٹ ٹاؤن کے قبرستان میں آپ کا مزار شریف مرجعِ خاص وعام ہے (رضاء چشتی)

کے مزارات مرجع خاص و عام ہیں۔ اسی طرح عم محترم حضرت سلطان الواعظین مولانا ابو المنور محمد بشیر، فاضل مکرم شیر بیشۂ اہلسنت مولانا عطاء المصطفےٰ جمیل اور حضرت علامہ مولانا محمد افضل کوٹلوی کے علم و فضل کا ایک زمانہ معترف ہے گویا کہ ہمیشہ سے علمائے حق کے قدوم میمنت لزوم سے کوٹلی لوہاراں کے خس و خاشاک سے خوشبو کی لہریں پیدا ہوتی رہی ہیں۔ کوٹلی لوہاراں اور اس کے گرد و پیش کے مضافات کے علاوہ برصغیر پاک و ہند کا چپہ چپہ ان نفوس قدسیہ کے طفیل روحانیت سے لبریز ہے۔ ان علمار ربانین نے جب حق و صداقت کا نعرہ بلند کیا تو اس کی صدائے بازگشت سے مرزائیت، دیوبندیت، نجدیت، وہابیت کی وادیاں گونج اٹھیں۔ جس کی جھنکار آج تک سنائی دے رہی ہے۔ پون صدی گذر جانے کے باوجود علم و حکمت، شریعت و طریقت اور اعلیٰ حضرت کے فیض یافتہ ان آفتاب رشد و ہدایت کی دلآویز شعاعیں ضوفگن ہیں ؛

ماضی بعید میں مقام مصطفےٰ، عصمت صحابہ اور ولایت اولیا، پر پے در پے مرزائیت، نجدیت اور وہابیت کی طرف سے حملے ہو رہے تھے تو ایسے میں اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تینوں شیر اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے ہم مسلک علمار اہلسنت اور مشائخ عظام کے شانہ بشانہ وہ کام کیا کہ نجدیت کے محل لرز اٹھے اور جن وادیوں میں تاحد نگاہ اندھیرے چھائے ہوئے تھے۔ وہ وادیاں علم و عرفان اور فقہ حنفی کے نور سے جگمگا اٹھیں۔ ان مردان حق کی بدولت کوٹلی لوہاراں کے باشندوں کے دل و دماغ میں زندگی کی نئی تڑپ وجود میں آئی اور لوگ جوق در جوق وہابیت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں سے نکل کر نور و عرفان کی وادی میں آگئے۔ نور خدا اور نور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کرنیں پھوٹ پڑیں۔ قریہ قریہ

بستی بستی روحانیت و حدانیت اور سنیت کا پرچم سربلند ہوا۔ ان مردانِ حق نے بے
سروسامانی کی حالت میں تبلیغی پروگرام بنائے۔ ان تبلیغی و روحانی جلسوں کا خوشگوار
اثر ہوا۔ عظمتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو لوگ ناآشنا تھے وہ آشنا ہوئے اور
مشرکانہ رسوم سے اجتناب کرنے لگے۔ دینی و روحانی اقدار اپنانے لگے۔
بہرکیف، عارفین کوٹلوی کے اسی مقدس خاندانِ علماء کے چشم و چراغ
ناصرِ سنت ماحی بدعت سلطنتِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زیرک و نامور سپاہی مناظرِ
اسلام اخی مکرم حضرت علامہ الحاج ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری مملکتِ خداداد
پاکستان میں مناظرِ اہلسنت کی حیثیت سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔ مبتدعینِ زمانہ
کے کسی بڑے سے بڑے مناظر نے پاکستان کے کسی بھی گوشہ سے اہلسنت کو للکارا
اور ھَل مِن مُبارِز کی صدا بلند کی تو حضرت قادری چشم زدن میں دینِ متین
کے ایک محافظ کی حیثیت سے معرکہ آراء ہوتے ہیں۔ پاکستان میں اہلحدیث
دیوبندی، شیعہ اور مرزائی وغیرہ جماعتوں کا کوئی مناظر ایسا نہیں جو آپ کے
مقابلے پر عاجز نہ آگیا ہو۔ میدانِ مناظرہ میں حضرت قادری کی شہسواری اور
مہارتِ تامہ کے باعث اہلسنت وجماعت کے علماء و مشائخ کی جانب سے
آپ کو، مناظرِ اعظم، مناظرِ اسلام، شیرِ پنجاب اور ضیاء الملت کے القابات ملے
ہیں۔

حضرت مولانا ضیاء اللہ صاحب مذہباً سُنّی حنفی بریلوی مشرباً قادری
نسباً راجپوت بھٹی اور مولداً و ساکناً کوٹلوی ہونے کے باعث اوّل و آخر کوٹلوی
ہیں۔ ضیاء الملت مناظرِ اسلام ۱۹، ذیقعد سنہ ۱۳۶۵ھ بمطابق ۱۵، نومبر ۱۹۴۶ء
بروز منگل کوٹلی لوہاراں مغربی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار عم محترم حضرت
الحاج محمد اسمٰعیل قادری رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۶۶ء) صاحب نسبت اور جہاندیدہ تھے

وہ بچے کی پیدائش کے بعد کشاں کشاں اپنے عم محترم خلیفہ اعلیٰ حضرت فقیہہ اعظم ابویوسف محمد شریف محدث کوٹلوی کے حضور حاضر ہوئے۔ پوتے کی ولادت کی خبر سنائی حضرت فقیہہ اعظم خوش خبری سنتے ہی اٹھ کھڑے ہوئے اور مسرت و شادمانی کے عالم میں اپنے بھتیجے کے گھر تشریف لائے پوتے کو اٹھا لیا۔ کانوں میں اذان دی اپنا لب مبارک پوتے کے منہ میں ڈالا اور محمد ضیاء اللہ نام تجویز کرنے کے بعد اس کے لیے درازی عمر اور عالم باعمل بننے کی دعا کی۔

حضرت قادری کے والد ماجد حضرت حاجی الحرمین شریفین محمد اسماعیل قادری رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۶۶ء) کی دلی خواہش تھی کہ ان کا بچہ علم قرآن و حدیث کے علاوہ دیگر علوم متداولہ حاصل کر کے بام عروج پر پہنچے۔ بالآخر آپ نے بھانپ لیا کہ ان کا بچہ ایک نہ ایک دن کچھ بن کر رہے گا۔ چنانچہ آپ نے مولانا ضیاء اللہ قادری کو پانچ سال کی عمر میں سکول میں داخل کر دیا اور اس سے قبل ان کو اپنے دوسرے عم محترم خلیفہ اعلیٰ حضرت شیخ القرآن حضرت مولانا حافظ ابوالیاس محمد امام الدین قادری رضوی (م ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء) رحمہ اللہ کے پاس لے گئے۔ آپ نے لطف و کرم فرماتے ہوئے رسم بسم اللہ شریف کرائی اور اپنے پاس ہر روز آنے کی تلقین فرمائی۔ صبح و شام حضرت قادری جامعہ مسجد حنفیہ محلہ پرانا میں جاتے۔ آپ نے غیر معمولی ذہانت اور لگن کا ثبوت دیا۔ قرآن مجید اور ابتدائی کتب فقہ سبقاً حضرت شیخ القرآن یعنی جد امجد سے پڑھیں۔

۱۳۸۰ھ
۱۹۶۰ء

میں مولانا ضیاء اللہ قادری نے گورنمنٹ ہائی سکول کوٹلی لوہاراں سے امتیازی

حیثیت سے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور نتیجہ نکلنے کے بعد جدِ محترم اور عمِ محترم حضرت سلطان الواعظین مولانا ابوالنور محمد بشیر کے ایماء پر دارالعلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ میں داخل ہو گئے۔ اس عظیم دارالعلوم میں قرآن وحدیث وتفسیر فقہ و اصول، فلسفہ و منطق کی تعلیم حاصل کرنی شروع کر دی۔

۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء

میں سلطان الواعظین مولانا ابوالنور محمد بشیر ابن خلیفۂ اعلیٰ حضرت فقیہہ اعظم مولانا ابو یوسف محمد شریف محدث کوٹلوی قدس سرہٗ کے ایماء اور سرپرستی میں مولانا ضیاء اللہ قادری نے کوٹلی لوہاراں مغربی میں "ادارہ تعمیر اہلسنت" کی بنیاد رکھی، اور نوجوانانِ اہلسنت نے مذہب وملت اور سنیت کے فروغ کے لیے خوب کام کیا۔ یہ دور حضرت قادری کا طالب علمی کا تھا۔ آپ نے جذبۂ ایمانی کو بروئے کار لاتے ہوئے اسی دوران۔ عقائد اہلسنت، اثبات محفل میلاد اور فرقہ ناجیہ نامی کتب تالیف فرمائیں۔

۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ء

درس نظامی کی تعلیم کے ساتھ ساتھ آپ نے علم طب میں حضرت پیر طریقت پیر سید عاشق حسین شاہ صاحب منڈگڑھی کی شاگردی کی اور ان سے تمام کتب طب پڑھیں۔ بالآخر علم طب میں سند حاصل کی۔

۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء

میں درس نظامی کی تعلیم کے دوران استاذ مکرم کے ہمراہ ڈھوڈا شریف کے سرکار

شیخ المشائخ حضرت پیر محمد شفیع قادری (م ۱۹۷۶ء) کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت پیر صاحب نے آپ کو سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت کر کے فرمایا۔

"دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ مذہب اہلسنت وجماعت کا دفاع کرو۔ تمہیں کوئی بد مذہب شکست نہیں دے سکتا۔ تمہارا نام ضیاءاللہ ہے لہذا عمر بھر سیّد دو عالم نورِ مجسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دینِ متین کی ضیا پھیلاتے رہو۔"

مرشد گرامی کے اس ارشاد کی تعمیل آپ کی فطرتِ ثانیہ بن گئی شبانہ روز کی جدوجہد اور محنت کے بعد کندن بننے کے قریب ہو گئے۔ دارالعلوم کے اساتذہ آپ کی محنت ولگن کو دیکھ کر ورطہ حیرت میں رہ جاتے۔

۱۳۸۸ھ/۱۹۶۸ء

مولانا ضیاءاللہ قادری ابھی دارالعلوم حنفیہ کے طالب علم ہی تھے۔ کہ یکم فروری ۱۹۶۸ء کو جامعہ مسجد علامہ عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ کے خطیب اعظم، شیخ العلماء، شیخ طریقت حضرت مولانا الحاج محمد یوسف نقشبندی وصال فرماگئے۔ آپ مایۂ ناز مبلغ اور بالخصوص سیالکوٹ کے دینی و مذہبی ستون تھے۔ آپ کا سیالکوٹ میں علمی ومذہبی فیض جاری تھا۔ آپ اپنے علم وفضل کے علاوہ فنِ خطابت کے بادشاہ تھے۔ اجتماع میں جب آپ کی تقریر ہوتی تو سارا مجمع آپ کے زورِ بیان کی گرفت میں ہوتا تھا۔ دلائل کے علاوہ سادہ اور عام فہم انداز میں مشکل سے مشکل مسئلہ ذہن نشین کر دینا آپ کا امتیازی وصف تھا۔ میدانِ مناظرہ میں اپنے مدِ مقابل پر حاوی رہتے تھے۔ پنجاب بھر میں اپنی شعلہ نوائی سے مشہور تھے۔ میدانِ مناظرہ میں اپنے مخالفین کو بھاگ جانے پر مجبور کر دیتے تھے۔ شیخ العلماء حضرت مولانا محمد یوسف نقشبندی

رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مردِ مجاہد کی سی آن بان کے ساتھ برطانوی حصار میں شگاف ڈالنے کی تگ و دو کی اور ان کے خلاف میدانِ عمل میں کود پڑے ۱۹۳۶ء سے ۱۹۴۷ء تک مسلم لیگ کا پلیٹ فارم قائدِ اعظم کی قیادت میں مسلمانوں کی انقلابی سیاسی جد و جہد کا نشان بن چکا تھا۔ درحقیقت مسلم لیگ حق خودارادیت کے لیے جنگ جاری کر چکی تھی۔ آپ تحریک کے روح رواں تھے۔ تحریکِ آزادی اور فلسفہ جہاد کی اہمیت پر متحدہ پنجاب کا علماء کے ساتھ مل کر دورہ کیا - اور مسلمانوں کے سامنے ہندو اور انگریز دونوں کے طاغوتی عزائم بے نقاب کیے۔ اور ان کے خلاف آگ لگادی شیخ العلماء رہبر شریعت حضرت مولانا محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے وصال شریف کے بعد سیالکوٹ میں ایک عظیم علمی و روحانی خلا پیدا ہو گیا۔ یہ ساعت، یہ گھڑی، یہ وقت یہ سماں قیامت سے کم نہ تھا۔ شیر کی للکار کے بغیر جنگل سونا سونا تھا۔ احبابِ اہلسنت شاکی تھے کہ اب کیا ہوگا۔ کون مردِ عظیم اس خلا کو پورا کرے گا۔ ہر دردمند حزنی - بے چین اور اداس تھا۔ ادھر علمائے کرام اور مشائخ عظام کے پیشِ نظر یہ بات تھی۔ کہ حضرت شیخ العلماء رحمۃ اللہ علیہ کا جانشین وہ بنے جو فصاحت و بلاغت میں اپنی مثال آپ ہو۔ خطیب و مقرر ہونے کے ساتھ ساتھ محقق مناظر اور منطقی و معقولی ہو۔ بلا آخر علمائے سیالکوٹ کی جد و جہد اور کوشش و لبسیار کے بعد بالخصوص شیخ الحدیث حافظ محمد عالم اور عمِ محترم سلطان الواعظین مولانا ابو النور محمد بشیر کوٹلوی کی نظرِ انتخاب اور قرعۂ فال بنام مولانا ضیاء اللہ قادری پر پڑا۔

جامع مسجد حضرت علامہ عبد الحکیم رحمۃ اللہ علیہ کی امامت و خطابت یعنی اس عظیم فرض کی تکمیل کے لیے فرائض سنبھال لیے اور اب تک اپنے مشن کے

لیے دن رات کوشاں ہیں۔

۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء

میں قرآن وحدیث دیگر کتب متداولہ کی ظاہری تعلیم سے فراغت پائی اور جامعہ حنفیہ کے سالانہ جلسۂ تقسیم اسناد کے موقع پر علماء ومشائخ کی موجودگی میں درسِ نظامی کی سند حاصل کی۔ اس تاریخی اجلاس میں مفتیٔ اعظم پاکستان شیخ الحدیث حضرت علامہ ابوالبرکات سیّد احمد قادری اشرفی (م ۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۸ء) اور شیخ القرآن حضرت علامہ ابوالحقائق عبدالغفور چشتی ہزاروی (م ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء) نے خصوصی شرکت فرمائی اور اپنے دستِ خاص سے سندِ فضیلت سے سرفراز فرمایا۔ اس کے بعد ضیاء الملت مولانا ضیاء اللہ قادری ہمہ تن تبلیغِ اسلام کی طرف لگ گئے۔ انہیں دنوں سوشلزم کے عفریت کا چرچا ہوا تو اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ ردِّ سوشلزم کے سلسلہ میں جگہ جگہ تقاریر کیں۔ اسلام کی حقانیت کو اس انداز سے بیان کرتے کہ دل ودماغ دین وایمان کی روشنی سے منور ہو جاتے۔ آپ کے مواعظ نے نوجوان طبقہ کو دہریت اور وہابیت کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رکھا۔

نیشنل عوامی لیگ کے سربراہ بھاشانی نے دارالسلام ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ایک کانفرنس منعقد کی۔ جس میں ملک بھر کے سوشلسٹوں اور کمیونسٹوں نے بھرپور حصّہ لیا اور اپنی قوت کا مظاہرہ کیا۔ اس کے ردِعمل میں ٹوبہ میں آل پاکستان سنی کانفرنس انعقاد پذیر ہوئی۔ اس عظیم الشان کانفرنس میں ہزاروں علماء ومشائخ اور لاکھوں عوام اہلسنت نے شمولیت کی۔ اس اجتماع میں جمعیت العلماء پاکستان کا انتخاب ہوا اور حضرت شیخ الاسلام خواجہ محمد قمرالدین صاحب سیالوی صدر اور حضرت

علامہ سید محمود احمد رضوی کو جنرل سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ ضیاء الملت حضرت مولانا ضیاء اللہ قادری علمائے سیالکوٹ کے ساتھ اس عظیم الشان کانفرنس میں شریک ہوئے۔

۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء

میں زیارت حرمین شریفین کا شوق غالب آگیا۔ زیارت روضۂ رسول کے موضوع پر تقاریر کرنا شروع کر دیں۔ آخر فضل ربی ہوا اور رختِ سفر باندھے۔ عازم مدینہ طیبہ ہوئے۔ ایران، بغداد شریف، کربلا معلےٰ، نجف اشرف کی سیر و سیاحت اور بزرگانِ عظام کے مزارات کی حاضری دیتے ہوئے مکہ مکرمہ اور پھر دربارِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچے اور دل کے لبوں سے گنبدِ خضریٰ کو بوسے دیتے اور زبانِ حال سے کہتے۔ ؎

نظر نے گنبدِ خضریٰ کا جب طواف کیا
تو ہر گناہ خدا نے مرا معاف کیا

عازم مدینہ شریف ہونے سے قبل ہی آپ نے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خوشنودگی چاہتے ہوئے سیرت غوث الثقلین کتاب تصنیف فرمائی

۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴ء

... جب مرزا قادیانی کی ناپاک ذریت نے مسلمانانِ پاکستان کی غیرت کو للکارا تو ناموسِ رسالت صلے اللہ علیہ وسلم کی حفاظت اور ختم نبوت کے تحفظ کے لیے ضیا الملت مولانا محمد ضیاء اللہ قادری اپنے شیخ طریقت حضرت پیر محمد شفیع صاحب قادری نورہ اللہ سر قدہ کے ارشاد اور استاذِ مکرم

شیخ الحدیث حافظ محمد عالم کے حکم سے علماء سیالکوٹ کے ساتھ مل کر بڑی سرگرمی سے تحریک ختم نبوت میں حصہ لیا اور تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ضلع سیالکوٹ کا طوفانی دورہ کیا۔ سینکڑوں جلسوں سے خطاب کیا۔ متعدد مقدمات قائم ہوئے۔ اسی دوران آپ نے "مرزا قادیانی کی حقیقت" کے نام سے ایک مبسوط اور جامع کتاب تالیف فرمائی۔ یاد رہے۔ ردِ قادیانی کے سلسلے میں حضرت قادری کی تقاریر پر دیوبندی اور غیر مقلد بھی کلمات تحسین کہتے۔ حضرت قادری اور علمائے سیالکوٹ کا یہ عظیم کارنامہ تاریخ کے صفحات پر ثبت ہے۔ جس سے تمام ملت اسلامیہ آگاہ ہے بالآخر مسلمانوں کی متحدہ کوشش اور قربانی کے نتیجے میں نوّے ۹۰ سالہ قادیانی مسئلہ حل ہوا اور اسمبلی میں قائدِ اہلسنت حضرت شاہ احمد نورانی نے قرارداد پیش کی۔ جس کو بالاتفاق پاس کر لیا گیا اور اس طرح مسلمانوں کا یہ دیرینہ مطالبہ منظور کر لیا گیا اور ختم نبوت کے منکر لاہوری اور قادیانی مرزائی غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے۔

۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۵ء

میں مرکزی انجمن فدایان اہلسنت کی بنیاد رکھی۔ جس میں وکلاء، پروفیسر، اساتذہ، طلبہ، کاروباری نوجوانوں کو شامل کر کے ان میں مذہبی لگن پیدا کی اور یہ انجمن مسلک اہلسنت کی گرانقدر خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ اس انجمن کے قیام سے نوجوانان اہلسنت میں ایک نئی روح پیدا ہو گئی۔ انجمن فدایان اہلسنت کی تبلیغی سرگرمیوں سے مخالفین حواس باختہ ہو گئے۔ اس انجمن کے زیر اہتمام ہر سال حضرت ضیاء الملت مولانا ضیاء اللہ قادری کی سرپرستی میں عظیم الشان سہ روزہ سنی کانفرنس منعقد ہوتی ہے جو کہ ایک مثالی کانفرنس ہوتی ہے۔

۱۳۹۷ھ / ۱۹۷۷ء

اللہ تعالیٰ نے حضرت ضیاء الملت مولانا ضیاء اللہ قادری صاحب کو علم و فضل اور گوناگوں محاسن اخلاق کے علاوہ کمال درجے کی جرأت و استقامت بھی عطا کی ہے آپ نے سخت سے سخت نامساعد حالات میں بھی حق گوئی کا فریضہ ادا کرنے سے کبھی گریز نہیں کیا۔ تحریک نظام مصطفےٰ میں آپ نے عملی حصہ لیا اور علماء سیالکوٹ کے شانہ بشانہ کام کیا۔ کلمۃ الحق کی پاداش میں قید و بند کی صعوبتیں جھیل کر سنت یوسفی ادا کی۔ ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ کی چاردیواری بھی اس مرد حق کو درس و ہدایت اور تلقین و ارشاد سے باز نہ رکھ سکی اور اپنی ایمان افروز تقریروں سے قیدیوں کے دلوں کو نور ایمان اور حب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے درس سے گرماتے رہے۔

۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۸ء

۱۶، ۱۷ اکتوبر کو مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں منعقدہ سنی کانفرنس میں بلاشبہ لاکھوں افراد اہلسنت نے پاکستان کے ہر شہر اور گاؤں سے بڑے جوش و جذبہ کے ساتھ شرکت کی۔ اس عظیم الشان کانفرنس کے انعقاد کا مقصد وحید یہی تھا کہ سواد اعظم کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے مقام مصطفےٰ کے تحفظ اور نظام مصطفےٰ کے نفاذ کی جدوجہد کی جائے اور عہد کیا جائے کہ اس ملک میں کوئی ایسا نظام برداشت نہیں کیا جائے گا جو اسلام کے منافی ہو اور کسی اقلیتی جماعت کی طرف سے ٹھونسا گیا ہو۔ بہر حال حضرت ضیاء الملت مولانا ضیاء اللہ قادری اپنے استاذ مکرم شیخ الحدیث حضرت العلام مولانا حافظ محمد عالم مہتمم دارالعلوم

جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ کی قیادت میں مع علمائے سیالکوٹ کے قافلہ کے
۱۶، اکتوبر کو ملتان شریف پہنچے۔

۱۳۹۹ھ / ۱۹۷۹ء

۲۵، ۲۶، مارچ کو رائے ونڈ (مصطفےٰ آباد) میں کل پاکستان میلادِ مصطفےٰ
کانفرنس منعقد ہوئی۔ پاکستان کے تمام سنی علماء ومشائخ اور لاکھوں عوام اہلسنت
نے شمولیت کی۔ حضرت مناظر اہلسنت مولانا ضیاء اللہ قادری اپنے استاذِ مکرم کی
معیت میں دیگر علمائے اہلسنت سیالکوٹ کے ساتھ میلادِ مصطفےٰ کانفرنس
میں شریک ہوئے۔ بلکہ اس کانفرنس کی تیاری وانعقاد کے لیے سیالکوٹ شہر
سے مالی تعاون اور نشر واشاعت کے سلسلے میں بہت کام کیا۔ اکابرین جمعیت
اس کے شاہد ہیں۔

مجاہد ملت مناظرِ اسلام حضرت العلام الحاج مولانا محمد ضیاء اللہ قادری
صاحب خطیبِ اعظم سیالکوٹ نے عشقِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم
میں سرشار ومست اور بے خود ہو کر مذہب اہلسنت وجماعت کی
حقانیت وصداقت وحمایت اور بدمذہبوں، گمراہوں، رافضیوں
دیوبندیوں، وہابیوں، نجدیوں اور مرزائیوں کے ردّ میں
متعدد ایمان افروز باطل سوز کتب ورسائل تصنیف وتالیف فرمائے
ہیں۔ جن سے اپنے اور بیگانے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ حضرت
قادری صاحب کی بعض مشہور ومعروف شہرہ آفاق
تصانیف حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ الانوار المحمدیہ

اس کتاب میں سرور کونین نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کے بارے میں قرآن وحدیث اور کتب تفاسیر سے ثبوت دیا گیا ہے نیز دیوبندی اور وہابی اکابرین کی کتب سے نورِ حسی ہونا ثابت کیا ہے۔ جابجا تورات زبور، انجیل کی کتب سے نبئ رحمت، نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات کا تذکرہ ہے۔ یہ کتاب اپنے موضوع پر مکمل اور تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔

۲۔ مشائخ قادریہ

اولیاء قادریہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مکمل امور بحوالہ حالات وواقعات اور کرامات پر مشتمل ہے گویا کوزے میں دریا بند کیا ہے۔ کتاب اپنی مثال آپ ہے۔

۳۔ ہاتھ اور پاؤں چومنے کا ثبوت

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم، خلفاء راشدین ما اہلبیت اطہار، صحابہ کرام، مفسرین، محدثین، علماء محققین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور دیوبندی وہابی مولویوں کے ارشادات وآراء میں دوسو پچاس مستند کتب کے حوالہ جات سے ہاتھ اور پاؤں چومنے کا ثبوت دیا گیا ہے۔ حضرت قادری کی یہ تالیف محققانہ ہے۔

★

۴- وہابیت اور مرزائیت

اس کتاب میں وہابی مولویوں کے نزدیک مرزائی امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے کے فتوے درج کیے گئے ہیں۔

۵- قصرِ وہابیت پر بم

وہابیوں کی عیاریوں اور مکاریوں کو روزِ روشن کی طرح عیاں کی گئی ہیں۔ تحریف یہودیانہ کتر و بیونت، کذب و جھوٹ بولنا، اکابرین وہابیہ کا شیوہ ہے کا ثبوت ان کی اصل کتابوں سے بیان کیا گیا ہے۔ نیز مناظروں میں وہابیوں کی شکست کا بھی بیان ہے۔

۶- فرقہ ناجیہ

اس کتاب میں ۸۰ مستند کتب سے ثابت کیا ہے کہ ناجی اور جنتی فرقہ صرف اور صرف اہلِ سنت و جماعت ہے نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ فیض ترجمان سے اہلِ سنت وجماعت کا ناجی اور جنتی ہونا ثابت ہے۔

۷- عقائدِ وہابیہ

اس کتاب میں غیر مقلد، دیوبندی، تبلیغی جماعت اور جماعت اسلامی کے اکابر کے عقائد ان کی ہی کتابوں سے پیش کر کے ان کا رد قرآن و حدیث سے کر کے حقانیت اہلِ سنت و جماعت کا ثبوت پیش کیا گیا ہے۔

۸۔ اثبات محفل میلاد شریف

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد مبارک منانا از روئے قرآن وحدیث دیگر مفسرین کے اقوال سے ثبوت پیش کیا ہے۔

۹۔ تفہیمات نقشبندیہ

حضرات اولیاء نقشبند رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ارشادات اور ان کے نظریات وعقائد، اچھوتے انداز و بیان سے پیش کیے ہیں۔

۱۰۔ مرزا قادیانی کی حقیقت

اس کتاب میں قرآن وحدیث کی روشنی میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ثابت کیا گیا ہے اور ختم نبوت کے ساتھ مرزا قادیانی کے توحید و رسالت کے متعلق کفریہ عقائد اس کی کتابوں سے درج کئے گئے ہیں۔

۱۱۔ ۱۲ مدلل تقریریں

اس کتاب میں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت کے بارے میں ولادت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم علم غیب، فضائل اذان، فضائل نماز، فضائل درود، نماز اور اذان کے بعد درود شریف اور ذکر، فضائل رمضان شریف بیس رکعت تراویح، فضائل صدیق اکبر از اہل بیت اطہار، ماتم کی ممانعت، فضائل مدینہ منورہ کے عنوانات پہ بہترین اور تازہ تالیف ہے۔

۱۲۔ وہابی مذہب کی حقیقت

اس کتاب میں وہابی مذہب کی تاریخ ان کے مولویوں کی سیرت، کردار، ظلم

تشدد اور اکابرین کے حالات درج کیے ہیں نیز ان کے اللہ تعالیٰ، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، انبیاء کرام علیہم اسلام، خلفاء راشدین، صحابہ کرام علیہم الرضوان اور بزرگانِ دین علیہم الرحمہ کی ذات وصفات کے متعلق عقائد باطلہ اور وہابی مولویوں کی تفسیر قرآن میں تحریفات انہیں کی ۵۵۰ مستند کتابوں کے حوالہ جات سے درج ہیں۔

۱۳- وہابیت کا پوسٹمارٹم

جیساکہ نام سے ظاہر ہے حضرت ضیاء الملت نے احسن انداز سے وہابیوں کی تحریروں ہی سے وہابیت کا پوسٹ مارٹم کیا ہے۔

۱۴- اہلسنت وجماعت کون ہیں ؟

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ سواد اعظم کی پیروی کرو یعنی مسلمانوں کی اس جماعت کی جو ہر دور میں اکثریت میں رہی ہو۔ اس لیے حضور سرورِ کون ومکاں صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا گمراہی پہ اجتماع واتفاق ممکن نہیں۔ اسلامی تاریخ اس پر شاہد ہے کہ ہر دور میں اہلسنت وجماعت اکثریت میں رہے۔ حضرات فقہاء اربعہ یعنی سیدنا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ سیدنا حضرت امام مالک، سیدنا حضرت امام شافعی اور سیدنا حضرت امام احمد بن حنبل رضوان اللہ علیہم اجمعین اہلسنت ہی سے تھے اور ان کی پیروی پہ گویا امتِ مسلمہ کا اجماع و اتفاق ہو چکا ہے۔ پس عافیت کی راہ مسلک اہلسنت و جماعت ہی ہے اور حضرت ضیاء الملت مولانا ضیاء اللہ قادری نے قرآن وحدیث اور دیگر کتب کے شواہد سے ثابت کیا ہے کہ اہلسنت کے عقائد کتاب وسنت کے مطابق ہیں۔ نیز

اولیا ربانی کو ماننے والے ہی سچے اور پکے اہلسنت ہیں اور اس طریق کے خلاف چلنے والے وہابی، نجدی، دیوبندی ہیں۔

۱۸۔ سیرت غوث الثقلین

اس کتاب میں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بچپن سے لے کر آخر تک حالات اور کرامات کا تذکرہ اچھوتے انداز سے ایک سو گیارہ مستند کتب کے شواہد سے پیش کئے ہیں۔ حضور کی کرامات پر بدعقیدہ جو اعتراضات کرتے ہیں۔ ان کا جواب ان کے بڑوں کی کتابوں سے دیا ہے۔ درحقیقت سیرت غوث الثقلین کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ کسی ایک واقعہ کو بھی سند کے بغیر شامل نہیں کیا گیا۔ ہر واقعہ کی جزئیات تک ہر تفصیل و تحقیق کے بعد صحیح اور درست ثابت ہونے پر ہی ضبط تحریر میں لایا گیا ہے اور اس کے ساتھ متقدمین کی مستند اور مسلم کتب سے حوالہ جات نقل کر دیئے گئے ہیں۔ تاکہ کوئی پہلو تشنہ نہ رہے اور نہ ہی کسی بات پر تشکیک کی پرچھائیاں پڑیں۔ اس اعتبار سے یہ کتاب ایک قابل اعتماد تاریخی دستاویز کی حیثیت اختیار کر گئی ہے۔ آپ کی ہر تقریر احقاق حق اور ابطال باطل پر مشتمل ہوتی ہے اور یہ حقیقت بھی اظہر من الشمس ہے کہ تقریر و تحریر کا بیک وقت کسی ایک ذات میں اجتماع شاذ و نادر ہی وقوع پذیر ہوتا ہے لیکن برادر معظم حضرت قادری صاحب میں یہ دونوں صفات ایک ساتھ پائی جاتی ہیں کہ جہاں آپ میدان تقریر کے شہسوار اور اقلیم تحریر کے تاجدار ہیں۔ وہاں راہ طریقت کے ایسے شناور اور غواص بھی ہیں کہ آپ کا دامن علم و عرفان کی تجلیات کے ساتھ ساتھ سیاست مدن کے آبدار موتیوں سے بھی جگمگا رہا ہے۔

محمد رضا المصطفیٰ چشتی
کوٹلی لوہاراں مغربی
۲۴ ذوالحجہ ۱۳۹۹ء

کتاب سیرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ پر
مقتدر مشائخ عظام اور علماء کرام کا تبصرہ

شہنشاہ ولایت، منبع رشد وہدایت حضرت قبلہ پیر سید علی حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم، سجادہ نشین آستانہ عالیہ عارف ربانی، غوث صمدانی حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ لاثانی علی پور سیداں شریف ضلع سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ط

مجاہد ملت مولانا ضیاء اللہ القادری سلمہ الرحمٰن کی کتاب سیرت غوث الثقلین چند مقامات سے دیکھی۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، یہ تحریر غوث الاغیاث، قطب الاقطاب، فرد الافراد، سید الاسیاد حضور سیدنا شیخ سید عبدالقادر الجیلانی قدس سرہ النورانی کے مقدس سوانح حیات کے موضوع پر ہے۔ جہاں تک کتاب کے موضوع کا تعلق ہے، اس کی اہمیت اظہر من الشمس ہے۔ فی الواقع اہل ایمان وعرفان کو حضور سیدنا غوث الثقلین سے جو عقیدت ہے اولیائے کرام میں اس کی مثال کہیں اور نہیں ملتی۔ عوام وخواص حضور کے دست کرم کے محتاج اور شاہ وگدا جناب کے گنجینۂ فیض کے سائل ہیں، سب کا اتفاق ہے۔

غوث اعظم رضی اللہ عنہ درمیان اولیاء چوں محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام درمیان انبیاء

یوں تو اس مقدس موضوع پر بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں لیکن تنقیح مسائل اور کثرت حوالجات نے اس کی قدر وقیمت میں اضافہ کر دیا ہے۔

دعا ہے کہ مولائے جلیل وکریم اپنے محبوب رحیم وکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور خود حضور غوث جیلانی علیہ الرحمۃ کے طفیل کتاب کو قبول عام ودوام عطا

فرمائے اور مولانا موصوف کو جزائے خیر سے نوازے۔

دعاگو علی حسین علی پوری بقلم خود
۱۹ر شعبان المعظم ۱۳۹۴ھ

قائدِ ملت، مخدوم اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی ایم این اے
صدر آل ورلڈ اسلامک مشن و صدر مرکزی جمعیت علماء پاکستان

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہٖ سیدنا ومولانا محمد خاتم انبیائہ وعلیٰ آلہٖ وازواجہ واصحابہ و اولیاء اُمتہ ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین۔

کتاب مستطاب "سیرت غوث الثقلین" تالیف حضرت مولانا محمد ضیاء اللہ قادری مدظلہ ملاحظہ سے گزری، بے حد مسرت ہوئی کہ مولانا موصوف نے اس پر قلم اٹھایا اور اس کا حق ادا کر دیا۔

سوانح محبوبِ سبحانی قطبِ ربانی سیدی عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ اُمتِ اسلامیہ کا عظیم سرمایہ ہے حضرت سید جیلانی رضی اللہ عنہ کی سوانح کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ پر بے شمار کتابیں لکھی گئی ہیں اور تقریباً دُنیا کی بیشتر زبانوں میں موجود ہیں۔

اُمتِ اسلامیہ رہتی دُنیا تک حضرت کی سیرتِ مبارکہ سے استفادہ کرتی رہے گی۔

مولانا ضیاء اللہ قادری مدظلہ قابلِ مبارکباد ہیں، حق تعالیٰ ان کی مساعی کو قبول فرمائے اور کتاب کو مقبولِ عام بنائے۔ آمین

والسلام

فقیر شاہ احمد نورانی صدیقی غفرلہٗ
۵ر مارچ ۱۹۷۴ء

خطیبِ پاکستان، علامہ دوراں
مولانا شاہ محمد عارف اللہ صاحب قادری، راولپنڈی

نحمدہ و بہ نستعین و نصلی و تسلیم علی النبی الامین

اس وقت کتاب "سیرت غوث الثقلین" میرے سامنے ہے جو چھوٹے سائز کے دو سو چالیس صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔ عمدہ کاغذ اور کتابت و طباعت خوشگوار ہے۔ کتاب کے مؤلف فاضل نوجوان مولانا ابو الحامد محمد ضیاء اللہ صاحب قادری نے اس علمی و تحقیقی گلشن کو جہاں دو سو اُنتالیس صفحات میں ایک سو دو کتابوں کے حوالوں کے ذریعہ قابلِ اعتماد ائمہ دین، علماء اُمت اور اولیاء اُمت کے مہکتے پھولوں سے سجایا ہے وہاں بادِ مخالف کے تند و تیز جھونکوں اور بے درد گلچینوں کی دستبرد سے بچانے کے لیے کانٹوں کی باڑ (منکرین کے حوالجات) بھی لگادی ہے مولانا کا یہ کارنامہ رہتی دنیا تک باقی رہے گا اور رہ نوردانِ چمن کے لیے عطر بیز فضا یعنی مقامِ قرب تک رسائی حاصل کرنے کا موقعہ فراہم کرتا رہے گا۔

کتاب کا مطالعہ کرتے وقت کبھی سوز و سازِ رومی کی کیفیت طاری ہوجاتی ہے اور کبھی عشق و محبت کی مستی جیب و گریبان چاک کرنے پر آمادہ نظر آتی ہے۔

کہیں شریعتِ مطہرہ کی خلاف ورزی پر جبینِ غوثیت پر جاہ و جلال کی شکنیں نظر آئیں گی اور کسی موقعہ پر محبت بھرے انداز میں کتاب و سنّت پر عمل کرنے کی ترغیب ملے گی۔ حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوری زندگی رہزنوں کو رہبر بنانے اور رہبروں کو منزلِ صدق و صفا تک پہنچانے میں گزری۔ کبھی نگاہِ قہر آلود نے مُردوں کو زندگی بخشی اور کبھی جنبشِ لب نے تڑپتے دلوں کو سکون عطا فرمایا ؎

وُہ مسکرائے جان سی کلیوں میں پڑ گئی !!
یُوں لب کُشا ہوئے کہ گلستاں بنا دیا

میں فاضل مؤلف کی کاوش پر ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ اس کتاب کو شرفِ قبولِ بخشے! قارئین کرام سے التماس ہے کہ ؎

چو با حبیب نشینی و بادہ پیمائی !!
بہ یاد آر محبانِ بادہ پیما را !!

دُعا گو!
شاہ محمد عارف اللہ قادری راولپنڈی

فخر الجہابذہ اُستاذ الاساتذہ علامہ حافظ محمد عالم صاحب
شیخ الحدیث و التفسیر جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ

عزیز القدر حضرت مولانا العلام محمد ضیاء اللہ القادری زادہ اللہ علماً و شرفاً کی تالیف کردہ کتاب "سیرت غوث الثقلین" واقعی حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی سیرت کا ایک آئینہ ہے۔ اس قدر اعلےٰ پیرایہ میں حالات قلم بند فرمائے ہیں کہ موجودہ تالیفات میں اس کی نظیر نہیں۔ ہر بات با حوالہ درج فرما کر واعظین کی ایک مشکل کا حل کر دیا ہے اور عوام الناس کو مطمئن کر دیا ہے۔

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ "ہر کہ انتساب کرد بمن وخود را باز نسبت بنامِ من قبول کند او را حق سبحانہ وتعالیٰ و رحمت کند بروے و توبہ بخشد او را"۔ جس شخص نے اپنے آپ کو میری طرف منسوب کیا اور میرے ارادتمندوں کے حلقے میں شامل ہو گیا۔ حق تعالیٰ جل جلالہٗ اس کو قبول فرماتا ہے۔ اور اس پر رحمت نازل فرماتا ہے۔ اور اُس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ (اخبار الاخیار ص ۲۵)

اس لیے بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ یہ کتاب حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے رابطہ پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ گویا کہ طالب کے لیے مرشد کا کام دینے والی کتاب ہے۔

العبد الفقیر
محمد عالم
جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ

سلطان الواعظین بحر التقریر والتحریر علامہ ابوالنور محمد بشیر صاحب مدیر ماہ طیبہ، کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ

عزیزی الفاضل مولانا محمد ضیاء اللہ صاحب سلمہ ربہ کی تالیف "سیرت غوث الثقلین" کو میں نے پڑھا۔ ماشاء اللہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کی سیرت کے موضوع پر یہ اپنا جواب آپ ہی ہے۔ فاضل مؤلف نے "سیرت غوث" کے ہر پہلو پر عالمانہ ومحققانہ انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ اور اس موضوع سے متعلق جو مسئلہ بھی ہے اُسے دلائل کے ساتھ ثابت کر دکھایا ہے۔ ایسی کوئی بات خوش عقیدگی کی بنار پر ثابت نہیں کی بلکہ تحقیق ودلیل سے اُسے واضح کیا ہے۔ اور کوئی بات محض سُنی سنائی اس میں درج نہیں کی۔ بلکہ اصل کتاب میں دیکھ کر اُسے درج کیا ہے اور کتاب کا نام اور صفحہ ساتھ ہی لکھ دیا ہے اور یہ اعلان بھی کر دیا ہے کہ مندرجہ حوالہ جات میں حوالہ غلط ثابت کرنے والے کو فی حوالہ یکصد روپیہ انعام دیا جائے گا۔

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ علیہ کی سیرت پر مشتمل بزبان اُردو مدلل تحریر اس سے قبل نہیں دیکھی گئی۔ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کے مبارک حالات وارشادات اور آپ کے تصرفات وکرامات پڑھنے کے لیے یہ بیحد مفید کتاب ہے عوام کے علاوہ خواص کے لیے بھی مولانا کی یہ تالیف بڑی مفید ومعاون ہے۔ اسے پڑھ کر آپ اس کی ہر بات کو بھرے اجلاس میں دھڑلے سے بیان کر سکتے ہیں۔ خدا کے فضل سے اس کی ایک ایک سطر مدلل ومبرہن ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کتاب کو بغور پڑھا جائے اور اس سے استفادہ کیا جائے۔

ابوالنور محمد بشیر کوٹلی لوہاراں

پیرِ طریقت، عارفِ شریعت حضرت پیر حافظ سید فضل شاہ صاحب سجادہ نشین قاضی باقر ضلع گجرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ!

فاضلِ محقق حضرت مولانا محمد ضیاء اللہ قادری مدظلہ کی کتاب مستطاب سیرت غوث الثقلین، مختلف مقامات سے سنی ہے یہ دراصل ایک قسم کا ہدیۂ ارادت ہے جو انہوں نے بارگاہِ غوثیت مآب میں پیش کیا ہے۔ حضور سیدنا غوث اعظم محبوب سبحانی شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ الصمدانی کی ذاتِ ستودہ صفات پر عربی، فارسی، اُردو ہی نہیں، تقریباً ہر زبان میں بے شمار کتابیں لکھی گئی ہیں اور ہر مصنف نے اپنے اپنے رنگ میں خوب دادِ تحقیق دی ہے۔ کسی نے محض مؤرخانہ انداز میں حقائق کو نکھارا، کسی نے عاشقانہ طرزِ بیان اختیار کیا، کسی نے طریقت و تصوف کے گلدستے تیار کیے اور کوئی فقہ و اجتہاد کے دروازے سے داخل ہوا مگر مجھے خوشی ہے کہ حضرت علامہ ضیاء اللہ القادری نے قریباً ہر پہلو کو پیشِ نظر رکھا ہے اور ہر رنگ کے ذوق کی پیاس بجھانے کی کوشش کی ہے۔ یہ جامع و مانع کتاب فی الواقع ایک ایسا گلدستۂ عقیدت ہے جس میں عقائد و اعمال، علم و عرفان اور تحقیق و تدقیق کے خوش رنگ مہکتے پھول سجائے گئے ہیں۔ نظم و نثر کا وہ حسین مرقع ہے جس کی ایک ایک سطر علوم و معارف کا خطِ نور ہے (شاید اس میں مؤلف کے نام کی خداداد تاثیر بھی شامل ہے)، حوالہ جات اس کثرت سے ہیں کہ کہیں اور بایدو شاید۔ اس میں دوسروں کی زبان سے اپنوں کی باتیں منوائی گئی ہیں اور اغیار کے اقرار سے بھی ان کے انکار کو بے بنیاد ثابت کیا گیا ہے۔

کتاب کی یہی شہرہ آفاق خصوصیات ہیں، جن کی بنا پر عوام و خواص نے انہیں ہاتھوں ہاتھ لیا اور نہایت ہی قلیل مدت میں اس کا پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا۔ اب دوسرا ایڈیشن زیرِ طبع ہے اور اکابرین ملت کی تقاریظ نے کتاب کے افادی پہلو کو خوب

اُجاگر کر دیا ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ حضور غوثِ اعظم کے سیرت نگار ہونے کی حیثیت سے مولانا کا نام رہتی دُنیا تک زندہ و تابندہ رہے گا۔ خالقِ کائنات اس اُمید کو بھر لائے اور مولانا کی تحریر و تقریر میں مزید برکت فرمائے بجاہ النبی الکریم علیہ و آلہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

دُعاگو حافظ سید فضل شاہ ساکن قاضی باقر ضلع گجرات
بقلم محمد علی نقشبندی نائب ناظم اعلیٰ جمعیت علماء پاکستان پنجاب

سلطان المناظرین شیر اہلسنت علامہ محمد عنایت اللہ صاحب خطیب سانگلہ ہل

فقیر نے اپنے عزیز محترم مکرم معظم محتشم فاضل نوجوان کا رسالہ نورانی "سیرت غوث الثقلین، علیہ رحمۃ رب الکونین چند مقامات سے دیکھا یہ رسالہ نورانی واقعی حضور سیدی مرشدی شیخی ذخری لیوم وغدی حضور سیدنا غوثِ اعظم غوث الوریٰ غوث الارض والسماء غوث العالمین علیہ رحمۃ رب العالمین کی سیرت مبارکہ میں بے حد مفید ہے لہٰذا ہر سُنّی مسلمان کے گھر میں اس کا ہونا ضروری ہے تاکہ ہماری نسلوں کو یہ رسالہ نورانی پڑھ کر حضور سیدنا غوث اعظم کے حالاتِ مبارکہ سے واقفیت حاصل ہو جائے اور نسلوں کی عقیدت بارگاہ غوثیت دن رات زیادہ سے زیادہ ہوتی چلی جائے۔

مولا کریم اس کو قبول فرمائے، ذریعۂ برکت اور ذریعۂ نجات بنائے اور مسلمانوں کو اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین!

فقیر محمد عنایت اللہ سگ غوث اعظم غوث الوریٰ غوث الارض والسماء غوث العالمین ط، خطیب شہر سانگلہ شریف ضلع شیخوپورہ (پاکستان)

نبّاضِ زماں، شیخ القرآن علّامہ غلام علی صاحب اوکاڑوی
صدر جمعیّت العلماء پاکستان (صوبہ پنجاب)

حضرت علامہ مولانا محمد ضیاء اللہ صاحب قادری رضوی نے سیرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ پر جو کتاب تحریر فرمائی ہے۔ فقیر نے اس کے اکثر حصہ کا مطالعہ کیا ہے بفضلہ تعالیٰ۔ حضرت مصنف نے محققانہ انداز میں حضور غوث پاک کی سیرت شریفہ کو بیان فرمایا ہے اور وقائع نگاری میں محض جذبات سے نہیں بلکہ حقیقت شعاری سے کام لیا ہے۔ اللہ تعالےٰ تمام مسلمانوں کو محبوب سبحانی قطب ربانی، شہبازِ لامکانی سیدنا الشیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز اور دیگر جملہ اولیاء اللہ کی سچی محبت عطا فرمائے اور ان محبوبانِ خدا کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد۔ الفقیر ابو البیان غلام علی القادری الاشرفی، اوکاڑہ

عارفِ شریعت، مخزنِ علم و حکمت الحاج علامہ پیر محمد ارشاد حسین صاحب نوری
سجادہ نشین دربار عالیہ چورہ شریف ضلع اٹک

عزیزم فاضلِ جلیل مناظرِ اہلسنت علامہ الحاج محمد ضیاء اللہ صاحب قادری رضوی کی کتاب "سیرت غوث الثقلین" رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا اول تا آخر مطالعہ کیا ہے دنیائے اہلسنت میں تصانیف کے میدان میں اردو زبان میں اتنی مدلل کتاب آج تک نظر سے نہیں گذری۔ کوئی بات صرف خوش عقیدگی کی بنا پر نہیں لکھی بلکہ ان کتب کی روشنی میں عقائد حقہ اہلسنت و جماعت کو ثابت کیا ہے جن کتب اغیار بھی مستند سمجھتے ہیں۔ مولانا کی تصنیف کے مطالعہ سے اظہر من الشمس ہے جلیل المرتبت محدثین اور محققین کا بھی حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے متعلق وہی عقیدہ ہے جو آج کل کے سنی مسلمانوں کا ہے۔ مولانا کی تصنیف احباب اہلسنت و جماعت کے لیے ایک گراں قدر سرمایہ ہے۔ اللہ کریم اس سعی کو قبول فرمائے آمین۔ محمد ارشاد حسین نوری چورہ شریف

ضیغمِ ملّت، شاعرِ اہلِ سنّت حضرتِ مولٰنا محمّد حسین صاحب آسی
ایم اے (اسلامیات) ایم اے (اردو) خطیب اعظم شکر گڑھ

تقریظ منظوم

اولیاء معترفِ عظمتِ غوث الثقلین
اصفیا مفتخرِ خدمتِ غوث الثقلین

چار سو جلوہ کناں رحمتِ غوث الثقلین
ہر طرف سایہ فگن برکتِ غوث الثقلین

جان و دل نذرِ درِ عظمتِ غوث الثقلین
عقل و دیں وقفِ مدحتِ غوث الثقلین

المدد اے کرمِ حضرتِ غوث الثقلین
الکرم! اے مددِ قدرتِ غوث الثقلین

ہے ایں تابشِ والشمس کا روئے الزہ
بڑھ کے خورشید سے ہے طلعتِ غوث الثقلین

دم بخود سامنے ان کے ہیں سلاطین و ملوک
مرحبا دبدبہ و صولتِ غوث الثقلین

اسکی بیداریِ قسمت کا نہیں کوئی جواب
حق جسے دے شرفِ مدحتِ غوث الثقلین

کیوں نہ دوں ہدیۂ تبریک ضیاء صاحب کو
جب نوازے ہے انہیں نسبتِ غوث الثقلین

غوثِ اعظم کا نہیں اہلِ طریقت میں مثیل!
کیوں نہ بے مثل ہو پھر سیرتِ غوث الثقلین

صفحہ صفحہ ہے لیے صفحۂ فردوس کا رنگ
نقطہ نقطہ ہے لیے نکہتِ غوث الثقلین

کاش آسی کو بھی دیں نور و ضیائے عرفاں
دستگیرِ ہمہ جا حضرتِ غوث الثقلین[1]

محمد حسین آسی ایم اے (اسلامیات) ایم اے (اردو)

---

[1] یہ خواجہ خواجگان قبلہ عارفان خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ کا مصرعہ ہے۔

نظرِ اوّلیں

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

زیرِ نظر کتاب سیرتِ غوث الثقلین، سیدالاولیا، سندالاصفیا، محبوبِ سبحانی غوثِ صمدانی، شاہبازِ لامکانی حضور سیدنا شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز کی سوانح حیات اور سیرتِ طیبہ کے بارے میں لکھی گئی ہے۔ جہاں تک حضرت شیخ کی عظمت و رفعت کا تعلق ہے، اظہر من الشمس والامس ہے۔ وُہ شیخ الارض ہی نہیں شیخ السموات بھی ہیں، شیخ الانس بھی ہیں، شیخ الجن بھی۔ وُہ مرکزِ دائرہ قطبیت اور محورِ مرتبہ غوثیت ہیں۔ وُہ مظہرِ شانِ نبوت اور اور مصدرِ فیضانِ ولایت ہیں۔

وُہ عبدالقادر، قدرت نما ہیں | وُہ محبوبِ حبیبِ کبریا ہیں
وُہ ہیں نورِ نگاہِ شاہِ طیبہ | وُہ دلبندِ جنابِ مرتضےٰ ہیں
نہیں ان سا کوئی واللہ باللہ | امامِ اولیاء و اصفیاء ہیں

وُہ محی الدین ہیں اور اہلِ دین اُن کے ممنون ہیں۔ یہی وجہ ہے جو دین کو معظم جانتا ہے وُہ محی الدین کو آقا سمجھتا ہے۔ دین اُن کے بغیر زندہ ہوتا ہی نہیں اور جس میں 'دین' زندہ ہوتا ہے ان کے فیضانِ نظر سے ہوتا ہے۔ شیخ محقق سے سنیے فرماتے ہیں۔

اگر دیگراں قطب اند او قطب الاقطاب است و اگر سلاطین اند او سلطان السلاطین محی الدین کہ دینِ اسلام زندہ گردانید و ملتِ کفر را بمیرانید کہ الشیخ یحیی و یمیت زہے مرتبہ کہ ایجادِ دین از حی و قیوم است و احیا از وے (اخبار الاخیار)

ہم 'دین' کے محتاج ہیں، اسے محی الدین سے مانگتے ہیں۔ اور جو مانگتا ہے جو ثناخوان ہوتا ہے۔ جو جتنی ثناخوانی کرتا ہے اُتنا پالیتا ہے۔ آپ نے دیکھا نہیں یہ محی الدین کا درِ فیض ہے جس پر نقشبندی، قادری، چشتی و سہروردی تمام اکابر دریوزہ گر ہیں، اور 'یاغوث' کے فلک شگاف نعروں سے فضلائے ہستی

گرما گرم ہے۔ مولانا جامی یوں عرض گزار ہیں۔

وصفِ تو چہ گویم شہِ غوث الثقلینا — محبوب نبی، ابن حسن آل حسینا
سر بر قدمت جملہ نہادند و بگفتند — تاللہ لقد آثرک اللہ علینا!!

بہر حال کریم کا بابِ کرم وا ہے اور صدائیں دینے والے منہ مانگی مرادیں پا رہے ہیں۔ کیونکر نہ ہو یہ رحمۃ للعلمین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جگر گوشہ عزیز کا درِ رحمت ہے۔ اگر یہاں بھی دامنِ مراد خالی رہے تو بھرنے کی کیا صورت، یہ باغِ داد کے والی کا آستانہ ہے، یہاں بھی داد نہ ملے تو پھر کہاں ملے گی۔

میرے محترم ومکرم دوست فاضلِ نوجوان واعظِ شیریں بیان حضرت مولانا ضیاء اللہ القادری مدظلہ بھی کاسۂ گدائی لیے درِ غوث پر حاضر ہوئے ہیں۔

انہوں نے "سیرتِ غوث الثقلین" لکھ کر ثنا خوانی کی ہے اور محی الدین کی نظرِ کیمیا اثر سے فیضانِ دینی وایمانی مانگا ہے۔ میرا وجدان کہتا ہے کہ سائل نے جو مانگا تھا پالیا ہے کیونکہ یہاں جو مانگتا ہے پالیتا ہے۔ بلکہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ مولانا نے یہ کتاب لکھی نہیں لکھوائی گئی ہے۔ گویا کچھ وہی کیفیت

نعت کا رنگ جو بدلا تو میں سمجھا اعظمؔ
پہلے میں کہتا تھا اب کوئی کہلواتا ہے

مولانا کی اپنی زندگی کا جائزہ لیں اور مجھے یہ مختصر جائزہ لیتے ہوئے مسرت ہو رہی ہے، کہ گویا میں غوثِ اعظم کے ثناخواں کا مدحت سرا ہوں اور غلام غلامانِ آلِ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیثیت سے اپنا فرض پورا کر رہا ہوں)، تو وہ کوٹلی لوہاراں کے مردم خیز قصبے کے نوخیز جوان ہیں جنہوں نے قیامِ پاکستان کے چند ماہ بعد عرصۂ ہستی میں قدم رکھا۔ آنکھ کھولی تو مکتب کی فضا سامنے تھی۔ اور دس سال تک (یعنی میٹرک تک) اسی فضا میں نشوونما پائی جس کے متعلق عام شکایت ہے کہ:

گلا تو گھونٹ دیا اہلِ مدرسہ نے تیرا — کہاں سے آئے صدا لا الٰہ الا اللہ

اور ان نوجوانوں میں تربیت حاصل کی جن کے بارے میں اکبر کا یہ مشاہدہ

ہے :

ترقی پاتے ہیں لڑکے ہمارے نورِ دیں کھو کر
تعجب ہے کہ بجھ لیتے ہیں تب جا کر چمکتے ہیں

مگر ہمارے فاضل دوست پر "محی الدین" کا سایہ تھا۔ نورِ دیں بجھا نہیں بلکہ علمِ دین، حاصل کرنے کے لیے جامعہ حنفیہ دو دروازہ میں استاذ العلماء افقہ الفقہا شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ حافظ محمد عالم مدظلہ کے سامنے لے آیا۔ بلاشبہ یہ مکتب کی کرامت نہیں تھی بلکہ صرف فیضانِ نظر تھا کہ یہ نوجوان تھوڑے ہی عرصے میں علومِ دینیہ کے حصول کے ساتھ ساتھ بلند پایہ مناظر اور

او رمقبولِ عام واعظ بھی بن گیا۔ اسی دوران جذبۂ شوق، پیرِ طریقت، نجم ہدایت، حضرت پیر محمد شفیع دامت برکاتہم القدسیہ (جن کے نامِ نامی سے یہ کتاب معنون ہے) کے آستانۂ عالیہ پر لے گیا جن کی نظر نے سونے پر سہاگے کا کام کیا۔ علم وفضل میں تابانیاں آئیں اور دیکھتے ہی دیکھتے مولٰنا میدانِ تحریر میں بھی در آئے۔ مدّتِ قلیل میں انہوں نے فرقہ ناجیہ، وہابی مذہب کی حقیقت، معجزاتِ نبویہ، ہاتھ پاؤں چومنے کے ثبوت، وغیرہ کتابیں لکھ ڈالیں۔ ہر کتاب اپنے موضوع پر حرفِ آخر نظر آتی ہے۔ اب "سیرت غوث الثقلین" کی طرف توجہ دی تو حوالجات کے انبار لگا دیئے۔

مولٰنا طبعاً سادگی پسند ہیں۔ وہ تصنع و تکلف سے کوسوں دور ہیں، ان کی تقریر بھی سادگی و پرکاری کا مرقع ہوتی ہے اور تحریر میں بھی یہی رنگ نمایاں ہے عربی خطبے کے بعد ابتداء ص ۲۱ سے ہوئی اور مولٰنا نے یوں آغاز کیا جیسے کوئی طویل کتاب نہیں بلکہ خاکہ لکھ رہے ہیں۔ انداز دیکھیے۔

اسم شریف	عبد القادر	(رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
کنیت	ابو محمد	(رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
القاب		(صف ۲۱)

اور پھر گویا ع سامنے پیاسے کے کس نے رکھ دیا ساغر کھلا۔ کے مصداق

خاکہ باقاعدہ تحریر کی شکل اختیار کرتا جاتا ہے۔ اجمال تفصیل بچھڑتا جاتا ہے۔ رہوارِ قلم سبک تر اور تیز تر ہوتا جاتا ہے حتیٰ کہ حقائق میں ڈھلی ہوئی دو سو چالیس صفحات کی عظیم کتاب وجود میں آجاتی ہے۔ یا بالفاظِ دگر ؎

ہو گئی ان کی غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

یک صد کتابوں سے زائد کے حوالے اور ڈیڑھ سو سے زیادہ عنوانات، ہر عنوان مبرہن، ہر برہان قاطع، ہر تحریر باحوالہ اور ہر حوالے پہ چیلنج۔ یُوں تو ان کی ہر تصنیف میں یہ وصف مشترک ہے مگر یہاں یہ وصف کئی گنا زیادہ نظر آتا ہے۔

حضور سیدنا غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضور پُرنور شافع یوم النشور سید الثقلین نبی الحرمین جناب محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ علیہ التحیۃ الثنا کے نائبِ کامل، مظہرِ عظمت اور وارثِ علوم ہیں۔ اس کتاب کے مطالعے سے یہ حقیقت بالکل نکھر کے سامنے آجاتی ہے اور ان لوگوں کے لیے یہ کتاب تازیانۂ عبرت ہے جو بڑی ڈھٹائی سے، اور تو اور خود سید کونین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کمالات و تصرفات کا انکار کر دیتے ہیں۔

الغرض یہ تصنیفِ لطیف، پروانہ ہائے شمع غوثیت کے لیے شمعِ نور اور سالکانِ راہِ طریقت کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ یہ ایک دائرۃ المعارف ہے جس میں غوث الوریٰ کے حسب و نسب، خاندانی حالات، تصرفات و کرامات اور تعلیمات و ارشادات کا حسین نچوڑ ہے۔ یہ طریقت و حقیقت کا گنجینۂ نور ہے۔ علاوہ ازیں اس کی ایک نمایاں خصوصیت بھی ہے کہ دورِ حاضر کی بہت سی اہم شخصیات کا تعارف بھی آگیا ہے۔ مولانا مدظلہ کا احساسِ ذمہ داری چونکہ ہر بات کو نکھار کر سامنے لانا چاہتا ہے اس لیے وُہ ہر 'قول' کی قیمت اس کے 'قائل' کی عظمت سے لگوانا چاہتے ہیں۔ اس اندازِ نگارش میں سرمایۂ تسکین بھی ہے، اتمامِ حجت بھی۔ اس طرح سیرت کی یہ کتاب جدید 'اسماء الرجال' کا بیش بہا خزانہ بھی ہے۔ کیوں نہ کہہ دوں میرے غوث کے تصرف نے بعض

شخصیات کو نمایاں اور بعض کو عریاں کر کے رکھ دیا ہے۔ دیوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ
کتاب کی عظمت کے لیے یہی کافی ہے کہ میرے ولیٔ نعمت، شبلیٔ دوراں، عمدۃ
السالکین، زبدۃ العارفین، آفتاب طریقت حضور قبلہ عالم الحاج پیر سید علی حسین
شاہ صاحب دامت برکاتہم القدسیہ سجادہ نشین علی پورہ شریف کی تصدیقِ انیق
بھی اس کے ساتھ شامل ہے اور امام سیاست فخر اہل سنت عاشقِ رسول علامہ
مولانا شاہ احمد نورانی ایم۔این۔اے مدظلہ کی تقریظ بھی مندرج ہے۔
ان کی دعا پر آمین کہتا ہوں بلکہ "ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد"۔

نیاز کیش

محمد علی نقشبندی غفرلہٗ

نائب ناظم اعلیٰ جمعیت علماء پاکستان پنجاب

وجہ تالیف

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

حضرت قطب الاقطاب، غوث الاغواث، سید الاسیاد، شیخ الملک والجن والانس علی الاطلاق سیدنا غوث الاعظم الشیخ عبدالقادر الجیلانی الحسنی والحسینی قدس اللہ سرہ النورانی کا مقام اولیاء الرحمٰن علیہم الرضوان میں بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔

حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات بابرکات وُہ ذات ہے جس سے خواہ کوئی اویسی ہو یا سہروردی۔ خواہ خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی قدس سرہ سے نسبت رکھتا ہو یا خواجہ خواجگان بہاؤالدین نقشبند نوراللہ مرقدہٗ سے۔ المختصر کسی بھی سلسلہ سے متعلق ہو وُہ حضور کا یقیناً نیازمند ہوگا۔ اور یہ نیازمندی کیوں نہ ہو جبکہ ہر سلسلہ میں حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیض جاری وساری ہے۔ جس کا اقرار سلاسلِ عالیہ کے ہر مورثِ اعلیٰ نے اپنی زُبان سے خود کیا ہے۔

فقیر کو بھی سیدنا غوث الثقلین قدس اللہ سرہٗ العزیز کے سلسلہ عالیہ قادریہ سے اپنے آقائے نعمت، غواص بحرِ طریقت، منبع رُشد وہدایت، مبلغ شریعت وطریقت، حامیٔ سنت سیدی، سندی، مُرشدی، وسیلۃ یومی وغدی حضرت صاحبزادہ پیر محمد شفیع صاحب قادری لازالت شموس افضالہ سجادہ نشین دربارِ عالیہ ڈھوڈا شریف ضلع گجرات کے توسل سے نسبت کا شرف حاصل ہے۔

اس رُوحانی تعلق کی وجہ سے عرصہ سے یہ خواہش تھی کہ بارگاہ غوثیہ میں کتابی شکل میں نذرانہ عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں۔ جس میں حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامات، تصرفات، فیوضات، مجاہدات، ریاضات، مشاہدات، کمالات، ارشادات، سیرت، شخصیت، کردار، اساتذہ، تلامذہ، ہمعصر علمار مشائخ، اولاد اطہار، خلفار مریدین اور سلسلہ عالیہ قادریہ کی برکات مستند کتابوں کے حوالہ جات سے درج کی جائیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اپنی علمی بے مائیگی جس کا مجھے اچھی طرح علم ہے حائل تھی۔

آخر ایک روز میرے پیر و مرشد، آقائے نعمت نے شہنشاہِ بغداد، قاسمِ ولایت سیدنا غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت مبارکہ پر ایک مدلل کتاب لکھنے کا ارشاد فرمایا۔ تو فقیر نے اپنے شیخِ کامل سے توجہ کی التجا اور دربارِ عالیہ غوثیہ میں استغاثہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اجل جلالہٗ اور نبی کریم رؤف و رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا نام لے کر "سیرت غوث الثقلین قدس سرہ العزیز" کا مسودہ تیار کرنا شروع کر دیا۔

الحمدللہ! سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روحانی توجہات کی برکت سے اب وُہ کتابی شکل میں پیشِ خدمت ہے۔ فقیر نے اس کی ترتیب و تالیف میں مستند کُتب[1] کا مطالعہ کر کے ان سے استفادہ کیا اور احباب قارئین کی تسکینِ قلبی کے پیشِ نظر کتاب کا نام اور صفحہ بھی درج کر دیا ہے۔

علمار کرام ذوالاحترام کی خدمت میں اپنی کم علمی کے پیشِ نظر التماس ہے کہ وُہ جو کمی اس میں محسوس فرمائیں اس سے مطلع فرما کر عندی مشکور رہوں۔ تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تلافی ہو سکے۔

جملہ قارئین کرام کی خدمت میں بھی التماس ہے کہ فقیر کے لئے بارگاہِ رب العالمین میں دُعا فرمائیں کہ سیدنا غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے خاتمہ بالخیر فرمائے۔ اور فقیر کے اس حقیر نذرانہ کو شرفِ قبولیت سے سرفراز فرماتے ہوئے توشۂ آخرت اور صدقہ جاریہ بنائے آمین۔

نیز آقائے نعمت سیدی، مرشدی، مولائی دامت برکاتہم القدسیہ کا سایۂ عاطفت مجھ فقیر پر اور جملہ اہلِ سنّت و جماعت پر سلامت با کرامت رکھے۔

آمین ثم آمین بجرمتہ رحمۃ للعالمین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔

دُعا جو

فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ

خطیب جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ

تحصیل بازار سیالکوٹ

---

[1] جن کے نام ابتداً میں درج ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ حَمْدَ الشّٰاکِرِیْنَ وَ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ
وَ اَکْمَلُ السَّلَامِ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ ۔ اَکْرَمِ الْاَوَّلِیْنَ
وَ الْاٰخِرِیْنَ ۔ قَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ ۔ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ ۔ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ ۔
سَیِّدِ الْکَوْنَیْنِ وَ سِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ ۔ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ ۔
اَلْمُزَیَّنِ بِکُلِّ زَیْنٍ ۔ اَلْمُنَزَّہِ مِنْ کُلِّ شَیْنٍ ۔ جَدِّ الْحَسَنِ وَ
الْحُسَیْنِ ۔ نَبِیِّ الْاَنْبِیَاءِ عَظِیْمِ الرَّجَاءِ عَمِیْمِ الْجُوْدِ وَ الْعَطَاءِ ۔ مَاحِی
الذُّنُوْبِ وَ الْخَطَاءِ ۔ شَفِیْعِنَا یَوْمَ الْجَزَاءِ ۔ سِرِّ اللّٰہِ الْمَخْزُوْنِ ۔
دُرِّ اللّٰہِ الْمَکْنُوْنِ عَالِمِ مَا کَانَ وَ مَا یَکُوْنُ ۔ نُوْرِ الْاَفْئِدَۃِ وَ الْعُیُوْنِ ۔
سُرُوْرِ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْنِ ۔ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا وَ حَبِیْبِنَا وَ نَبِیِّنَا وَ
شَفِیْعِنَا وَ وَکِیْلِنَا وَ کَفِیْلِنَا وَ عَوْنِنَا وَ مُعِیْنِنَا وَ غَوْثِنَا وَ مُغِیْثِنَا
وَ غَیْثِنَا وَ غِیَاثِنَا سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْمَبْعُوْثِ
رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَ عَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ ۔ وَ اَزْوَاجِہِ
الطَّاہِرَاتِ اُمَّہَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ وَ اَصْحَابِہِ الْمُکَرَّمِیْنَ الْمُعَظَّمِیْنَ
وَ ابْنِہِ الْکَرِیْمِ الْاَمِیْنِ الْمَکِیْنِ مُحْیِ الْاِسْلَامِ وَ الْحَقِّ وَ الشَّرْعِ وَ
الْمِلَّۃِ وَ الْقُلُوْبِ وَ السُّنَّۃِ وَ الطَّرِیْقَۃِ وَ الدِّیْنِ وَاہِبِ الْمُرَادِ
قُطْبِ الْاِرْشَادِ ۔ فَرْدِ الْاَفْرَادِ سَیِّدِ الْاَسْیَادِ ۔ مُصْلِحِ الْبِلَادِ ۔
نَافِعِ الْعِبَادِ ۔ دَافِعِ الْفَسَادِ ۔ مَرْجِعِ الْاَوْتَادِ ۔ غَوْثِ الثَّقَلَیْنِ ۔
وَ غَیْثِ الْکَوْنَیْنِ ۔ وَ غِیَاثِ الدَّارَیْنِ وَ مُغِیْثِ الْمَلَوَیْنِ ۔ اِمَامِ
الْفَرِیْقَیْنِ ۔ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا الْاِمَامِ اَبِیْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْحَسَنِیِّ
الْحُسَیْنِیِّ الْجِیْلَانِیِّ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی سَائِرِ اَوْلِیَاءِ اُمَّتِہِ الْکَامِلِیْنَ
الْعَارِفِیْنَ وَ عُلَمَاءِ مِلَّتِہِ الرَّاشِدِیْنَ الْمُرْشِدِیْنَ وَ عَلَیْنَا مَعَہُمْ
اَجْمَعِیْنَ ۔ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

اَمّا بعد

اسم شریف - عبد القادر - (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

کنیت - ابو محمد - (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

القاب - محی الدین - محبوب سبحانی - غوث الثقلین - غوث الاعظم وغیرھا -

ولادت باسعادت - ۴۷۰ھ کو قصبہ جیلان نزد بغداد شریف

سن انتقال - ۵۶۱ھ - ایک شاعر نے عربی کے شعر میں آپ کی کل عمر، سن ولادت اور سن انتقال ظاہر کیا ہے -

اِنَّ بَازَ اللّٰہِ سُلْطَانُ الرِّجَال
جَآءَ فِیْ عِشْقٍ تَوَفّٰی فِیْ کَمَال

حسب ونسب - آپ والد ماجد کی نسبت سے حسنی ہیں - سید محی الدین ابو محمد عبد القادر بن سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست بن سید عبد اللہ بن سید یحییٰ ابن سید داؤد بن بن سید موسیٰ ثانی بن سید عبد اللہ بن سید موسےٰ جون بن سید عبد اللہ محض بن سید امام حسن مثنیٰ ابن سید امام حسن بن سید نا علی المرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم -

آپ والدہ ماجدہ کی نسبت سے حسینی سید ہیں -

سید محی الدین ابو محمد عبد القادر بن امۃ الجبار بنت سید عبد اللہ صومعی بن سید ابو جمال الدین محمد بن جواد بن امام سید علی رضا بن امام موسےٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام باقر بن زین العابدین بن امام ابو عبد اللہ حسین بن امیر المومنین علی المرتضےٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہم -

خاندان - آپ کا خاندان اولیاء اللہ کا گھرانہ تھا - آپ کے نانا جان، دادا جان، والد ماجد، والدہ محترمہ، پھوپھی جان، بھائی اور صاحبزادگان سب اولیاء الرحمان تھے

۱؎ عشق کے عدد ۴۷۰ ہیں - اس میں آپ کا سن پیدائش ہے - کمال کے عدد ہیں ۹۱ - یہ آپ کی عمر شریف ہے - کمال اور عشق کے اعداد کو جمع کیا جائے تو ۵۶۱ ہوتے ہیں تو یہ آپ کا سن انتقال ہے -

۲؎ اسی لئے آپ کو سید عبد القادر الجیلانی الحسنی الحسینی الجعفری کہا جاتا ہے -

اور صاحبِ کرامات ظاہرہ و باہرہ اور مالک مقاماتِ عُلیا تھے۔

اسی وجہ سے لوگ آپ کے خاندان کو اشراف کا خاندان کہتے تھے ؎

سیّد و عالی نسب در اولیار است!
نورِ چشمِ مُصطفیٰ و مرتضےٰ است!

حضرت عبداللہ صَوَمعی[1] رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کے نانا جان تھے۔ آپ جیلان شریف کے مشائخ میں سے ایک نہایت ہی زاہد اور پرہیزگار ہونے کے علاوہ صاحب فضل و کمال تھے۔ بڑے بڑے مشائخ کرام سے آپ نے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔

شیخ ابو عبد اللہ محمد قزوینی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ آپ مستجاب الدعوات تھے آپ کسی شخص سے ناراض ہوتے تو اللہ تعالیٰ اس شخص سے بدلہ لیتا۔ اور جس پر آپ خوش ہوتے تو اللہ کریم اس کو انعام و اکرام سے نوازتا۔ ضعیف الجسم اور نحیف البدن ہونے کے باوجود آپ نوافل کثیر تعداد میں ادا فرماتے اور ذکر اذکار میں مصروف رہتے تھے۔ کَانَ یُخْبِرُ بِالْاَمْرِ قَبْلَ وُقُوْعِہٖ فَیَقَعُ کَمَا یُخْبِرُ۔

آپ اکثر امور کے واقعہ ہونے سے پہلے ان کی خبر دے دیا کرتے تھے۔ اور جس طرح آپ ان کے رُونما ہونے کی اطلاع دیتے تھے اُسی طرح ہی واقعات رُونپذیر ہوتے تھے۔

(بہجۃ الاسرار ص۸۹، قلائد الجواہر ص۳ مطبوعہ مصر نفحات الانس فارسی ص۳۵۱ سفینۃ الاولیار ص۶۳)

قافلہ کی مدد فرمانا

حضرت ابو عبد اللہ قزوینی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ہمارے بعض احباب ایک قافلہ کے ہمراہ سمرقند کی طرف تجارت کا مال لے کر گئے۔ جب وُہ ایک صحرا میں پہنچے تو ان پر ڈاکوؤں کے گروہ نے حملہ کر دیا۔ قافلہ والوں کا بیان ہے کہ ہم نے اس مشکل کے وقت شیخ عبد اللہ صومعی رحمۃ

---

[1] علامہ جامی علیہ الرحمۃ نے آپ کو سرگروہ زہاد لکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ علیہ کو پکارا تو ہم نے دیکھا۔ هُوَ قَائِمٌ بَيْنَنَا وَنَادَى سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا اللهُ تَفَرَّقِي يَا خَيْلُ عَنَّا کہ آپ ہمارے درمیان تشریف فرما ہیں اور سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا اللهُ تَفَرَّقِي يَا خَيْلُ عَنَّا پڑھ رہے ہیں۔ آپ کا یہ پڑھنا ہی تھا کہ تمام ڈاکو جو سوار تھے۔ منتشر ہو کر کچھ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھ گئے اور کچھ جنگل کی طرف بھاگ گئے۔ اور ہم ان ڈاکوؤں سے محفوظ رہے۔ بعد ازیں ہم نے آپ کو ہر چند تلاش کیا مگر آپ کو نہ پایا۔ جب ہم جیلان واپس آئے تو ہم نے یہ ڈاکوؤں والا واقعہ بیان کیا تو ان لوگوں نے حلفاً کہا مَا غَابَ الشَّيْخُ رضی اللہ عنہ کہ اس اثناء میں شیخ بالکل غائب نہیں ہوئے۔

(بہجۃ الاسرار ص۸۹۔ قلائد الجواہر ص۳)

حضرت ابو صالح سید موسےٰ جنگی دوست رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والدِ محترم تھے۔ آپ کا اسم گرامی سید موسےٰ کنیت ابو صالح اور لقب جنگی دوست تھا۔ آپ جیلان شریف کے اکابر مشائخ میں سے تھے۔

لقب کی وجہ تسمیہ۔ آپ کا لقب جنگی دوست اس لئے تھا کہ آپ خالصاً للہ۔ نفس کشی اور ریاضت شرعی میں فردِ واحد تھے۔ نیکی کے کاموں کے حکم کرنے اور برائی سے روکنے کے لئے مردِ دلیر تھے۔ اس معاملہ میں اپنی جان تک کی بھی پروا نہ کرتے تھے۔ آپ کا ایک واقعہ منقول ہے ملاحظہ فرمائیں۔

---

[1] علامہ عبد اللہ یافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اَلْوَلِيُّ اِذَا تَحَقَّقَ فِي وِلَايَتِهٖ وَتَمَكَّنَ مِنَ التَّصَرُّفِ فِي رُوْحَانِيَّتِهٖ لِيُعْطٰى مِنَ الْقُدْرَتِ فِي التَّصَرُّفِ فِي صُوَرٍ عَدِيْدَةٍ فِي وَقْتٍ وَاحِدٍ فِي جِهَاتٍ مُتَعَدِّدَةٍ عَلٰى حُكْمِ اِرَادَتِهٖ یعنی ولی اللہ جب ولایت کے اعلیٰ مقام پر پہنچ جائے۔ اور روحانیت میں کمال حاصل کرے تو اس کو اتنی طاقت دی جاتی ہے۔ کہ وہ مختلف صورتوں میں مختلف جگہوں پر ایک وقت میں تصرف کر سکتا ہے (روض الریاحین ص۱۸۳ مطبوعہ مصر) محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ

ایک دن آپ جامع مسجد کو جا رہے تھے کہ خلیفۂ وقت کے چند ملازم شراب کے مٹکے نہایت ہی احتیاط سے سروں پر اٹھائے جا رہے تھے۔ آپ نے جب ان کی طرف دیکھا تو غصہ سے ان مٹکوں کو توڑ دیا۔ آپ کے تقدس اور بزرگی کے سامنے کسی ملازم کو دم مارنے کی جرأت نہ ہوئی خلیفۂ وقت کے سامنے اُنہوں نے واقعہ کا اظہار کیا۔ اور آپ کے خلاف خلیفۂ وقت کو اُبھارا۔

خلیفہ :۔ سید موسےٰ کو فوراً میرے دربار میں پیش کرو۔

حضرت سید موسےٰ :۔ دربار میں تشریف لے آئے۔

خلیفہ اس وقت غیظ و غضب سے کُرسی پر بیٹھا تھا۔

خلیفہ :۔ (للکار کر کہتا ہے) آپ کون تھے جنہوں نے میرے ملازمین کی محنت کو رائیگاں کر دیا؟

حضرت سید موسےٰ :۔ میں محتسب ہوں۔ اور میں نے اپنا فرضِ منصبی ادا کیا ہے

خلیفہ :۔ آپ کس کے حکم سے محتسب مقرر کئے گئے ہیں؟

حضرت سید موسےٰ :۔ (رعب انگیز لہجہ میں) جس کے حکم سے تُم حکومت کر رہے ہو۔

آپ کے اس ارشاد پر خلیفہ پر ایسی رقت طاری ہوئی۔ کہ سر بزانو ہو گیا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد سر کو اُٹھا کر عرض کرتا ہے۔

خلیفہ :۔ حضورِ والا! امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے بڑھ کر مٹکوں کو توڑنے میں کیا حکمت ہے؟

حضرت سید موسےٰ :۔ تمہارے حال پر شفقت کرتے ہوئے نیز تجھ کو دُنیا اور آخرت کی رسوائی اور ذلت سے بچانے کی خاطر خلیفہ پر آپ کی اس حکیمانہ گفتگو کا بہت اثر ہوا۔ اور متاثر ہو کر آپ کی خدمتِ اقدس میں عرض گزار ہوا۔

خلیفہ :۔ عالیجاہ! آپ میری طرف سے بھی محتسب کے عہدہ پر مامور ہیں۔

حضرت سید موسےٰ :۔ (اپنے متوکلانہ انداز میں) جب میں مامور عن الحق ہوں تو پھر مجھے مامور عن الخلق ہونے پر کیا پروا ہے۔

اس دن سے آپ جنگی دوست کے لقب سے مشہور ہو گئے۔

آپ متجلی بجلال الٰہی تھے۔ خاصانِ الٰہی کا مقام حاصل تھا۔ آپ کو کوئی شخص اگر اذیت پہنچاتا تو اس کو ضرور ذلت اور رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد!
میلش اندر طعنہ پاکاں کند

آپ حسنی النسب اور حنفی المذہب تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

آپ حضور سیدنا غوث صمدانی قدس سرہ النورانی کی پھوپھی جان تھیں۔ آپ کا نام مبارک عائشہ کنیت اُمِ محمد تھی۔ آپ بہت بڑی عابدہ۔ زاہدہ اور عارفہ تھیں۔

شیخ ابو العباس احمد و ابو صالح عبد اللہ الطبقی بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ جیلان شریف میں خشک سالی کا قحط پڑا۔ لوگوں نے ہر چند دُعائیں مانگیں۔ نمازِ استسقاء بھی ادا کی مگر بارش نہ ہوئی۔

آخر کار لوگوں نے آپ کی پھوپھی جان کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ کہ آپ دُعا فرمائیں کہ اللہ کریم بارش نازل فرمائے۔

فَقَامَتْ اِلٰی رَحْبَۃِ بَیْتِھَا وَ کَنَسَتِ الْاَرْضَ وَقَالَتْ یَا رَبِّ اَنَا کَنَسْتُ فَرِّشْ اَنْتَ۔ تو آپ نے اپنے گھر کے صحن میں کھڑے ہو کر جھاڑو دیا۔ اور بارگاہِ رب العالمین میں عرض کی کہ اے میرے پروردگار میں نے زمین کو صاف کر دیا ہے۔ تو اس پر چھڑکاؤ کر دے۔ آپ کے یہ عرض کرنے کی دیر تھی کہ آسمان سے موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ اور لوگ بارش میں بھیگتے ہوئے اپنے گھروں میں واپس گئے ہے

کارِ پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر

(بہجۃ الاسرار ص۸۹، نزہۃ الخاطر الفاتر ص۲۲، قلائد الجواہر ص۸)

شبِ ولادت، بشارات اور مشاہدات

محبوبِ سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد حضرت ابوصالح سید موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شبِ ولادت مشاہدہ فرمایا کہ سرورِ کائنات، مفخرِ موجودات، منبعِ کمالات، باعثِ تخلیقِ کائنات احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات بمعہ صحابہ کرام، آئمۃ الہدیٰ اور اولیاء عظام علیہم الرضوان ان کے گھر جلوہ افروز ہیں۔ اور ان الفاظ مبارکہ سے ان کو خطاب فرمایا اور بشارت سے نوازا۔

یَا اَبَا صَالِح اَعْطَاکَ اللّٰہُ اِبْنًا وَّ ھُوَ وَلِیٌّ وَ مَحْبُوْبِیْ وَ مَحْبُوْبُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَسَیَکُوْنُ لَہٗ شَانٌ فِی الْاَوْلِیَاءِ وَالْاَقْطَابِ کَشَانِیْ بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ وَالرُّسُلِ۔ اے ابوصالح! اللہ تعالیٰ نے تم کو ایسا فرزند عطا فرمایا ہے جو ولی ہے۔ وہ میرا بیٹا ہے، وہ میرا اور اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے۔ اور عنقریب اس کی اولیاء اللہ اور اقطاب میں وہ شان ہوگی جو انبیاء اور مرسلین میں میری شان ہے۔

غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ درمیانِ اولیاء
چوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم درمیانِ انبیاء

(۲) حضرت ابوصالح موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں شہنشاہ عرب و عجم سرکارِ دو عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علاوہ جملہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے یہ بشارت دی کہ تمام اولیاء اللہ تمہارے فرزند ارجمند کے مطیع ہوں گے اور ان کی گردنوں پر ان کا قدم مبارک ہوگا۔

جس کی منبر بنیں گردن اولیاء
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

(۳) جس رات حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت ہوئی۔ اس رات جیلان شریف کی جن عورتوں کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ ان سب کو اللہ کریم نے لڑکا ہی عطا فرمایا۔ اور وہ ہر نومولود لڑکا اللہ کا ولی بنا۔

غوثِ اعظم امام التقیٰ و النقیٰ

جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

(۴) آپ کے شانہ مبارک کے درمیان سرکارِ دو عالم شہنشاہِ عرب و عجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدم مبارک کا نشان تھا۔

(۵) آپ کی ولادت ماہِ رمضان المبارک میں ہوئی اور پہلے دِن ہی سے روزہ رکھا۔ سحری سے لے کر افطاری تک آپ والدۂ محترمہ کا دودھ نہ پیتے تھے۔

غوثِ اعظم متقی ہر آن میں

چھوڑا اماں کا دُودھ بھی رمضان میں!

(تفریح الخاطر للشیخ عبد القادر الاربلی ص ۱۲، ۱۳ المطبوعہ مصر)

سیدنا غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ جب میرا فرزندِ ارجمند عبد القادر پیدا ہوا تو رمضان شریف میں دن بھر دُودھ نہ پیتا تھا۔

موسم ابر آلود ہونے کی وجہ سے لوگوں کو رمضان شریف کا چاند دکھائی نہ دیا۔ اس لئے لوگوں نے میرے پاس آکر سیدنا عبد القادر جیلانی کے متعلق دریافت کیا کہ انہوں نے دُودھ پیا ہے کہ نہیں؟ تو میں نے اُن کو بتایا کہ میرے فرزند نے آج دُودھ نہیں پیا۔ بعد ازیں تحقیقات کرنے پر اس حقیقت کا انکشاف ہو گیا کہ اُس دِن رمضان کی پہلی تاریخ تھی یعنی اُس دِن روزہ تھا۔ وَاشْتَهَرَ بِبَلَدِنَا فِيْ ذَالِكَ الْوَقْتِ اَنَّهٗ وُلِدَ لِلْاَشْرَافِ وَلَدٌ لَا يَرْضَعُ فِيْ نَهَارِ رَمَضَانَ یعنی اور ہمارے شہر میں اس وقت مشہور ہو گیا کہ سیدوں کے گھر میں ایک بچہ پیدا ہوا ہے۔ جو رمضان شریف میں دِن کو دُودھ نہیں پیتا۔

(طبقات الکبریٰ جلد ۱ ص ۱۲۶ سطر ۲۴ تا ۲۷، بہجۃ الاسرار ص ۸۹، قلائد الجواہر ص ۳ سطر ۱۸ تا ۲۱، نفحات الانس فارسی ص ۲۵۱، جامع کرامات الاولیاء جلد ۲ ص ۲۰۳، زبدۃ الخاطر الفاتر ص ۳۲، اخبار الاخیار فارسی ص ۲۲، سفینۃ الاولیاء ص ۶۲)

پیدائش سے پہلے ولایت کی شہرت

آپ کی ولادت سے عرصہ بعید پہلے مشائخ کبار علیہم الرحمتہ نے آپ کی ولادت شان و شوکت، مقام اور جلالت کی خبریں دیں۔ چند ایک درج کی جاتی ہیں۔

امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام ہمام غوث سیدنا حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سجادہ (مصلیٰ) حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پہنچانے کے لئے اپنے ایک مرید کو دیا اور وصیت فرمائی کہ اس کو بہت حفاظت سے رکھنا اور اپنے مرنے کے وقت کسی معتمد اور معتبر شخص کو دے دینا اور اس کو وصیت کرنا کہ وہ بھی مرتے وقت کسی دوسرے شخص کو دے دے اسی طرح پانچویں صدی کے درمیان تک یہ سلسلہ چلتا رہے حتیٰ کہ غوث اعظم جن کا نام مبارک شیخ عبدالقادر الحسنی الجیلانی ہو گا ظاہر ہوں گے یہ ان کی امانت ہے ان کو پہنچانا اور میرا اسلام کہنا۔

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے عالم غیب سے معلوم ہوا ہے کہ پانچویں صدی کے وسط میں سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی اولادِ اطہار میں سے ایک قطب عالم ہو گا۔ مُلَقَّبًا بِمُحْيِ الدِّيْنِ وَمُسَمًّى بِالسَّيِّدِ عَبْدِ الْقَادِرِ رِدُ هُوَ الْغَوْثُ الْاَعْظَمُ وَمَوْلِدُهٗ مِنْ كَيْلَان وَيَكُوْنُ مَامُوْرًا بِاَنْ يَّقُوْلَ قَدَمِيْ هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ وَوَلِيَّةٍ لِلّٰهِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ سِوَى الصَّحَابَةِ وَالْاَئِمَّةِ مِنْ ذُرِّيَّةِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جن کا لقب محی الدین اور اسم مبارک سید عبدالقادر ہے۔ اور وہ غوث اعظم ہو گا۔ اور گیلان میں پیدائش ہو گی۔ ان کو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اطہار میں سے آئمہ کرام اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے علاوہ اولین و آخرین کے ہر ولی اور ولیہ کی گردن پر میرا قدم ہے کہنے کا حکم ہو گا۔ (تفریح الخاطر ص ۲۶-۲۷)

حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ

محمد بن احمد سعید بن زریح الزنجانی قدس سرہ النورانی نے اپنی کتاب روضۃ النواظر و نزہۃ الخواطر کے باب ششم میں ان مشائخ کا جنہوں نے حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قطبیت کے مرتبہ کی شہادت دینے کا تذکرہ فرماتے ہوئے قمطراز ہیں۔ آپ سے پہلے اولیاء الرحمٰن میں سے کوئی بھی حضرت کا منکر نہ تھا۔ بلکہ انہوں نے آپ کی آمد آمد کی بشارت دی۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے زمانہ مبارک سے لے کر حضرت شیخ محی الدین قطب سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ مبارک تک بالوضاحت آگاہ فرما دیا ہے کہ جتنے بھی اولیاء اللہ گزرے ہیں سب نے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی خبر دی ہے۔

(تفریح الخاطر ص ۱۴)

شیخ ابو احمد عبد اللہ الجونی قدس اللہ سرہٗ النورانی

شیخ ابو احمد عبد اللہ الجونی الملقب بالحق علیہ الرحمۃ نے ۴۶۸ھ میں کوہ حرد میں اپنی خلوت میں ارشاد فرمایا کہ عنقریب بلاد عجم میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کی کرامات اور خوارق کی وجہ سے بہت شہرت ہوگی۔ اس کو تمام اولیاء الرحمٰن کے نزدیک مقبولیتِ تامہ حاصل ہوگی۔ اس کے وجودِ باجود سے اہلِ زمانہ شرف حاصل کریں گے۔ اور جو اس کی زیارت کرے گا نفع اٹھائے گا۔

(بہجۃ الاسرار ص ۴)

شیخ محمد شبنکی علیہ الرحمۃ

فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے پیر کامل شیخ ابو بکر بن ہوارا علیہ الرحمۃ سے سنا کہ عراق کے اوتاد آٹھ ہیں۔

۱۔ حضرت معروف کرخی ۲۔ امام احمد بن حنبل ۳۔ حضرت بشر حافی ۴۔ حضرت منصور بن عمار ۵۔ حضرت جنید بغدادی ۶۔ حضرت سری سقطی ۷۔ حضرت سہل بن عبد اللہ تستری ۸۔ حضرت عبد القادر جیلانی۔

میں نے آپ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ حضرت عبد القادر جیلانی کون ہیں! تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ عَجَمِیٌّ شَرِیْفٌ یَسْکُنُ بَغْدَادَ یَکُوْنُ ظُهُوْرُهٗ

فِی الْقَرْنِ الْخَامِسِ وَهُوَ اَحَدُ الصِّدِّیْقِیْنَ الْاَوْتَادِ الْاَفْرَادِ اَعْیَانِ الدُّنْیَا اَقْطَابِ الزَّمَانِ یعنی شرفاءِ عجم میں سے ایک شخص بغداد شریف میں آکر سکونت اختیار کرے گا۔ اُس کا ظہور پانچویں صدی میں ہوگا اور وہ شخص اوتاد، افراد اور اقطاب زمانہ سے ہوگا۔

(بہجۃ الاسرار صٓ۲ مصنفہ علامہ نور الدین علی بن یوسف شطنوفی قلائد الجواہر صٓ۲۲

قلائد الجواہر صٓ۲۲ سطر ۳ تا ۶ مصنفہ علامہ محمد بن یحییٰ الحلبی، خزینۃ الاصفیا فارسی جلد ا صٓ۹۸)

شیخ ابوبکر بن ہوارا علیہ الرحمۃ سے باسناد بیان کیا گیا ہے۔ اَنَّہٗ قَالَ فِیْ مَجْلِسِہٖ یَوْمًا بَیْنَ اَصْحَابِہٖ سَوْفَ یَظْهَرُ بِالْعِرَاقِ رَجُلٌ مِّنَ الْعَجَمِ عَالِی الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ اللّٰهِ وَالنَّاسِ اِسْمُهٗ عَبْدُ الْقَادِرِ وَسَكَنُهٗ بَغْدَادُ یَقُوْلُ قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ وَیَدِیْنُ لَهُ الْاَوْلِیَاءُ فِیْ عَصْرِهٖ ذَالِكَ الْفَرْدُ فِیْ وَقْتِهٖ یعنی ایک روز اُنہوں نے اپنے مریدین سے فرمایا کہ عنقریب عراق میں ایک عجمی شخص جو کہ اللہ تعالیٰ اور لوگوں کے نزدیک عالی مرتبت ہوگا۔ اس کا نام عبد القادر ہوگا اور بغداد شریف میں سکونت اختیار کرے گا۔ قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ کا اعلان فرمائے گا اور زمانہ کے تمام اولیاء اللہ اس کے مطیع ہوں گے۔

(بہجۃ الاسرار صٓ۲ سطر ۴ تا ۶، قلائد الجواہر صٓ۲۳ سطر ۲ تا ۵)

شیخ مسلمہ بن نعمۃ السروجی رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ اس وقت قطب وقت کون ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ قطب وقت اس وقت مکہ مکرمہ میں ہیں۔ اور ابھی وہ لوگوں پر مخفی ہیں۔ انہیں صالحین کے سوا دوسرا کوئی نہیں پہچانتا۔ نیز عراق کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ عنقریب ایک عجمی شخص جن کا نام نامی اسم گرامی عبد القادر ہوگا ظاہر ہوگا۔ جن سے کرامات اور خوارق عادات بکثرت ظاہر ہوں گے۔ اور یہی

وہ غوث اور قطب ہوں گے جو مجمع عام میں قَدَمِی ھٰذِہٖ علیٰ رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللہِ فرمائیں گے۔ اور اپنے اس قول میں حق بجانب ہوں گے تمام اولیاء وقت آپ کے قدم کے نیچے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی ذات بابرکات اور ان کی کرامات کی تصدیق کرنے کی وجہ سے لوگوں کو نفع پہنچائے گا۔

(قلائد الجواہر ص۲۳، ۲۴ مطبوعہ مصر)

جس کی منبر بنیں گردن اولیاء
اُس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

اپنی ولایت کا چھوٹی عمر میں علم ہونا

حضور پُر نور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا مَتیٰ عَلِمْتَ اَنَّکَ وَلِیُّ اللہِ تَعَالیٰ۔ آپ کو کب سے معلوم ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِیْنَ فِیْ بَلَدِنَا اَخْرُجُ مِنْ دَارِنَا وَاَذْھَبُ اِلَی الْمُکْتَبِ فَاَرَی الْمَلَائِکَۃَ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ تَمْشِیْ حَوْلِیْ فَاِذَا وَصَلْتُ اِلَی الْمُکْتَبِ سَمِعْتُ الْمَلَائِکَۃَ یَقُوْلُوْنَ اِفْسَحُوْا لِوَلِیِّ اللہِ حَتّٰی یَجْلِسَ۔ میں بارہ برس کا تھا کہ اپنے شہر کے مدرسہ میں پڑھنے کے لئے جایا کرتا تھا تو میں اپنے اِرد گرد فرشتوں کو چلتے دیکھتا تھا۔ اور جب مدرسہ میں پہنچا تو میں انہیں یہ کہتے ہوئے سنتا کہ ہٹ جاؤ! اللہ تعالیٰ کے ولی کو بیٹھنے کے لئے جگہ دو۔ (بہجۃ الاسرار ص۲۱، قلائد الجواہر ص۹، اخبار الاخیار فارسی ص۲۲، سفینۃ الاولیاء ص۶۳، تحفہ قادریہ)

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں صغر سنی کے عالم میں مدرسہ کو جایا کرتا تھا تو روزانہ ایک فرشتہ انسانی شکل میں میرے پاس آتا اور مجھے مدرسہ لے جاتا۔ خود بھی میرے پاس بیٹھا رہتا۔ میں اس کو مطلقاً نہ پہچانتا تھا کہ یہ فرشتہ ہے۔

ایک روز میں نے اس سے پوچھا مَنْ تَکُوْنُ آپ کون ہیں ؟ تو اُس نے جواب دیا۔ اَنَا مَلَکٌ مِنَ الْمَلَائِکَۃِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ اَرْسَلَنِیْ اللّٰہُ تَعَالٰی اَکُوْنُ مَعَکَ مَا دُمْتَ فِی الْمَکْتَبِ میں فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ میں مدرسہ میں آپ کے ساتھ رہا کروں۔

(قلائد الجواہر صفحہ ۱۳۵، ۱۳۶)

شہنشاہِ بغداد قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک روز میرے قریب سے ایک شخص گزرا جس کو میں بالکل نہ جانتا تھا۔ اُس نے جب فرشتوں کو یہ کہتے سنا کہ کشادہ ہو جاؤ تاکہ اللہ کا ولی بیٹھ جائے تو اُس نے فرشتوں میں سے ایک کو پوچھا۔ مَا ھٰذَا الصَّبِیُّ یہ لڑکا کس کا ہے ؟ تو فرشتے نے جواب دیا۔ ھٰذَا مِنْ بَیْتِ الْاَشْرَافِ۔ یہ سادات کے گھرانے کا لڑکا ہے۔ تو اُس نے کہا سَیَکُوْنُ لِھٰذَا شَانٌ عَظِیْمٌ۔ عنقریب یہ بہت بڑی شان والا ہوگا۔

حضور شاہِ جیلان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ چالیس سال کے بعد میں نے اُن کو پہچانا کہ وُہ ابدالِ وقت میں سے تھا۔ (بہجۃ الاسرار صفحہ ۲۱، قلائد الجواہر صفحہ ۹ مطبوعہ مصر)

حضرت غوثِ صمدانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں کہ میں جب بچپن میں کبھی بچوں کے ساتھ کھیلنے کا ارادہ کرتا تو میں کسی کہنے والے کی آواز کو سنتا جو مجھے کہتا۔ اِلَیَّ یَا مُبَارَکُ اے خوش بخت اور خوش نصیب تم میرے پاس آ جاؤ۔ تو میں فوراً والدہ محترمہ کی گود میں چلا جاتا۔ (بہجۃ الاسرار صفحہ ۲۱، قلائد الجواہر صفحہ ۹)

آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب ابتدائے جوانی میں مجھ پر نیند غالب آتی۔ تو میرے کانوں میں یہ آواز آتی۔ اے عبد القادر ! ہم نے تجھ کو سونے کے لئے پیدا نہیں کیا۔

(بہجۃ الاسرار صفحہ ۲۱، سفینۃ الاولیاء صفحہ ۶۳)

علمِ دین حاصل کرنے کا اِشارہ

شیخ محمد بن قائد الاوانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت محبوب

سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے فرمایا کہ حج کے دن بچپن میں مجھے ایک مرتبہ جنگل کی طرف جانے کا اتفاق ہوا۔ اور ایک بیل کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔ کہ اس بیل نے میری طرف دیکھ کر کہا اے عبدالقادر! مَا لِهٰذَا خُلِقْتَ تم کو اس قسم کے کاموں کے لئے تو پیدا نہیں کیا گیا۔ میں گھبرا کر گھر لوٹا۔ اور اپنے گھر کی چھت پر چڑھ گیا۔ فَرَأَيْتُ النَّاسَ وَاقِفِيْنَ بِعَرَفَاتٍ تو میں نے عرفات کے میدان میں لوگوں کو کھڑے ہوئے دیکھا۔ بعد ازیں میں نے اپنی والدہ ماجدہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ هَبِيْنِيْ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَائْذَنِيْ لِيْ فِي الْمَسِيْرِ إِلٰى بَغْدَادَ أَشْتَغِلُ بِالْعِلْمِ وَأَزُوْرُ الصَّالِحِيْنَ۔ یعنی آپ مجھے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کردیں۔ اور مجھے بغداد جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں کہ میں وہاں جا کر علم دین حاصل کروں اور صالحین کی زیارت کروں۔

آپ نے مجھ سے اس کا سبب دریافت کیا۔ میں نے بیل والا واقعہ عرض کیا۔ تو آپ کی مبارک آنکھوں میں آنسو آ گئے اور وہ اسّی دینار جو میرے والد ماجد کی وراثت تھے۔ میرے پاس لے آئیں تو میں نے ان میں سے چالیس دینار لے لئے۔ اور چالیس دینار اپنے بھائی سید ابو احمد علیہ الرحمۃ کے لئے چھوڑ دیئے۔ آپ نے میرے چالیس دینار میری گدڑی میں سی دیئے اور مجھے بغداد جانے کی اجازت عنایت فرما دی۔

آپ نے مجھے ہر حال میں راست گوئی اور سچائی کو اپنانے کی تاکید فرمائی۔ اور جیلان کے باہر تک مجھے الوداع کہنے کے لئے تشریف لائیں اور فرمایا یَا وَلَدِيْ إِذْهَبْ فَقَدْ خَرَجْتُ عَنْكَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهٰذَا وَجْهٌ لَا أَرَاهُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ اے میرے فرزند ارجمند! میں تجھے محض اللہ تعالیٰ عزوجل کی رضا اور خوشنودی کی خاطر اپنے پاس سے جدا کرتی ہوں۔ اور اب مجھے تمہارا منہ قیامت کو ہی دیکھنا نصیب ہوگا۔

(بہجۃ الاسرار ص۸، قلائد الجواہر ص۹، نزہۃ الخاطر الفاتر ص۳۲، اخبار الاخیار فارسی ص۲۲، نفحات الانس فارسی ص۳۵۱)

تشریف آوری سے بغداد میں رحمت باری

حضرت علامہ عارف باللہ نور الدین ابی الحسن علی بن یوسف الشطنوفی علیہ الرحمۃ اپنی تصنیف لطیف بہجۃ الاسرار فی معدن الانوار میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے بغداد شریف کو شرف بخشا تو بغداد کی سعادتمندی کے جملہ آثار نمایاں ہو گئے۔

بڑی خوش قسمتی کی بات ہے کہ ان کا مبارک قدم پہنچتے ہی رحمت کی بدلیاں چھاگئیں باران رحمت کے بادل نثار ہونے لگے جس سے اس سرزمین میں رشد و ہدایت کی روشنی میں دگنا اضافہ ہو گیا اور گھر گھر اجالا ہو گیا۔

وَبِمَقْدَمِهٖ اَنْهَلَ السَّحَابُ وَاَعْشَبَ الْعِرَاقُ
وَزَالَ الْغَیُّ وَاتَّضَحَ الرُّشْدُ!

(بہجۃ الاسرار ص۱۰۱، قلائد الجواہر ص۲)

علم دین

حضرت قطب الاقطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب دیکھا کہ

۱۔ علم دین حاصل کرنا ہر ایک مسلمان پر صرف ضروری ہی نہیں بلکہ روحانی بیماریوں کے لئے شفا رگی ہے۔

۲۔ علم دین پرہیزگاری کا ایک سیدھا راستہ ہے۔ اور اس کی حجت اور واضح دلیل ہے نیز بہت بڑا درجہ ہے۔

۳۔ علم دین یقین کے تمام طریقوں میں سب سے اعلیٰ اور انسب ہے۔

۴۔ نیک لوگوں کا مایہ فخر، ناز اور سند ہے۔

تو

آپ نے اس کے حصول کے لئے بڑی جد و جہد کی۔ اور دور و نزدیک کے علماء کرام، مشائخ عظام، فقہاء علام سے بڑی کوشش سے حاصل کیا۔

(قلائد الجواہر ۵ از علامہ محمد بن یحیی الحلبی علیہ الرحمۃ مطبوعہ مصر)

آپ کے اساتذہ کرام

قرآنِ پاک تو آپ نے پہلے ہی حفظ کر لیا تھا۔ اُس کے بعد آپ نے علمِ فقہ عرصہ دراز تک بہت بڑے فقہا مثلاً ابو الوفا علی بن عقیل الحنبلی، ابو الخطاب محفوظ الکلوذانی الحنبلی، ابو الحسن محمد بن قاضی ابو یعلیٰ، محمد بن الحسین بن محمد الفراء الحنبلی اور قاضی ابو سعید سے حاصل فرمایا۔

علمِ حدیث شریف بڑے محدثین محمد بن الحسن الباقلانی، ابو سعد محمد بن عبد الکریم بن خشیشا، ابو الغنائم محمد بن محمد بن علی بن میمون الفرسی، ابو بکر احمد بن المظفر، ابو جعفر بن احمد بن الحسین القاری، السراج، ابو القاسم علی بن احمد بن بنان الکرخی، ابو طالب عبد القادر بن محمد بن یوسف، عبد الرحمن بن احمد، ابو البرکات ہبۃ اللہ ابن المبارک، ابو العز محمد بن المختار، ابو نصر محمد، ابو غالب احمد، ابو عبد اللہ یحیی، ابو الحسن بن المبارک بن الطیوری، ابو منصور عبد الرحمان القزاز، ابو البرکات طلحہ العاقولی وغیرہم علیہم الرحمۃ سے حاصل فرمایا۔

علمِ ادب - آپ نے ابو ذکریا یحیی بن علی التبریزی سے حاصل فرمایا۔

تصوف - آپ نے شیخ ابو یعقوب یوسف بن ایوب الہمدانی علیہ الرحمۃ سے حاصل فرمایا۔ (قلائد الجواہر عربی ص۵ مطبوعہ مصر)

آپ کا علمی مقام

امام ربانی شیخ عبد الوہاب الشعرانی، شیخ المحدثین عبد الحق محدث دہلوی اور علامہ محمد بن یحیی الحلبی علیہم الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت غوث الاغیاث رضی اللہ تعالیٰ عنہ یتکلم فی ثلاثۃ عشر علما تیرہ علموں میں تقریر ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

(طبقات الکبریٰ جلد اص۱۲۷ مطبوعہ مصر، قلائد الجواہر ص۳۸)

پیش او جملہ فصیحانِ عرب عجمی شُدند
کہ بسے نازگی و لُطف و فصاحت دارد

علامہ شعرانی[1] علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مدرسہ عالیہ میں لوگ آپ سے تفسیر، حدیث، فقہ اور کلام کا علم پڑھتے تھے۔ دوپہر سے پہلے اور بعد دونوں وقت تفسیر، حدیث، فقہ، کلام، اصول اور نحو لوگوں کو پڑھاتے تھے۔ اور ظہر کے بعد قرأتوں کے ساتھ قرآن پاک پڑھاتے تھے۔

(طبقات الکبریٰ جلد اول صـ ۱۲۷، قلائد الجواہر صـ ۳۸ مطبوعہ مصر)

ابو محمد الخشاب نحوی علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں کہ میں عین عالمِ شباب میں علم نحو پڑھتا تھا۔ اس وقت اکثر لوگوں سے آپ کے اوصاف سننے میں آتے کہ آپ نہایت فصاحت اور بلاغت سے وعظ فرماتے ہیں۔ اس لئے میں آپ کے وعظ سننے کا شائق تھا۔ مگر عدیم الفرصتی حائل ہوتی رہی۔

چنانچہ ایک دفعہ لوگوں کے ساتھ آپ کی مجلسِ وعظ میں حاضر ہوا۔ آپ نے میری طرف التفات کر کے فرمایا کہ تم ہمارے پاس رہو۔ تو ہم تمہیں زمانہ کا سیبویہ بنا دیں گے۔ میں نے رضامندی کا اظہار کیا۔ اور اسی وقت سے ہی آپ کی خدمتِ عالیہ میں حاضر رہنا شروع کر دیا۔ اور عرصہ قلیل میں ہی مجھے آپ کی بارگاہِ عالیہ سے وہ کچھ حاصل ہوا جو کہ میں اس عمر تک حاصل نہ کر سکا تھا مسائلِ نحویہ و علومِ عقلیہ و نقلیہ جو کہ مجھے اب تک معلوم نہ ہوئے تھے اچھی طرح سے ذہن نشین ہو گئے۔

(قلائد الجواہر صـ ۲۲)

---

[1] علامہ شعرانی نانویں صدی ہجری کے مشاہیر سے ہیں۔ (تاریخ التقلید صـ ۱۲۵ مصنفہ مولوی محمد اشرف سندھو غیر مقلد)
وہابیہ کے مشہور عالم ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی ان کے متعلق رقمطراز ہیں۔ کہ مجھ نابکار (ابراہیم میر) کو ان سے کمال حُسنِ عقیدت ہے۔ میں نے ان کی کُتب سے سلوک و فروع کے متعلق بہت فیض حاصل کیا۔ مصر میں میں نے ان کی مسجد میں نمازِ مغرب ادا کی۔ اور ان کی مرقد منور کی زیارت کی اور فاتحہ پڑھی۔ (تاریخ اہل حدیث حاشیہ صـ ۱۱۵ مصنفہ ابراہیم میر سیالکوٹی)

آپ کے علم کا امتحان لینے کیلئے ایک سو فقہا کا آنا

حضرت غوث العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علم و عرفان کی شہرت جب دور دراز کے ملکوں اور شہروں میں ہوئی۔ تو بغداد شریف کے اجل فقہا میں سے ایک سو فقہا آپ کے علم کا امتحان لینے کی غرض سے حاضر ہوئے۔ اور ان فقہا میں سے ہر ایک فقیہہ بہت سے پیچیدہ مسائل لے کر حاضر ہوا۔ جب وُہ سب فقیہہ بیٹھ گئے تو آپ نے اپنی گردن مبارک جھکالی اور آپ کے سینہ مبارک سے نور کی ایک کرن ظاہر ہوئی جو ان سب فقہا کے سینوں پر پڑی۔ جس سے ان کے دل میں جو جو سوالات تھے وہ سب صلب ہو گئے۔ وُہ سخت پریشان اور مضطرب ہوئے۔ سب نے مل کر زور سے چیخ ماری اور اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے۔ اپنی پگڑیاں پھینک دیں۔

ثُمَّ صَعِدَ الْكُرْسِيَّ وَأَجَابَ الْجَمِيْعَ عَمَّا كَانَ عِنْدَهُمْ فَاعْتَرَفُوْا بِفَضْلِهٖ۔ اُس کے بعد آپ کرسی پر جلوہ افروز ہوئے۔ اور ان کے سوالات (جو اپنے دلوں میں لے کر حاضر ہوئے تھے) کے جوابات ارشاد فرمائے جس پر سب فقہائ نے آپ کے علم و فضل کا اعتراف کیا۔

(جامع کرامات الاولیاء للعلامۃ النبہانی جلد ا صـ٢٠١، قلائد الجواہر صـ٣٣، طبقات الکبریٰ جلد ا صـ١٢٨ سطر ١٤ تا ١٧، نزہۃ الخاطر الفاتر صـ٢٩،٢٨، تفریح الخاطر صـ٥١، تحفہ قادریہ صـ٤٤،٤٥)

ایک آیت کی تفسیر

شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ آپ کے علمی کمالات کے متعلق ایک روائیت نقل کرتے ہیں کہ ایک روز کسی قاری نے آپ کی مجلس شریفہ میں قرآن مجید کی ایک آیت تلاوت کی۔ تو آپ نے اس آیت کی تفسیر میں پہلے ایک معنے پھر دوسرے اس کے بعد تیسرے معنے یہاں تک کہ حاضرین کے علم کے مطابق آپ نے اس آیت کے گیارہ معانی بیان فرمائے۔ بعد ازیں دیگر وجوہات بیان

فرمائیں جن کی تعداد چالیس تھی - اور ہر وجہ کی تائید میں دلائل قاطعہ بیان فرمائے - ہر معنے کے ساتھ سند بیان فرمائی - آپ کے علمی دلائل کی تفصیل سے سب حاضرین متعجب ہوئے - (اخبار الاخیار فارسی صفحہ ۱۶ ، ۱۷ ، قلائد الجواہر صفحہ ۳۸)

محدث ابنِ جوزی علیہ الرحمۃ [1]

علامہ حافظ ابو العباس احمد بن احمد البند نیجی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس مجلس میں شیخ جمال الدین ابنِ جوزی علیہ الرحمۃ بھی حاضر تھے - اور آپ کی پہلی گیارہ وجوہات بیان کردہ کے متعلق محدث ابنِ جوزی علیہ الرحمۃ نے اقرار کیا کہ ان کا مجھے علم تھا لیکن بعد والی چالیس وجوہات کے متعلق آپ نے لاعلمی کا اظہار کیا - اور حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علمی مقام میں بھی بالادستی رکھنے کا اقرار کیا - اور آپ کے نیازمند ہو گئے - (قلائد الجواہر صفحہ ۳۸)

مجمع علوم و فنون

قاضی القضاۃ ابو عبد اللہ محمد بن الشیخ العماد ابراہیم عبد الواحد المقدسی علیہ الرحمۃ سے منقول ہے کہ ان کے شیخ ' الشیخ موفق الدین نے بیان فرمایا کہ جب حضرت غوث الثقلین مجمع البحرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۵۶۱ھ میں بغداد شریف تشریف لے گئے تو انہوں نے دیکھا کہ آپ علم ، عمل ، حال اور استفتاء کی ریاست کا مرکز بنے ہوئے تھے -

جب طلبہ آپ کی خدمتِ عالیہ میں پڑھنے کے لئے حاضر ہوتے تو پھر ان کو کسی دوسرے اُستاد کی طرف توجہ کرنے کی قطعاً ضرورت نہ رہتی - کیونکہ آپ مجمع

[1] علامہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں لکھا ہے کہ کانَ مِنَ الاعیان و فی الحدیث من الحفاظ ما علمتُ ان احدا مِنَ العلماء صنّف ما صنف ھٰذا الرجل - محدث ابن جوزی علوم قرآن اور تفسیر میں بلند پایہ تھے - اور فنِ حدیث میں بہت بڑے حافظ تھے - ان کی تصانیف اتنی کثیر اور ضخیم ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ ان جیسی تصانیف علماء اُمت میں سے کسی کی ہوں (تذکرۃ الحفاظ جلد ۴) وہابیہ کے ماہنامہ "الاسلام دہلی" میں ہے کہ محدث ابنِ جوزی (علیہ الرحمۃ) چھٹی صدی کے اکابر و اعیان میں ایک عظیم و جلیل محدث اور خطیب کی حیثیت سے ہوتا ہے - آپ کے دستِ حق پرست پر ایک لاکھ سے زائد انسان تائب ہوئے اور ایک لاکھ سے زائد اسلام کے دامن رحمت میں آ چکے ہیں - (الاسلام صفحہ ۱۳ ، ۱۴ فروری ۱۹۵۶ء)

علوم وفنون تھے آپ کثرت سے طلبہ کو پڑھاتے تھے۔ (قلائد الجواہر ص۵)

حافظ عماد الدین ابن کثیر علیہ الرحمۃ نے اپنی تاریخ میں فرمایا ہے۔ کَانَ لَہٗ اَلْیَدُ الطُّوْلیٰ فِی الْحَدِیْثِ وَالْفِقْہِ وَالْوَعْظِ وَعُلُوْمِ الْحَقَائِقِ۔ آپ علم حدیث فقہ، وعظ اور علومِ حقائق میں یدِ طولیٰ رکھتے تھے۔ (قلائد الجواہر ص۵)

القابات

آپ کے علمی، اخلاقی اور روحانی اوصاف اور خصائل پر علماء عظام نے آپ کو بڑے بڑے القابات سے یاد کیا ہے۔ چند ایک درج ہیں۔

ذوالبیانین، کریم الجدین والطرفین، صاحب البرہانین والسلطانین، امام الفریقین والطریقین، ذوالسراجین والمنہاجین، غوث الثقلین غوثِ اعظم وغیرہا۔

(قلائد الجواہر ص۵، نزہۃ الخاطر الفاتر ص۳، تفریح الخاطر)

فتاویٰ مبارکہ

حضور پُرنور سیدنا غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادہ سیدی عبدالوہاب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ آپ نے ۵۲۸ھ تا ۵۶۱ھ تینتیس سال درس وتدریس اور فتاویٰ نویسی کے فرائض سرانجام دیئے۔ (اخبار الاخیار ص۱۵، قلائد الجواہر ص۱۸)

علماء عراق اور گرد ونواح کے علماء اور دنیا کے گوشے گوشے سے آپ کے پاس فتوے آتے "آنحضرت بے سبق مطالعہ وتفکر جواب برصواب ثبت فرمودی و ہیچکس را از حذاق علماء وبحار عظماء مجال خلاف تکلم دراں مقصور نبودے" یعنی آپ بغیر مطالعہ، تفکر اور غور وخوض کے جواب باصواب دیتے۔ حاذق علماء اور بہت بڑے فضلاء میں سے کسی کو بھی آپ کے فتوے کے خلاف کلام کرنے کی کبھی جرأت نہیں ہوئی۔ (اخبار الاخیار فارسی ص۱۰ مطبوعہ دیوبند۔ تحفہ قادریہ ص۸۶)

علامہ شعرانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں۔ کَانَتْ فَتْوَاہُ تُعْرَضُ

عَلَى الْعُلَمَاءِ بِالْعِرَاقِ فَتَعَجَّبَهُمْ اَشَدَّ الْاِعْجَابِ فَيَقُوْلُوْنَ سُبْحَانَ مَنْ اَنْعَمَ عَلَيْهِ۔ یعنی علمار عراق کے سامنے آپ کے فتاویٰ[1] پیش ہوتے تو اُن کو آپ کی علمی قابلیت پر سخت تعجب ہوتا تھا۔ اور وُہ یہ پکار اُٹھتے تھے کہ وُہ ذات پاک ہے جس نے ان کو ایسی علمی نعمت سے نوازا ہے۔ (طبقات الکبرےٰ عربی جلد اصد ۱۲۷ مطبوعہ مصر)

ایک عجیب مسئلہ

بلادِ عجم میں سے آپ کے پاس ایک سوال آیا کہ ایک شخص نے تین طلاقوں کی قسم اسی طور پر کھائی ہے کہ وُہ اللہ تعالیٰ کی ایسی عبادت کرے گا کہ جس وقت وُہ عبادت میں مشغول ہوگا تو لوگوں میں سے کوئی شخص بھی عبادت نہ کرتا ہوگا۔ اگر وُہ ایسا نہ کرسکے تو اس کی بیوی کو تین طلاقیں ہوجائیں گی۔ "اس صورت میں کون سی عبادت کرنی چاہیئے" علمار عراقین درجواب ایں سوال متحیر وبعجز از دریافت آں معترف گشتہ بودند۔" یعنی اس سوال سے علمار عراق حیران اور ششدر رہ گئے۔ اور اس کا جواب نہ دے سکنے کا اعتراف کرنے لگے۔ اور اس مسئلہ کو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں انہوں نے پیش کیا۔ تو آپ نے فوراً اس کا جواب ارشاد فرمایا کہ وُہ شخص مکہ مکرمہ چلا جائے اور طواف کی جگہ صرف اپنے لئے خالی کرائے اور تنہا سات مرتبہ طواف کرکے اپنی قسم کو پورا کرے۔ فَاَعْجَبَ عُلَمَاءُ الْعِرَاقِ وَكَانُوْا قَدْ عَجَزُوْا عَنِ الْجَوَابِ پس اس شافی جواب سے علمار عراق کو نہایت ہی تعجب ہوا۔ کیونکہ وہ اس سوال کے جواب سے عاجز ہوگئے تھے۔

(طبقات الکبرےٰ جلد اصد ۱۲۷، اخبار الاخیار فارسی صد ۱۱، قلائد الجواہر صد ۳۸، تحفہ قادریہ صد ۸۷)

ملاحظہ ہو صفحہ نمبر ۱۰ پر دیکھیں۔

[1] غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حنبلی المذہب تھے۔ لیکن اپنے زمانہ میں آپ چاروں مذاہب (حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی) پر فتویٰ دیا کرتے تھے۔ (نزہۃ الخاطر الفاطر صد ۲۱)

وہ علمائے عظام جو آپ کی مجلس میں اکثر حاضر ہوتے

قاضی ابو یعلی محمد بن محمد الفراء الحنبلی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ہم سے عبد العزیز بن الاخضر نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابو یعلی سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ میں الشیخ عبد القادر الجیلانی کی مجلس میں اکثر بیٹھا کرتا تھا۔ اور شیخ الفقیہ ابو الفتح نصر المنی۔ شیخ ابو محمد محمود بن عثمان البقال۔ امام ابو حفص عمر بن ابو نصر بن علی الغزال۔ شیخ ابو محمد الحسن الفارسی۔ شیخ عبد اللہ بن احمد الخشاب۔ امام ابو عمرو عثمان الملقب بشافعیٔ زمانہ۔ شیخ محمد بن الکیزان۔ شیخ الفقیہ رسلان بن عبد اللہ بن شعبان۔ شیخ محمد بن مظفر بن غانم العلثمی۔ احمد بن سعد بن وھب بن علی الھروی۔ محمد بن الازھر الصیرفی۔ یحییٰ بن البرکۃ محفوظ الدبیقی۔ علی بن احمد بن وھب الازجی۔ قاضی القضاۃ عبد الملک بن عیسیٰ بن ھرباس المارانی ان کے بھائی عثمان۔ ان کے صاحبزادے عبد الرحمان۔ عبد اللہ بن نصر بن حمزہ البکری۔ عبد الجبار بن ابو الفضل القصفی۔ علی بن ابو طاھر الانصاری۔ عبد الغنی بن عبد الواحد المقدسی الحافظ۔ امام موفق الدین عبد اللہ بن احمد بن محمد قدامۃ المقدسی الحنبلی اور ابراھیم بن عبد الواحد المقدسی الحنبلی

بقیہ صفحہ نمبر ۶۹

؎ اس سے معلوم ہوا کہ تین طلاقیں کہنے سے تین ہی کا واقعہ ہو جانا حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک تھا
(فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

علیھم الرحمۃ بھی آپ کی مجلس میں اکثر حاضر ہوا کرتے تھے۔

(قلائد الجواہر ص ۶)

شاہِ شاہاں شیخ عبدالقادر است

دل نشین و دلربا و دلبر است

مدرسۂ نظامیہ
علم و عرفان کا مرکز

۵۲۸ھ میں آپ کے مدرسہ نظامیہ کی وسیع عمارت تیار ہو گئی۔ آپ نے بڑی جد و جہد سے درس و تدریس، افتاء و وعظ کے کام کو شروع فرمایا۔ دُور دراز سے لوگ حاضر ہوتے۔ علماء و صلحاء کی ایک عظیم جماعت تیار ہو گئی۔ اور آپ سے علم و عرفان حاصل کر کے اپنے اپنے شہروں کو واپس چلے گئے اور تبلیغ میں مصروف ہو گئے۔ تمام عراق میں آپ کے مریدین پھیل گئے۔ آپ کے اوصاف و خصائلِ حمیدہ کی وجہ سے لوگوں نے مختلف قسم کے القابات سے آپ کو ملقب کیا۔

بہت سے علماء اور فضلاء شرفِ تلمذ سے مشرف ہوئے اور ایک خلقِ کثیر آپ کے علم و عرفان سے فیضیاب ہوئی۔ جن کی تعداد بے حد اور بے شمار ہے۔ تبرکاً چند حضرات کے اسماء گرامی درج کیے جاتے ہیں۔

آپ کے تلامذہ

محمد بن احمد بن بختیار۔ ابو محمد عبد اللہ بن ابوالحسن الجبائی۔ خلف بن عباس المصری۔ عبد المنعم بن علی الحرانی۔ ابراھیم الحداد الیمنی۔ عبد اللہ الاسدی

الیمنی۔ عطیف بن زیاد الیمنی۔ عمر بن احمد الیمنی المھجری، مدافع بن احمد۔ ابراہیم بن بشارت العدلی۔ عمر بن مسعود البزاز۔ ان کے اُستاد میر بن محمد الجیلانی۔ عبد اللہ البطائحی نزیل بعلبک۔ مکی بن ابو عثمان السعدی۔ اور ان کے بیٹے عبد الرحمان۔ صالح۔ عبد اللہ بن الحسن بن العکبری۔ ابو القاسم بن ابوبکر احمد۔ ان کے بھائی احمد۔ عتیق۔ عبد العزیز بن ابو نصر الجنابذی۔ محمد بن ابو المکارم الحجة البعقوبی۔ عبد الملک بن ریال اور ان کے صاحبزادے ابو الفرج۔ ابو احمد الفضیلة۔ عبد الرحمان بن نجم الخزرجی۔ یحیٰ التکریتی۔ ہلال بن اُمیة العدنی۔ یوسف مظفر العاقولی۔ احمد بن اسماعیل بن حمزہ۔ عبد اللہ بن احمد بن المنصوری۔ سدونة الصیرلیفینی۔ عثمان الباسری۔ محمد الواعظ الخیاط۔ تاج الدین بن بطة۔ عمر بن المدائنی۔ عبد الرحمان بن لقا۔ محمد النخال۔ عبد العزیز بن کلف۔ عبد الکریم بن محمد المصری۔ عبد اللہ بن محمد بن الولید۔ عبد المحسن بن الدویرة۔ محمد بن ابو الحسین۔ دلف الحریمی۔ احمد بن الدبیقی۔ محمد بن احمد المؤذن۔ یوسف بن ھبة اللہ الدمشقی۔ احمد بن مطیع۔ علی بن النفیس المامونی۔ محمد بن اللیث الضریر الشریف احمد بن منصور۔ علی بن ابوبکر بن ادریس۔ مُحمد بن نصرہ۔ عبد اللطیف بن محمد الحرانی۔

ان کے علاوہ بھی شاگردوں کی کثیر تعداد ہے۔ جن کے نام بخوفِ طوالت درج نہیں کئے گئے۔ (قلائد الجواہر ص۲۶ مطبوعہ مصر)

درس وتدریس میں جانفشانی

آپ بڑی محنت اور جانفشانی سے طلبہ کو پڑھاتے تھے۔ احمد بن المبارک الفرغانی بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک عجمی شخص جس کا نام ابی تھا۔ نہایت ہی غبی اور کُند ذہن تھا۔ بڑی محنت اور کوشش سے سمجھانے کے باوجود وُہ مسئلہ نہ سمجھ سکتا تھا اور وُہ آپ کا شاگرد بھی تھا۔

ایک روز جبکہ آپ اس کو بڑی جانفشانی سے پڑھا رہے تھے۔ ابن السحل علیہ الرحمۃ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ کے اس قدر محنت اور کوشش سے پڑھانے پر ابن سحل بہت حیران ہوئے۔ جب وُہ لڑکا سبق پڑھ کر چلا گیا تو اُنہوں نے آپ سے کہا کہ آپ کا اس کو پڑھانے میں اس قدر مشقت برداشت کرنے پر میں حیران ہوں۔ تو آپ نے جواب ارشاد فرمایا۔

قَدْ بَقِیَ مِنْ تَعَبِیْ مَعَہٗ دُوْنَ الْاُسْبُوْعِ وَیَمْضِیْ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی۔ اس کے ساتھ میری محنت اور جانفشانی کے دِن ایک ہفتہ سے کم رہ گئے ہیں۔ ایک ہفتہ نہ گزرے گا کہ یہ بے چارہ رحمتِ الٰہی میں پہنچ جائے گا۔ ابن سحل علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ہفتہ کے آخری دِن اس ابی نامی لڑکے کا انتقال[1] ہو گیا۔ اور میں نے اس کے جنازہ میں شرکت کی۔ (قلائد الجواہر ص۳)

وعظ و نصیحت

شہبازِ لامکانی قدس سرہٗ النورانی کے فرزند ارجمند سیدنا عبد الوہاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۵۲۱ھ سے ۵۶۱ھ تک چالیس سال مخلوق کو وعظ و نصیحت فرمایا۔ (اخبار الاخیار ص۱۵، قلائد الجواہر ص۱۸)

شاہِ جیلان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہفتہ میں تین دن جمعہ، منگل وار بدھ کو وعظ و

---

[1] غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نُورِ ولایت سے اس کے انتقال کا علم تھا۔ فرمان نبوی ہے۔
اِتَّقُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ۔ (ترمذی شریف ج ۲ ص۱۴۰)

نصیحت فرمانے کے لئے متعین فرماتے تھے۔

ابراہیم بن سعد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب ہمارے شیخ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ علماء کا لباس پہن کر اونچے مقام پر جلوہ افروز ہو کر وعظ فرماتے تو لوگ آپ کے کلام مبارک کو بغور سنتے اور اُس پر عمل پیرا ہوتے۔

عماد الدین ابنِ کثیر علیہ الرحمۃ اپنی تاریخ میں فرماتے ہیں کہ آپ نیک بات کی تلقین فرماتے اور بُرائی کو رد کتے اور اُس سے بچنے کی تاکید فرماتے۔ اُمراء، سلاطین، خاص و عام کو منبر پر رونق افروز ہو کر ان کے سامنے نیک بات بتاتے۔ جو کوئی ظالم شخص کو حاکم مقرر کرتا تو اُس کو اس سے منع فرماتے۔ آپ کو بُرائی سے روکنے پر کسی سے قطعاً خوف و خطرہ نہ ہوتا۔ (قلائد الجواہر ص۸)

بادشاہوں اور دُنیا کے حکام کی وقعت بحیثیت دُنیا آپ کی نگاہ میں مطلقاً نہ تھی۔ بادشاہوں سے گفتگو نہایت بے باکی سے فرماتے ان کو نصیحت فرماتے تو ایسی کھری کھری بے لاگ باتیں ہوتیں جس کی کچھ حد نہیں۔ چند ایک واقعات پیشِ نظر کئے جاتے ہیں۔

ظالم قاضی کو حکماً معزول کرانا

خلیفہ المقتفی لامر اللہ نے جب ابو الوفا یحییٰ ابن سعید کو جو ابن المذاحم الظالم کے نام سے مشہور تھا عہدۂ قضا پر مامور کیا تو حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر خلیفہ کو فرمایا "تم نے ایک بہت بڑے ظالم شخص کو منصبِ قضا پر مقرر کیا ہے۔ تم کل پروردگارِ عالم کی بارگاہ میں جو نہایت ہی مہربان ہے کیا جواب دو گے؟ خلیفہ آپ کا یہ وعظ سن کر کانپ اُٹھا۔ اور رونے لگا۔ نیز اُسی وقت ابو الوفا یحییٰ ابن سعید کو عہدۂ قضا سے معزول کر دیا۔ (قلائد الجواہر ص۶)

ہتھیلی سے خُون نکلنا

شیخ ابو العباس الخضر الحسینی الموصلی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک رات ہم کئی لوگ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مدرسہ میں حاضر تھے کہ خلیفہ المستنجد باللہ ابو المظفر یوسف بن خلیفہ المقتفی لامر اللہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور سلام عرض کرنے کے بعد آپ کے سامنے مؤدب طریق سے بیٹھ گیا۔

خلیفہ آپ کی خدمت میں وعظ ونصیحت حاصل کرنے کی غرض سے حاضر ہوا۔ اور ساتھ دس عدد تھیلیاں جو روپوں سے بھرپور تھیں لایا۔ آپ کی خدمت میں ان کا نذرانہ پیش کیا۔ آپ نے قبول کرنے سے انکار فرما دیا۔ خلیفہ نے بہت زیادہ اصرار کیا۔ تو آپ نے بہت زیادہ اصرار کرنے کی بنا پر ان میں سے دو تھیلیاں جو عمدہ تھیں اُٹھالیں۔ ایک کو دائیں ہاتھ میں دوسری کو بائیں ہاتھ میں پکڑ کر نچوڑا۔ تو اُن تھیلیوں سے خون ٹپکنے لگا۔ آپ نے خلیفہ کو فرمایا۔ تم خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے کہ لوگوں کا خُون نچوڑ کر اس مال کو میرے پاس لاتے ہو۔ خلیفہ یہ سُن کر بے ہوش ہوگیا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا اگر مجھے خلیفہ کے آلِ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلّم سے ہونے کی عزت وحُرمت مدِ نظر نہ ہوتی تو میں اس خُون کو اس کے محلات تک بہا دیتا۔ (بہجۃ الاسرار صٓ۶۶، قلائد الجواہر صٓ۳، نزہتہ الخاطر الفاتر صٓ۵، سفینۃ الاولیاء صٓ۶۴)

خلیفہ وقت حضور کی مجلس میں حاضر ہوتا تو آپ کے مبارک ہاتھوں کو بوسہ دیتا۔ اور ادب سے دست بستہ آپ کے سامنے بیٹھ جاتا۔

اگر آپ خلیفۂ وقت کو کبھی تحریر لکھتے تو اس انداز سے لکھتے جیسے بادشاہ ماتحت کو فرمان جاری کرتا ہے۔ خلیفہ آپ کی تحریر کو دیکھتا اور چُوم کر آنکھوں اور سر پہ رکھتا۔ اور زُبانِ حال سے کہتا کہ حضرت کا فرمان بالکل درست ہے۔ (قلائد الجواہر صٓ۱۹ ۲۰، بہجۃ الاسرار صٓ۸۶، محفل نامہ گیارہویں شریف صٓ۵۲، سفینۃ الاولیاء صٓ۶۵، تحفہ قادریہ صٓ۱۷)

فیضِ مُصطفوی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مُرتضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور سیدنا غوث الثقلین، غیث الکونین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حالتِ بیداری میں قبل از نماز ظہر شہنشاہِ کون ومکاں، سرورِ مرسلاں، نبی غیب داں محمد مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت سے مشرف ہوا تو رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلّم نے مجھے ارشاد فرمایا۔

رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلّم:۔ اے میرے بیٹے! تُم وعظ ونصیحت کیوں نہیں کرتے؟
غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ:۔ (عرض کرتے ہوئے) اے میرے بزرگوار والد ماجد!

میں ایک عجمی شخص ہوں۔ فصحاءِ بغداد کے سامنے کس طرح تقریر کروں۔

رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم :۔ (حکم فرماتے ہوئے) اپنا منہ کھولو!

غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ :۔ (حکم کی تعمیل کرتے ہوئے) میں نے منہ کھولا۔

رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم : (سات مرتبہ لعاب مبارک منہ میں تھتکار کر فرمایا) جاؤ! اب وعظ ونصیحت کیا کرو اور لوگوں کو نیکی کی دعوت دو۔

غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ :۔ بعد ازیں ظہر کی نماز سے فارغ ہوا ہی تھا کہ حضرت سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ تشریف لائے۔

حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ : (شفقت سے) بیٹا! اپنا منہ کھولو!

غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ :۔ (آداب بجالاتے ہوئے) میں نے منہ کھولا۔

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ :۔ چھ مرتبہ منہ میں تھتکار کر فرمایا۔ وعظ و نصیحت کرو۔

غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ :۔ (نیازمندانہ طریق سے) حضورِ والا! آپ نے سات مرتبہ منہ میں کیوں نہیں تھتکارا؟

حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ :۔ بیٹا! اَدَبًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کے پیشِ نظر۔

رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم :۔ اے بیٹا! یہ خلعت پہنو۔

غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ :۔ عالیجاہ! یہ کیسی خلعت ہے؟

رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم :۔ هٰذِهٖ خِلْعَةُ وَلَایَتِكَ مَخْصُوْصَةٌ بِالْقُطْبِیَّةِ عَلَى الْاَوْلِیَاءِ۔ یہ تمہاری ولایت کی خلعت ہے۔ جو کہ اقطاب اولیاء سے مخصوص ہے۔

غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ :۔ بعد ازیں ان کے فیوض و برکات سے میں نے حقائق ومعارف کو جان لیا۔ حلقۂ ارادت وسیع ہو گیا۔ ارادتمند اطاعت وعبادت کی طرف مائل ہوتے گئے اور انہوں نے اپنے گھروں کو ذکرِ الٰہی سے آباد کرنا شروع کر دیا۔

(بہجۃ الاسرار صفحہ ۲۶،۲۵، قلائد الجواہر صفحہ ۱۳، سفینۃ الاولیاء صفحہ ۶۴، اخبار الاخیار فارسی صفحہ ۱۸)
(تحفہ قادریہ صفحہ ۱۰۹)

مجلسِ وعظ میں ہجوم

شیخ عبد اللہ الجبائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ ابتداء میں میرے پاس دو یا تین آدمی بیٹھا کرتے تھے۔ پھر جب شہرت ہوئی۔ تو میرے پاس خلقت کا ہجوم آنے لگا۔ اس وقت میں بغداد شریف کے محلہ حلبہ کی عیدگاہ میں بیٹھا کرتا تھا۔ لوگ رات کو مشعلیں اور لالٹینیں لے کر آتے پھر اتنا اجتماع ہونے لگا کہ یہ عیدگاہ بھی لوگوں کے لئے ناکافی ہوگئی۔ اس وجہ سے باہر بڑی عیدگاہ میں منبر رکھا گیا۔ لوگ دور دراز سے کثیر التعداد میں گھوڑوں، خچروں، گدھوں اور اونٹوں پر سوار ہو کر آتے۔ قریباً ستر ہزار کا اجتماع ہوتا تھا۔

(بہجۃ الاسرار صـ۹۲، قلائد الجواہر صـ۱۲،۱۳، سفینۃ الاولیاء صـ۶۲، تحفہ قادریہ صـ۸۳)

حضرت کے صاحبزادہ والاشان سیدنا عبد الوہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے۔ کَانَ یَحْضُرُہُ الْعُلَمَاءُ وَالْفُقَهَاءُ وَالْمَشَائِخُ وَغَیْرُهُمْ: آپ کی مبارک مجلس میں علماء، فقہاء اور مشائخ وغیرہم بکثرتِ تعداد حاضر ہوتے تھے۔ وَیَکْتُبُ مَا یَقُوْلُ فِیْ مَجْلِسِهٖ اَرْبَعُمِائَةِ مِحْبَرَةٍ عَالِمٍ۔ اور آپ کی مجلس میں افاضل علماء جن کی تعداد چار سو تھی۔ قلم اور دوات لے کر حاضر ہوتے تھے۔ (قلائد الجواہر صـ۱۸، بہجۃ الاسرار صـ۹۹، اخبار الاخیار صـ۱۸)

مدرسہ نظامیہ کی وسیع عمارت

عوام کے کثرتِ تعداد میں حاضر ہونے کی وجہ سے مدرسہ کی عمارت کی وسعت ناکافی تھی۔ لوگ باہر فصیل کے نزدیک سرائے کے دروازے کے قریب سڑک پر بیٹھ جاتے۔ روز بروز کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیشِ نظر قرب وجوار کے مکانات شامل کر کے مدرسہ عالیہ کی عمارت کو وسیع کر دیا گیا۔ امراء نے مدرسہ کی وسیع ترین عمارت بنوا دینے میں زرِ کثیر خرچ کیا۔ فقراء اور صوفیاء نے اپنے ہاتھوں سے کام کیا۔

(قلائد الجواہر صـ۵)

آوازِ مبارک

آپ کی مجلس مبارکہ میں باوجودیکہ ہجوم بہت زیادہ ہوتا تھا۔ لیکن آپ کی آواز مبارک جتنی نزدیک والوں کو سنائی دیتی تھی اتنی ہی دور والوں کو سنائی دیتی تھی۔ یعنی دور اور نزدیک والے حضرات یکساں آپ کی آواز مبارک بالکل صاف سُنتے تھے۔ (قلائد الجواہر ص۷، بہجۃ الاسرار ص۹۴)

مجلس میں انبیاء اور اولیاء کی تشریف آوری

شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ العزیز فرماتے ہیں " جمیع اولیاء و انبیاء احیاء باجساد و اموات بارواح و جن و ملائکہ در مجلس او حاضر می شدند و حضرت رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم و آلہ اجمعین نیز از برائے تربیت و تائید تجلی می فرمودند و خضر علیہ السلام اکثر اوقات از حاضران مجلس شریف مے بود و از مشائخ عصر ہر کرا ملاقات می کرد وصیت مے نمود بملازمت مجلس شریف اوی فرمود مَنْ اَرَادَ الْفَلَاحَ فَعَلَیْهِ بِمُلَازَمَتِهٖ هٰذَا الْمَجْلِسَ "۔

یعنی آپ کی مجلس شریف میں کُل اولیاء اللہ انبیاء کرام جسمانی حیات کے ساتھ اور ارواح کے ساتھ اور جن اور ملائک تشریف فرما ہوتے تھے۔ اور حضرت حبیبِ ربّ العالمین صلی اللہ علیہ وسلّم و آلہ اجمعین بھی تربیت و تائید کے لئے جلوہ فرما ہوتے تھے اور حضرت خضر علیہ السلام تو اکثر اوقات مجلس شریف کے حاضرین میں شامل ہوتے تھے اور مشائخ زمانہ میں سے جس سے بھی حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات ہوتی تو اس کو آپ کی مجلس میں حاضر ہونے کی تاکید فرماتے نیز ارشاد فرماتے کہ جس کو بھی فلاح و بہبود کی خواہش ہو اس کو اس مجلس شریف کی ہمیشہ حاضری ضروری ہے۔

(اخبار الاخیار فارسی ص۱۱ سطر ۲۰ تا ۲۴، قلائد الجواہر ص۷، سفینۃ الاولیاء ص۶۲، بہجۃ الاسرار ص۲۴)

لہ وہابیہ نجدیہ کے مشہور مولوی نواب صدیق حسن خاں بھوپالی نے بھی اس حقیقت کا ذکر اپنی کتاب "مقالات الاحسان" میں کیا ہے (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری

حضرت ابو سعید قیلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَغَیْرَہٗ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ صَلَوٰتُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ فِیْ مَجْلِسِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ وَرَاَیْتُ الْمَلٰئِکَۃَ عَلَیْھِمُ السَّلَامَ یَحْضُرُوْنَ طَوَائِفَ بَعْدَ طَوَائِفَ وَرَاَیْتُ رِجَالَ الْغَیْبِ یَتَسَابَقُوْنَ اِلٰی مَجْلِسِہٖ۔ میں نے کئی مرتبہ جناب سرورِ کائنات، مفخرِ موجودات محمد مصطفےٰ علیہ افضل الصلوات والتسلیمات اور دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو آپ کی مجلس مبارک میں رونق افروز ہوتے دیکھا۔ اور فرشتے آپ کی مجلس میں گروہ در گروہ حاضر ہوتے تھے۔ اور اسی طرح رجالِ غیب بھی آپ کی مجلس میں حاضر ہوتے تھے اور حاضری میں ایک دوسرے سے سبقت حاصل کرتے تھے۔

(بہجۃ الاسرار ص ۹۵، قلائد الجواہر ص ۷)

ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں
وُہ تیری وعظ کی محفل ہے یا غوث

مجلس کے ارد گرد بارش

ایک دفعہ حضرت سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعض اہل مجلس سے خطاب فرما رہے تھے کہ اتنے میں بارش ہونے لگی۔ آپ نے آسمان کی طرف نظرِ مبارک اُٹھا کر بارگاہِ رب العالمین میں عرض کی۔ اے اللہ! میں تیرے لئے لوگوں کو جمع کرتا ہوں۔ اور تو ان کو منتشر کرتا ہے۔

آپ کا یہ کہنا ہی تھا کہ مدرسہ پر بارش کا برسنا موقوف ہو گیا اور اس کے ارد گرد بارش برستی رہی۔

(نفحات الانس فارسی ص ۳۶۱، قلائد الجواہر ص ۲۹، بہجۃ الاسرار ص ۷۵، تحفہ قادریہ ص ۸۵)

مجلس کی کیفیت

آپ کی مجلس شریف میں تو نہ ہی کسی کو تھوک آتا تھا، نہ ہی کھنگارتا تھا اور نہ ہی کوئی کسی سے کلام کرتا تھا۔ بسی فرد

کو مجلس میں سے کھڑے ہونے کی جرأت بھی نہ ہوتی تھی۔ آپ کی تقریر دلپذیر سے لوگوں کی وجدانی کیفیت ہوتی تھی۔

محدث ابنِ جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسے عظیم المرتبت محدث پر آپ کی مجلس مبارکہ میں وجد طاری ہو گیا تھا۔ (قلائد الجواہر صہ ۳۸، صہ ۳۱، بہجۃ الاسرار صہ ۹۲)

مجلس میں لوگوں کا تائب ہونا

آپ کے دستِ حق پرست پر کثیر تعداد میں لوگوں نے توبہ کی۔ شیخ عمر الکیمانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ لَمْ تَكُنْ مَجَالِسُ سَيِّدِنَا الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَخْلُوْ مِمَّنْ يُسْلِمُ مِنَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَلَا مِمَّنْ يَتُوْبُ مِنْ قُطَّاعِ الطَّرِيْقِ وَقَاتِلِ النَّفْسِ وَغَيْرِ ذَالِكَ مِنَ الْفَسَادِ وَلَا مِمَّنْ يَرْجِعُ عَنْ مُعْتَقَدٍ سَيِّئٍ۔

یعنی آپ کی مجالس شریفہ میں سے کوئی مجلس ایسی نہیں ہوتی تھی۔ جس میں یہود اور نصاریٰ اسلام قبول نہ کرتے ہوں۔ یا ڈاکو، قزاق، قاتل النفس، مفسد اور بد اعتقاد لوگ آپ کے دستِ حق پرست پر توبہ نہ کرتے ہوں۔

(بہجۃ الاسرار صہ ۹۶، قلائد الجواہر صہ ۱۸، اخبار الاخیار فارسی صہ ۱۹)

پانچ ہزار یہود اور نصاریٰ کا اسلام قبول کرنا

محبوب سبحانی، قطب ربانی، شہباز لامکانی، قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں۔ قَدْ اَسْلَمَ عَلٰى يَدَيَّ اَكْثَرُ مِنْ خَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَتَابَ عَلٰى يَدَيَّ مِنَ الْعَيَّارِيْنَ وَالْمَسَالِحَةِ اَكْثَرُ مِنْ مِائَةِ اَلْفٍ خَلْقٍ كَثِيْرٍ۔ بے شک میرے ہاتھ پر پانچ ہزار سے زائد یہود اور نصاریٰ نے اسلام قبول کیا۔ اور ایک لاکھ سے زیادہ ڈاکوؤں، قزاقوں، فساق، فجار، مفسد اور بدعتی لوگوں نے توبہ کی۔ (قلائد الجواہر صہ ۱۹، اخبار الاخیار فارسی صہ ۱۹)

سیدنا عیسےٰ علیہ السلام کی بشارت سے پادری کا اسلام لانا

ایک دفعہ سنان نامی عیسائی پادری نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس شریف میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ اور اجتماع میں کھڑے ہو کر بیان کیا کہ میں یمن کا رہنے والا ہوں میرے دل میں یہ بات پیدا ہوئی کہ میں اسلام کو قبول کر لوں۔ اور اس پر میرا مصمم ارادہ ہو گیا۔ کہ یمن میں سب سے افضل و اعلیٰ شخصیت کے ہاتھ پر اسلام قبول کروں گا۔

اسی سوچ اور بچار میں تھا کہ مجھے نیند آئی اور میں نے حضرت سیدنا عیسےٰ علےٰ نبینا علیہ السلام کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے مجھے ارشاد فرمایا۔ یا سنانُ اِذْھَبْ اِلیٰ بَغْدَادَ وَاَسْلِمْ عَلےٰ یَدِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ فَاِنَّہٗ خَیْرُ اَھْلِ الْاَرْضِ فِیْ ھٰذَا الْوَقْتِ۔ اے سنان! بغداد شریف جاؤ۔ اور شیخ عبد القادر جیلانی کے دستِ حق پرست پر اسلام قبول کرو۔ کیونکہ وہ اس وقت روئے زمین کے تمام لوگوں سے افضل و اعلیٰ ہیں۔

(قلائد الجواہر ص۱۸، بہجۃ الاسرار ص۹۶، سفینۃ الاولیاء ص۔۔، تحفہ قادریہ ص۱۲)

تُو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا
تو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا

شیخ عمر الکیمانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ کی خدمتِ اقدس میں تیرہ۱۳ شخص اسلام قبول کرنے کے لئے حاضر ہوئے۔ مسلمان ہونے کے بعد انہوں نے بیان کیا۔ کہ ہم لوگ عرب کے عیسائی ہیں۔ ہم نے اسلام قبول کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ اور یہ سوچ رہے تھے کہ کسی مردِ کامل کے دستِ حق پرست پر اسلام قبول کریں۔

اسی اثناء میں ہاتفِ غیب سے آواز آئی کہ بغداد شریف جاؤ۔ اور شیخ عبد القادر جیلانی کے مبارک ہاتھوں پر اسلام قبول کرو۔ فَاِنَّہٗ یُوْضَعُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ مِنَ الْاِیْمَانِ عِنْدَہٗ بِبَرَکَتِہٖ مَالَمْ یُوْضَعْ فِیْھَا عِنْدَ غَیْرِہٖ مِنْ سَائِرِ النَّاسِ فِیْ ھٰذَا الْوَقْتِ۔ پس اس وقت جس قدر ایمان ان کی برکت سے تمہارے دلوں میں جاگزیں

ہو گا۔ اس قدر ایمان اس زمانہ میں کسی دوسری جگہ سے ناممکن ہے۔

(قلائد الجواہر ص۱ : بہجۃ الاسرار ص۹۶)

سیدنا موسے کلیم اللہ علیہ السّلام کا اقرار

حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بغداد شریف میں تخت پر بیٹھا ہوا تھا کہ سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی زیارت سے مشرف ہوا۔ آپ سوار تھے اور آپ کی ایک جانب حضرت موسے علیہ السّلام تھے۔ آپ نے فرمایا۔ یَا مُوسٰے اَفِیْ اُمَّتِكَ رَجُلٌ هٰكَذَا ۔ اے موسے علیہ السّلام! کیا آپ کی اُمت میں بھی اس شان کا کوئی شخص ہے؟ تو حضرت مُوسے علیہ السّلام نے جواب دیا۔ لَا نہیں۔ اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے مجھے خلعت پہنائی۔ (قلائد الجواہر ص۲۲)

تمہیں وصل بے فصل ہے شاہِ دیں سے علیہ الصلوٰۃ والسلام
دیا حق نے یہ مرتبہ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

ساٹھ ڈاکوؤں کا تائب ہونا

حضور شاہِ جیلان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب علم دین حاصل کرنے کی غرض سے میں جیلان سے بغداد شریف کو قافلہ کے ہمراہ روانہ ہوا۔ تو جب ہمدان سے آگے پہنچے تو ساٹھ راہزن قافلے پر ٹوٹ پڑے اور سارا قافلہ لوٹ لیا۔ کسی نے مجھ سے تعرض نہ کیا۔ ایک ڈاکو میرے پاس آکر پوچھنے لگا۔ او لڑکے! تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟

غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ :۔ (جواب دیتے ہوئے) ہاں۔

ڈاکو :۔ کیا ہے؟

غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ :۔ چالیس دینار۔

ڈاکو :۔ کہاں ہیں؟

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ :- گودڑی کے نیچے ؟

ڈاکو آپ کی راست گوئی کو مذاق تصور کرتا ہوا چلا گیا۔ بعد ازیں دوسرا ڈاکو آیا۔ اس نے بھی آپ سے اسی طرح کے سوالات کیے۔ اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی جواب ارشاد فرمائے۔ اور وہ بھی اسی طرح مذاق سمجھتے ہوئے چلتا بنا۔ جب سب ڈاکو اپنے سردار کے پاس جمع ہوئے تو انہوں نے اپنے سردار سے میرے متعلق بتایا اور مجھے وہاں بلا لیا گیا۔ وہ مال کو تقسیم کرنے میں مصروف تھے۔ ڈاکوؤں کا سردار مجھ سے مخاطب ہوا۔

ڈاکوؤں کا سردار :- تمہارے پاس کیا ہے ؟

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ :- چالیس دینار۔

ڈاکوؤں کا سردار :- (ڈاکوؤں کو حکم دیتے ہوئے) اس کی تلاشی لو۔

تلاشی لینے پر جب آپ کی سچائی کا اظہار ہوا تو اس نے تعجب سے سوال کیا۔ کہ تمہیں سچ بولنے پر کس چیز نے آمادہ کیا ؟

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ :- (جواب دیتے ہوئے) والدہ ماجدہ کی نصیحت نے

ڈاکوؤں کا سردار :- وہ نصیحت کیا ہے ؟

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ :- میری والدہ محترمہ نے مجھے ہمیشہ سچ بولنے کی تلقین فرمائی تھی۔ اور میں نے آپ سے وعدہ کیا ہے۔

ڈاکوؤں کا سردار :- (رو کر کہنے لگا) یہ بچہ اپنی ماں سے کئے ہوئے وعدہ سے منحرف نہیں ہوا۔ اور میں نے ساری عمر اپنے رب تعالیٰ سے کئے ہوئے وعدہ کے خلاف گزار دی۔

اسی وقت وہ ان ساٹھ ڈاکوؤں سمیت آپ کے دست حق پرست پر تائب ہوا۔ اور قافلہ کا لوٹا ہوا مال واپس کر دیا۔

کلامِ ولی میں یہ تاثیر دیکھی !
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

(قلائد الجواہر صفحہ ۹، نفحات الانس صفحہ ۳۵۲، نزہۃ الخاطر الفاتر صفحہ ۳۲، سفینۃ الاولیاء صفحہ ۶۲، بہجۃ الاسرار صفحہ ۸۶)

عظمت اور بزرگی کا راز

شیخ محمد قائد الاوانی علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ سے ایک دفعہ کئی باتیں پوچھیں اور اُن میں سے آپ کی بزرگی اور عظمت کے دار و مدار کے متعلق بھی پوچھا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

"سچائی میری شان وشوکت اور عظمت کا دار و مدار ہے۔" میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ حتےٰ کہ مکتب میں پڑھنے کے دوران بھی کبھی کذب بیانی سے کام نہیں لیا۔"

(قلائد الجواہر ص۸)

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ حضور والا آپ کو یہ مقام قطبیت کیسے حاصل ہوا تو ارشاد فرمایا۔ دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْباً۔ یعنی میں علم دین پڑھ کر قطب بن گیا ہوں۔

لقب محی الدین کی وجہ تسمیہ

سرکار سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے آپ کے لقب محی الدین کی وجہ تسمیہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ ۵۱۱ھ میں برہنہ پاؤں بغداد شریف کی طرف آرہا تھا کہ راستہ میں مجھے ایک بیمار شخص جو نحیف البدن متغیر رنگ تھا ملا۔ اُس نے میرا نام لے کر مجھے سلام کیا اور قریب آنے کو کہا۔ جب میں اُس کے قریب پہنچا تو اُس نے مجھے سہارا دینے کے لئے کہا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کا جسم صحت مند ہونے لگا۔ اور رنگ وصورت میں ترو تازگی نظر آنے لگی۔ میں دیکھ کر ڈرا۔ اُس نے مجھ سے پوچھا۔ کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ میں نے لاعلمی کا اظہار کیا تو کہنے لگا۔ اَنَا الدِّیْنُ میں دین اسلام ہوں۔ کُنْتُ تَدَمَّتُ وَدَثَرْتُ فَاَحْیَانِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِكَ بَعْدَ مَوْتِیْ میں قریب المرگ ہوگیا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری بدولت از سرِ نو زندہ کیا۔ پھر میں اس کو چھوڑ کر جامع مسجد میں آیا۔ یہاں پر ایک شخص نے مجھ سے ملاقات کی اور میرے جوتے کو پکڑ لیا۔ اور مجھے

یَا سَیِّدِیْ مُحْیِ الدِّیْنِ کہہ کر پکارا۔ پھر جب میں نماز پڑھنے لگا تو چاروں طرف سے لوگ آکر یُقَبِّلُوْنَ یَدِیْ میرے ہاتھ کو چومنے لگے۔ اور یا مُحْیِ الدِّیْنِ کہہ کر پکارنے لگے۔ اس سے پہلے مجھے کبھی کسی نے اس لقب سے نہ پکارا تھا۔

(قلائد الجواہر ص۵، نفحات الانس ص۲۶، بہجۃ الاسرار ص۵، ۵۵۔ خزینۃ الاصفیا جلد ۱ ص۹۴، نزہۃ الخاطر الفاتر ص۱۵۔ سفینۃ الاولیاء ص۶۱)

اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحْیِ الدِّیْنِ اِسْمِیْ
وَ اَعْلَامِیْ عَلٰی رَأْسِ الْجِبَالِ

تو حسینی حسنی کیوں نہ محی الدین ہو
اے خضر مجمع بحرین ہے چشمہ تیرا

مجاہدات اور ریاضات

شیخ ابوبکر تمیمی علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں کہ حضور پُرنور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ جب بغداد شریف میں قحط سالی ہوئی تو مجھے سخت تنگدستی ہوئی۔ کئی روز تک میں نے کھانا نہ کھایا۔ بلکہ اس اثناء میں پھینکی ہوئی جو چیز مل جاتی اس کو کھا لیتا۔

ایک روز بھوک نے خوب ستایا۔ اس لئے دجلہ کی طرف چلا گیا کہ شاید کوئی سبزی ترکاری، گھاس وغیرہ کے پتے مل جائیں ان کو کھا کر گزارا کروں۔ جب اس طرف گیا تو جدھر دیکھتا ہوں وہاں مجھ سے پہلے آدمی موجود ہوتے اور ان سے مزاحمت اور پیش قدمی کرنے کو میں اچھا نہ جانتا تھا۔ شہر میں لوٹ آیا۔ اور یہاں بھی مجھے کوئی چیز نہ ملی۔ آخر کار بھوک سے تنگ آکر بغداد شریف کی مشہور منڈی سوق الریحانیین کی مسجد کے ایک گوشہ میں جا بیٹھا۔ (قلائد الجواہر ص۹)

شیخ ابوالسعود الحریمی علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ میں نے ریاضت اور مجاہدہ کا کوئی ایسا طریقہ نہیں چھوڑا جس کو اپنے نفس کے لئے نہ اپنایا ہو۔ اور اس پر قائم نہ رہا ہوں۔

مدت مدید تک میں شہر کے ویران اور بے آباد مقامات میں زندگی بسر کرتا رہا۔
نفس کو طرح طرح کی ریاضت اور مشقت میں ڈالا پچیس برس تک عراق کے بیابان جنگلوں میں تنہا پھرتا رہا چنانچہ ایک سال تک میں ساگ گھاس وغیرہ اور پھینکی ہوئی چیزوں سے گزارا کرتا رہا۔ اور پانی مطلقاً نہ پیا۔ پھر ایک سال تک پانی بھی پیتا رہا۔ پھر تیسرے سال میں صرف پانی پر ہی گزارا تھا۔ کھاتا کچھ بھی نہ تھا۔ پھر ایک سال تک نہ ہی کچھ کھایا نہ ہی پیا اور نہ ہی سویا۔
(طبقات الکبریٰ جلد ۱ ص ۱۲۹، جامع کرامات الاولیا جلد ۲ ص ۲۰۲، قلائد الجواہر ص ۱۰)

چالیس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھنا

ابوالفتح ہروی علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں کہ میں سرکار غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ اقدس میں چالیس سال تک رہا اور اس مدت میں میں نے آپ کو ہمیشہ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔
(بہجۃ الاسرار ص ۵۹، قلائد الجواہر ص ۷۶، اخبار الاخیار ص ۱۷، جامع کرامات الاولیا جلد ۲ ص ۲۰۱، ۲۰۲، نفحات الانس ص ، طبقات الکبریٰ جلد ۱ ص ۱۲۸، محفل نامہ گیارہویں شریف ص ۳۰)

ایک رات میں قرآن پاک ختم فرمانا

حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پندرہ سال رات بھر میں ایک قرآنِ پاک ختم کرتے رہے۔
(اخبار الاخیار فارسی ص ۱۰ للشیخ عبدالحق الدہلوی جامع کرامات الاولیا جلد ۲ ص ۲۰۲، تحفہ قادریہ ص ۳۰، خزینۃ الاصفیا جلد ۱ ص ۹۸)

شیخ ابوعبداللہ نجار سے مروی ہے کہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے بڑی بڑی سختیاں اور مشقتیں برداشت کیں اگر وہ کسی پہاڑ پر گزرتیں تو وہ پہاڑ بھی پھٹ جاتا۔ (قلائد الجواہر ص ۱۰، طبقات الکبریٰ جلد ۱ ص ۱۲۶)
شیخ علی دمشقی علیہ الرحمہ ایک شخص سے بیان کرتے ہیں کہ اگر تم حضرت شیخ

عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھتے تو گویا ایسے شخص کی زیارت کرتے جس نے اپنے رب کریم کی رضا کی خاطر اس کے راہ میں اپنی ساری قوت کو مٹا دیا۔ اور اہل طریقت کو قوی اور مضبوط کر دیا۔ (قلائد الجواہر ص۲۰)

آپ ہر روز ایک ہزار رکعت نفل ادا فرماتے تھے۔ (تفریح الخاطر ص۳۶)

قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ۔

حافظ ابو العز عبد المغیث بن حرب البغدادی علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس مبارک مجلس میں حاضر تھے۔ جس میں آپ نے قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ فرمایا۔ تھا۔ یہ مجلس محلہ حلبہ میں جہاں آپ کا مہمان خانہ تھا منعقد تھی۔ اس مقدس مجلس میں جلیل المرتبت پچاس ۵۰ مشائخ عظام موجود تھے۔ عراق کے عموماً تمام مشائخ کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

شیخ علی بن الهیتی۔ شیخ بقاء بن بطو۔ شیخ ابو سعید القیلوی۔ شیخ موسیٰ بن ماہین۔ شیخ ابو النجیب السہروردی۔ شیخ ابو الکرم۔ شیخ ابو عمرو عثمان القرشی۔ شیخ مکارم الاکبر۔ شیخ مطر۔ شیخ جاگیر۔ شیخ خلیفہ بن موسیٰ الاکبر۔ شیخ صدقہ بن محمد البغدادی۔ شیخ یحییٰ المرتعش۔ شیخ ضیاء ابراهیم الجونی۔ شیخ ابو عبد اللہ محمد القزوینی۔ شیخ ابو عمرو عثمان البطائحی۔ شیخ قضیب البان۔ شیخ ابو العباس احمد الیمانی۔ شیخ ابو العباس احمد القزوینی۔ ان کے شاگرد شیخ داؤد (جو مکہ معظمہ میں پنجگانہ نماز ادا فرماتے تھے) شیخ ابو عبد اللہ محمد

ا؎ بعض نے ماھان لکھا ہے۔ (فقیر قادری غفرلہٗ)

الخاص۔ شیخ ابوعمر و عثمان العراقی الشوکی[1]۔ شیخ سلطان المزین۔ شیخ ابوبکر الشیبانی۔ شیخ ابو العباس احمد بن الاستاذ۔ شیخ ابومحمد الکوسج شیخ مبارک الحمیری۔ شیخ ابوالبرکات۔ شیخ عبدالقادر البغدادی۔ شیخ ابوالسعود العطار۔ شیخ ابوعبداللہ الاوانی۔ شیخ ابوالقاسم البزاز۔ شیخ الشہاب عمر السہروردی۔ شیخ ابوالبقاء البقال۔ شیخ ابوحفص الغزالی۔ شیخ ابومحمد الفارسی۔ شیخ ابومحمد الیعقوبی۔ شیخ ابوحفص الکیمانی۔ شیخ ابوبکر المزین۔ شیخ جمیل صاحب الخطوہ والزعقہ۔ شیخ ابوعمرو الصیرلفینی۔ شیخ ابوالحسن الجوستی۔ شیخ ابومحمد الحریمی۔ شیخ القاضی ابویعلیٰ الفراء۔ اور ان کے علاوہ دیگر مشائخ موجود تھے۔ اور آپ ان سب حضرات کے سامنے وعظ فرما رہے تھے۔

کہ اسی وقت آپ نے قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ۔ یعنی میرا یہ قدم ہر ایک ولی اللہ کی گردن پر ہے فرمایا۔ یہ سن کر حضرت شیخ علی بن الہیتی علیہ الرحمۃ اُٹھے اور منبر شریف کے پاس جا کر آپ کا قدم مبارک اپنی گردن پر رکھ لیا۔ بعد ازیں تمام حاضرین نے آگے بڑھ کر اپنی گردنیں جھکا دیں۔

(بہجۃ الاسرار صفحہ ۸، قلائد الجواہر صفحہ ۲۳، نزہۃ الخاطر الفاتر صفحہ ۳۵، سفینۃ الاولیا صفحہ ۶۲، نفحات الانس فارسی صفحہ ۳۵۱)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا — اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سر بھلا کوئی کیا جانے کہ ہے کیسا تیرا — اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

---

[1] یہ رجالِ غیب میں سے تھے۔

خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ

جب شہنشاہ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ ارشاد فرمایا اُس وقت خواجہ خواجگان سُلطان الہند خواجہ معین الملت والدین چشتی اجمیری رضی اللہ تعالےٰ عنہ خراسان کی پہاڑیوں اور غاروں میں مجاہدوں اور ریاضتوں میں مشغول تھے۔ آپ نے غوث پاک رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا یہ اعلان سنتے ہی وَضَعَ رَأْسَهٗ عَلَی الْاَرْضِ وَقَالَ بَلْ عَلٰی رَأْسِیْ اپنا سر مبارک زمین پر رکھ دیا اور زبانِ حال سے عرض کیا حضور والا گردن پہ کیا بلکہ میرے سر پر آپ کا مُبارک قدم ہے۔

(تفریح الخاطر صد ۲، شمائم امدادیہ صد ۲۳۔ لطائف الغرائب للشیخ امیر محمد الحسینی)

بحر بر شہر و قری اسہل و حزن وشت و چمن
کون سے چک پہ پہنچا نہیں دعوے تیرا

شیخ عدی بن مسافر علیہ الرحمۃ

شیخ ابو محمد یوسف العاقولی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضرت شیخ عدی بن سافر علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو شیخ عدی علیہ الرحمۃ نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کہاں کے رہنے والے ہیں تو میں نے عرض کیا کہ بغداد شریف کا رہنے والا ہوں۔ اور سرکار غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مریدین میں سے ہوں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ خوب خوب۔

؎ طالب غوث الاعظم والے شالا رہن نہ کدی ماندی ہو
جنہدے اندر عشق دی رتی رہن سدا کر لاندے ہو

ذَالِكَ قُطْبُ الْاَرْضِ الَّذِیْ وَضَعَتْ ثَلٰثُمِائَةِ وَلِیِّ اللّٰهِ وَسَبْعُمِائَةِ غَیْبِیِّ مَابَیْنَ جَالِسٍ فِی الْاَرْضِ وَمَآرٍّ فِی الْهَوَآءِ اَعْنَاقَهُمْ لَهٗ فِیْ وَقْتٍ وَاحِدٍ حِیْنَ قَالَ قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ فَعَظُمَ ذَالِكَ عِنْدِیْ یعنی وہ تو قطب وقت

ہیں۔ جبکہ اُنہوں نے قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ فرمایا تو اس وقت تین سو اولیاء اللہ اور سات سو رجالِ غیب نے جن میں سے بعض زمین پر بیٹھنے والے اور بعض ہوا میں اُڑنے والے تھے۔ اُنہوں نے اپنی گردنیں جھکا دیں۔ پس یہ میرے نزدیک ان کی عظمت و بزرگی کے لئے کافی دلیل ہے۔

(بہجۃ الاسرار ص۹ ، قلائد الجواہر ص۲۴)

شیخ احمد رفاعی علیہ الرحمۃ

شیخ ابو محمد یوسف العاقولی علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں کہ ایک عرصہ بعد میں حضرت شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ الباری کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ اور شیخ عدی علیہ الرحمۃ کا مندرجہ بالا مقولہ جو اُنہوں نے شہنشاہِ بغداد رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے متعلق فرمایا تھا۔ بیان کیا۔ تو آپ نے فوراً فرمایا صَدَقَ الشَّیْخُ عَدِیٌّ کہ شیخ عدی علیہ الرحمۃ نے بالکل سچ فرمایا ہے۔ (بہجۃ الاسرار ص۹ ، قلائد الجواہر ص۲۴)

جب سرکار غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ فرمایا تو شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ الباری نے اپنی گردن کو جھکا کر عرض کیا عَلٰی رَقَبَتِیْ میری گردن پر بھی۔ موجودہ حاضرین نے عرض کیا۔ حضور والا! آپ یہ کیا فرما رہے ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت بغداد شریف میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی نے قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ کا اعلان فرمایا ہے اور میں نے گردن جھکا کر تعمیلِ ارشاد کی ہے۔ (قلائد الجواہر ص۲۵)

سروں پر جسے لیتے ہیں تاج والے
تمہارا قدم ہے وہ یا غوثِ اعظم

لہ: یہ حاشیہ صفحہ نمبر ۹۱ پر دیکھیں۔
فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ

شیخ ابو مدین مغربی علیہ الرحمۃ

ایک دن شیخ ابو مدین مغربی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے مغرب کے شہر میں اپنی گردن کو نیچے کرتے ہوئے کہا۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُشْھِدُکَ وَاُشْھِدُ مَلَائِکَتَکَ اِنِّیْ سَمِعْتُ وَاَطَعْتُ۔ اے اللہ میں تجھ کو اور تیرے فرشتوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے تیرا حکم سنا اور اطاعت کی۔

آپ کے مریدین نے آپ سے ان الفاظ کے کہنے کا سبب پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آج بغداد شریف میں فرمایا ہے قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ۔ اس کے کچھ عرصہ بعد حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مریدین بغداد شریف سے واپس آئے تو حضرت ابو مدین مغربی علیہ الرحمۃ کے مریدین نے وہ دن اور وہ وقت بتایا جب حضرت ابو مدین علیہ الرحمۃ نے اپنی گردن کو نیچے کیا تھا۔ تو غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مریدین نے تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ اسی روز اسی وقت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بغداد شریف میں قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ۔ کا اعلان فرمایا تھا۔

(نفحات الانس فارسی صـ ۴۶۶، قلائد الجواہر صـ ۲۵، بہجۃ الاسرار صـ ۱۶، فتاویٰ حدیثیہ صـ ۲۷، خزینۃ الاصفیار صـ ۱۰۸)

گردنیں جھک گئیں سر بچھ گئے دل لوٹ گئے
کشفِ ساق آج کہاں یہ تو قدم تھا تیرا

ف۔ شیخ احمد رفاعی علیہ الرحمۃ نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے روضہ اطہر پر حاضر ہو کر اشعار میں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کو بوسہ دینے کی خواہش کا اظہار عرض کیا تو عرض کرنے پر فَظَھَرَتْ لَہٗ یَدُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ فَقَبَّلَھَا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ مبارک نکالا اور اُنہوں نے بوسہ دینے کا شرف حاصل کیا۔ (نزہۃ المجالس جلد ۱ صـ ۱۵۹، الحاوی للفتاوی للسیوطی۔ جامع کرامات الاولیاء جلد ۱ صـ ۱۹۲، فضائل حج صـ ۲۵۰-۲۵۲، قلائد الجواہر صـ ۵۴، حاشیہ تفریح الخاطر صـ ۲۵)

خواجہ بہاؤ الدین نقشبند علیہ الرحمۃ سے حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ

كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا گردن تو درکنار آپ کا قدم مبارک عَلٰی عَیْنِیْ اَوْ عَلٰی بَصِیْرَتِیْ میری آنکھوں پر ہے۔

(تفریح الخاطر صٓ)

شیخ ماجد الکردی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قَدَمِیْ هٰذِهٖ

عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ ارشاد فرمایا تھا۔ لَمْ یَبْقَ لِلّٰهِ وَلِیٌّ فِی الْاَرْضِ فِیْ ذَالِكَ الْوَقْتِ اِلَّا حَنٰی عُنُقَهٗ تَوَاضُعًا لَهٗ وَاِعْتِرَافًا بِمَكَانَتِهٖ وَلَمْ یَبْقَ نَادٍ مِّنْ اَنْدِیَةِ صَالِحِی الْجِنِّ فِیْ ذَالِكَ الْوَقْتِ اِلَّا وَفِیْهِ ذِكْرُ ذَالِكَ وَقَصَدَتْهُ وُفُوْدُ صَالِحِی الْجِنِّ مِنْ جَمِیْعِ الْاٰفَاقِ مُسَلِّمِیْنَ عَلَیْهِ وَتَائِبِیْنَ عَلٰی یَدَیْهِ

تو اس وقت کوئی ولی اللہ زمین پر باقی نہ رہا کہ جس نے تواضع اور آپ کے علو مرتبہ کا اعتراف کرتے ہوئے گردن نہ جھکائی ہو۔ اور نہ ہی اس وقت صالح جنات میں سے کوئی ایسی مجلس تھی کہ جس میں اس امر کا ذکر نہ ہوا ہو۔ تمام دُنیا، عالم کے صالح جنات کے وفد آپ کے دروازہ پر حاضر تھے۔ ان سب نے آپ کو سلام علیک کا ہدیہ پیش کیا۔ اور سب کے سب آپ کے دست مبارک پر تائب ہو کر واپس پلٹے۔ (قلائد الجواہر صٓ۲۴، بہجۃ الاسرار صٓ۹)

پیرِ پیراں میرِ میراں یا شہ جیلاں توئی ‏ ‏ اُنس جانِ قدسیاں وغوثِ انس وجاں توئی

سر توئی سرور توئی سردار و ساماں توئی ‏ ‏ جاں توئی جاناں توئی جانِ اقرارِ جاں توئی

حاضرین مجلس اولیاء اللہ کا ہدیۂ عقیدت

حضرت پیر پیراں شاہ جیلان رضی اللہ تعالٰے عنہ نے جب قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ کا اعلان فرمایا تو اُس وقت ایک بہت بڑی جماعت ہوا میں اُڑتی ہوئی نظر آئی۔ وہ جماعت آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے آئی۔ اور حضرت سیدنا حضرت خضر علیہ السلام نے ان کو آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے کا حکم فرمایا تھا۔ جب آپ نے اعلان فرمایا تو تمام اولیاء الرحمٰن نے آپ کو مبارکباد دی۔ اور اس طرح ہدیۂ تبریک پیش کیا۔

یَا مَلِکَ الزَّمَانِ وَیَا اِمَامَ الْمَکَانِ وَیَا قَائِمًا بِاَمْرِ الرَّحْمٰنِ وَیَا وَارِثَ کِتَابِ اللّٰہِ وَنَائِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیَا مَنِ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ مَائِدَتُہٗ یَا مَنْ اَھْلُ وَقْتِہٖ کُلُّھُمْ عَائِلَتُہٗ یَا مَنْ یَنْزِلُ الْقَطْرُ بِدَعْوَتِہٖ وَیَدُرُّ الضَّرْعُ بِبَرَکَتِہٖ وَلَا یَحْضُرُوْنَ عِنْدَہٗ اِلَّا مُنْکَسَۃَ رُؤُسِھِمْ وَلَقِفَتُ الْغَیْبِیَّۃَ بَیْنَ یَدَیْہِ اَرْبَعِیْنَ صَفًّا کُلُّ صَفٍّ سَبْعُوْنَ رَجُلًا وَکُتِبَ فِیْ کَفِّہٖ اَنَّہٗ اَخَذَ مِنَ اللّٰہِ مَوْثِقًا اَنْ لَا یَمْکُرَ بِہٖ وَکَانَتِ الْمَلَائِکَۃُ تَمْشِیْ حَوَالَیْہِ وَعُمْرُہٗ عَشْرُ سِنِیْنَ وَتُبَشِّرُہٗ بِالْوِلَایَۃِ۔

اے بادشاہ وامامِ وقت، اے قائم بامر الٰہی، اے وارثِ کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اے وہ عالی مرتبت زمین وآسمان جس کا دسترخوان ہے اور تمام اہلِ زمانہ جس کے اہل وعیال ہیں۔ اے وہ ذی وقار جس کی دعا سے بارش برستی ہے جس کی برکت سے جانوروں کے تھنوں میں دودھ اُترتا ہے جس کے روبرو اولیاء کرام سر جھکائے ہوئے ہیں۔ جس کے پاس رجال غیب کی چالیس صفیں نیاز مندانہ طریق سے کھڑی ہوتی ہیں ان کی ہر صف میں ستر ستر مرد ہیں اے وہ عالیمقام جس کے ہاتھ ہتھیلی پر یہ لکھا ہوا ہے کہ اللہ تعالٰے اُس کے ساتھ کئے ہوئے وعدہ کو پورا کرے گا اور جس کی دس سالہ عمر شریف ہی میں فرشتے اس کے ارد گرد پھرتے تھے اور اسکی ولایت کی خبر دیتے تھے۔ (بہجۃ الاسرار ص ۴۸)

نساخ جہاں آئیں بہر گدائی وہ ہے تیری دولت سرا غوث اعظم رضی اللہ عنہ

ملائکہ کا تصدیق فرمانا

شیخ بقا بن بطو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہا قَالَ الشَّیْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ قَالَتِ الْمَلَائِکَۃُ صَدَقْتَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ۔ جب حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ فرمایا تو اس وقت ملائکہ نے زبانِ حال سے کہا۔ اے اللہ کے بندے! آپ نے سچ فرمایا ہے۔

(بہجۃ الاسرار ص۹)

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق

شیخ خلیفۃ الاکبر علیہ الرحمۃ نے سرورِ کائنات مفخرِ موجودات باعثِ تخلیقِ کائنات علیہ افضل الصلوٰت اکمل التحیات و التسلیمات کو خواب میں دیکھا۔ اور عرض کیا کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ کا اعلان فرمایا ہے۔ تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا صَدَقَ الشَّیْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ فَکَیْفَ لَا وَھُوَ الْقُطْبُ وَاَنَا اَرْعَاہُ۔ شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سچ کہا ہے۔ اور وہ یہ کیوں نہ کہتے جبکہ وہ قطبِ زمانہ اور میری زیرِ نگرانی ہیں۔

(بہجۃ الاسرار ص۱، قلائد الجواہر ص۲۵)

اعلیٰحضرت مجدد مائۃ حاضرہ مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ القوی کے بھائی استاذِ زمن مولانا حسن میاں علیہ الرحمۃ نے کہا ہے۔

تمہیں وصل بے فصل ہے شاہِ دیں سے
دیا حق نے یہ مرتبہ غوثِ اعظم!

ے یہ ابدال کے درجہ پر فائز تھے۔

اسی لئے حضرت نے اپنے قصیدہ مبارکہ میں تحدیث نعمت کے طور پر فرمایا ہے

مَقَامُکُمُ الْعُلٰی جَمْعًا وَّلٰکِنْ
مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَا زَالَ عَالِیْ!
وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا
فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالِیْ!!
وَکُلُّ وَلِیٍّ لَّهٗ قَدَمٌ وَّاِنِّیْ!
عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ[1]

تمہیں وصل بے فصل ہے شاہ دیں صلی اللہ علیہ وسلم سے
دیا حق نے یہ مرتبہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ!

ارشاد کی تعمیل کرنے والوں کے درجات میں برکت

قدوۃ العارفین شیخ حیات بن قیس الحرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۳ رمضان المبارک ۵۹۹ھ میں جامع مسجد میں ارشاد فرمایا کہ جب حضور پُرنور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ کا ارشاد فرمایا زَادَ اللّٰهُ تَعَالٰی جَمِیْعَ الْاَوْلِیَآءِ نُوْرًا فِیْ قُلُوْبِهِمْ وَبَرَکَةً فِیْ عُلُوْمِهِمْ وَعُلُوًّا فِیْ اَحْوَالِهِمْ بِبَرَکَةِ وَضْعِهِمْ رُؤُسَهُمْ۔ تو اللہ تعالیٰ نے تمام اولیاء اللہ کے دلوں کو آپ کے ارشاد کی تعمیل پر گردنیں جھکانے کی برکت سے منور فرما دیا۔ ان کے علوم اور حال و احوال میں اسی برکت سے زیادتی اور ترقی عطا فرمائی۔ (قلائد الجواہر صفحہ ۲)

---

[1] تم سب کا مقام بلند ہے۔ مگر میرا مقام ازل سے ابد تک تم سے بہت بلند ہے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام قطبوں کا مختار بنایا ہے۔ اس لئے میرا حکم ہر حال میں جاری و ساری ہے ہر ولی کسی نہ کسی کے قدم پر ہے اور میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پر ہوں۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

تعمیلِ ارشاد میں کوتاہی کرنے والوں کا حال

کثیر التعداد بزرگوں مثلاً شیخ عدی بن مسافر۔ شیخ ابوسعید قیلوی۔ شیخ علی بن ہیتی۔ شیخ احمد بن رفاعی۔ شیخ ابوالقاسم البصری۔ شیخ حیات الحرانی وغیرہم علیہم الرضوان نے اس حقیقت کی شہادت دی ہے۔ کہ آپ قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللہِ۔ کہنے پر مامور تھے۔ وَاَنَّہٗ اُذِنَ لَہٗ فِیْ عَزْلِ مَنْ اَنْکَرَھَا عَلَیْہِ مِنَ الْاَوْلِیَاءِ نیز آپ کو اس شخص کو ولایت سے معزول کرنے کا اختیار دیا گیا ہے جو آپ کے اس ارشاد کا انکار کرے۔

(قلائد الجواہر صہ۲۵ سطر ۲۰ تا ۲۲)

شیخ لولو الارمنی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں رَاَیْتُ الْاَوْلِیَاءَ فِی الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَاضِعِیْنَ رُؤُسَھُمْ تَوَاضُعًا اِلَّا رَجُلًا بِاَرْضِ الْعَجَمِ فَاِنَّہٗ لَمْ یَفْعَلْ فَتَوَارٰی عَنْہُ حَالُہٗ۔ میں نے (آپ کے ارشاد پر) مشرق اور مغرب میں اولیاء اللہ کو اپنی گردنیں جھکاتے ہوئے دیکھا اور میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اُس نے اپنی گردن نہ جھکائی۔ تو اس کا حال دگرگوں ہو گیا۔

(قلائد الجواہر صہ۲۵ سطر ۲۲ تا ۲۳)

آنکہ پایش بر رقاب اولیائے عالم است
وانکہ ایں فرمود وحق باللہ آں توئی !

مجلس میں رجالِ غیب کا حاضر ہونا

حافظ ابوزرعہ طاہر بن محمد طاہر المقدسی الداری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس وعظ میں حاضر تھا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میرا کلام رجالِ غیب سے ہوتا ہے جو کوہ قاف سے میری مجلس میں شرکت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

بعد میں آپ کے لخت جگر فرزند ارجمند صاحبزادہ شیخ عبدالرزاق علیہ الرحمۃ سے اس وقت کا حال دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضور کے اس فرمان

کے وقت جب میں نے اُوپر نظر اُٹھا کر دیکھا تو ہوا میں رجالِ غیب کی صفوں کی صفیں نظر آئیں اور ان سے تمام اُفق بھرپور تھا۔ اور یہ لوگ اپنے سروں کو جھکائے ہوئے حضرت غوثِ پاک کا کلام مبارک سُن رہے تھے۔ (قلائد الجواہر ص۵۸)

ابوالغنائم الحسینی علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ میں ایک دن مغرب اور عشاء کے درمیان آپ کے مدرسہ کی چھت پر بیٹھا تھا اور میرے قریب ہی حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبلہ کی طرف رُخ کر کے جلوہ فرما تھے۔

اُس وقت میں نے ہوا میں ایک شخص کو اُڑتا ہوا دیکھا۔ اُس کا لباس سفید تھا۔ سر پر نہایت ہی عمدہ عمامہ بندھا ہوا تھا۔ وُہ جب آپ کے سامنے آیا تو اُتر کر مؤدب آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ اور آپ کی خدمتِ اقدس میں سلام عرض کر کے چلا گیا۔ فَقُمْتُ وَقَبَّلْتُ يَدَيِ الشَّيْخِ تو میں نے کھڑے ہو کر حضرت کے مبارک ہاتھ کو بوسہ دیا۔ اور عرض کی غریب نواز! یہ کون شخص تھا؟ تو آپ نے فرمایا یہ رجال الغیب سے تھا۔ جو کہ ہمیشہ پھرتے رہتے ہیں۔ (قلائد الجواہر ص۶۸)

ٹھہر جاؤ! محمدی کا کلام سنو!

ایک دن حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر جلوہ افروز ہو کر علوم و معارف بیان فرما رہے تھے۔ اثنائے وعظ آپ اُٹھ کر چند قدم ہوا میں چلے۔ اور زبان مبارک سے فرمایا۔ یَا اِسْرَائِیْلِیُّ قِفْ فَاسْمَعْ کَلَامَ الْمُحَمَّدِیِّ۔ اے اسرائیلی ٹھہر جاؤ اور محمدی کا کلام سنو۔ آپ سے دریافت کیا گیا کہ کیا واقعہ تھا؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت خضر علیہ السلام یہاں سے گزر رہے تھے تو میں اُن کو اپنا کلام سنانے کے لئے ٹھہرانے گیا تھا۔ تو آپ ٹھہر گئے۔

(قلائد الجواہر ص۱۳، مکتوبات شریف مجدد الف ثانی مکتوب جلد ۲ ص۹۵، بہجۃ الاسرار ص۲۰، اخبار الاخیار فارسی ص۱۹)

جیسے خلق کہتی ہے پیارا احمد کا
اسی کا ہے تو لاڈلا غوثِ اعظم

جنات پر حکومت

ابو نظر بن عمر البغدادی رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ اُنہوں نے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے بذریعہ عمل جنات کو بلایا تو اُنہوں نے حاضری میں اپنے معمول سے زیادہ دیر لگائی۔ جب جنات حاضر ہوئے تو اُنہوں نے مجھ سے کہا کہ جس وقت ہم غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوں تو اس وقت ہم کو نہ بلایا کریں۔ میں نے ان سے دریافت کیا کیا تم بھی ان کی مجلس میں حاضر ہوتے ہو؟ تو اُنہوں نے جواب دیا اِنَّ اِزْدِحَامَنَا بِمَجْلِسِہٖ اَشَدُّ مِنْ اِزْدِحَامِ الْاِنْسِ وَاِنَّ طَوَائِفَ مِنَّا کَثِیْرَۃٌ اَسْلَمَتْ وَتَابَتْ عَلٰی یَدَیْہِ حضرت کی مجلس میں انسانوں کی نسبت ہم لوگ بکثرت حاضر ہوتے ہیں۔ اور جنات کی کثیر تعداد نے آپ کے دستِ حق پر توبہ کی ہے اور اسلام قبول کیا ہے؟ (قلائد الجواہر ص ۳۹)

صحابی جن

علامہ شہاب الدین احمد بن عماد الشافعی علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف لطیف نظم الدرر فی ہجرت خیر البشر میں جس مقام پر اُنہوں نے سرورِ دوجہاں، مالکِ کون ومکاں، احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا کی زبانِ مبارک سے قرآن مجید برہان رشید کی تلاوت سُن کر جنات کے اسلام قبول کرنے کا ذکر فرمایا ہے وہاں ہی تحریر فرماتے ہیں۔ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر اسلام قبول کرنے والے جنات میں سے ایک جن کے ساتھ محبوب سبحانی، قطب ربانی، غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی مُلاقات ہوئی ہے۔ (قلائد الجواہر ص ۴۱)

لہ غوث الثقلین کا معنے ابھی انسانوں اور جنوں کا فریاد رس ہے۔ کیونکہ ثقلین جنوں اور انسانوں کے گروہ کو کہتے ہیں۔ چنانچہ نواب صدیق حسن خاں اس امر کی تصدیق کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ حضرت شیخ رضی اللہ عنہ بحکم قطبیت عظمیٰ ظواہر و بواطن انس و جن پر جاری و ساری تھا۔ (مقالات الاحسان ص ۱۱۱)

جنات سے لڑکی دلانا

ابو سعید عبداللہ بن احمد بن علی البغدادی بیان کرتے ہیں کہ ۵۳۷ھ کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ میری دُختر مسماۃ فاطمہ مکان کی چھت پر تھی کہ اُسے کوئی جن اُٹھا کر لے گیا۔ ابھی لڑکی غیر شادی شدہ تھی۔ اور اُس کی عمر سولہ سال تھی میں نے پریشانی کے عالم میں حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہو کر سارا واقعہ عرض کیا۔ تو آپ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ تم بغداد شریف کے محلہ کرخ کی ویران جگہ میں پانچویں ٹیلہ کے قریب جا کر بیٹھ جاؤ۔ اور اپنے اردگرد زمین پر دائرہ کھینچ لینا۔ دائرہ کھینچتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ عَلٰى نِيَّةِ عَبْدِ الْقَادِرِ پڑھنا۔ جب آدھی رات گزرے گی تو تمہارے پاس سے مختلف صورتوں میں جنات گزریں گے۔ تم ان سے بالکل نہ ڈرنا۔ پھر صبح کو ایک عظیم لشکر کے ساتھ تمہارے پاس سے جنات کے بادشاہ کا گزر ہوگا۔ وہ تم سے تمہاری ضرورت دریافت کرے گا تو تم اس سے صرف یہ کہنا کہ مجھے عبد القادر نے بھیجا ہے۔ بعد ازیں اپنی بیٹی کا واقعہ بیان کرنا۔

ابو سعید عبداللہ بن احمد بیان کرتے ہیں کہ حسب الارشاد میں نے محلہ کرخ کے ویران خانہ میں ٹیلے پر پہنچ کر دائرہ بنا لیا۔ وہاں سے متعدد جنات کے ہیبتناک شکل و صورت میں گروہ گزرتے رہے۔ مگر میرے اور میرے دائرہ کے قریب کسی کو آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ آخر کار صبح کو ایک لشکر کے ساتھ ان کے بادشاہ کا گزر ہوا۔ بادشاہ گھوڑے پر سوار تھا۔ میرے دائرہ کے پاس آکر رُک گیا۔ اور مُجھ سے پوچھنے لگا۔ تمہیں کیا معاملہ درپیش ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ اُس نے جب آپ کا نام نامی اسم گرامی سُنا تو فوراً گھوڑے سے نیچے اُترا اور نیچے بیٹھ گیا۔ اُس کی متابعت کرتے ہوئے اس کا لشکر بھی بیٹھ گیا۔ پھر اُس نے مجھے کہا کہ حضرت نے تمہیں کس لئے بھیجا ہے۔ تو میں نے قصہ بیان کیا۔ تو اُس نے اپنے تمام لشکر سے پوچھا کہ اس کی دُختر کو کون اُٹھا کر لے گیا ہے؟ مگر سب نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ بعد ازیں

ایک سرکش جن حاضر کیا گیا۔ جس کے پاس لڑکی تھی۔ جنات نے بتایا کہ یہ جن چین کے جنات میں سے ہے۔ بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ تجھے کیا ہوا تھا کہ اسے قطبِ وقت کے شہر سے اٹھا لائے؟ جن نے جواب دیا کہ یہ مجھے اچھی لگی تھی۔ تو اس نے حکم دیا۔ کہ اسی وقت اس کا سر قلم کر دیا جائے۔ چنانچہ اس کی گردن اڑا دی گئی اور لڑکی میرے حوالے کر دی گئی۔ میں نے بادشاہ سے کہا کہ مجھے آج سے پہلے جنات کا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تابعداری کرنے کا علم نہ تھا۔ اس نے کہا۔ اِنَّہٗ یَنْظُرُ مِنْ دَارِہٖ اِلَی الْمَرَدَۃِ مِنَّا وَھُمْ بِاَقْصَی الْاَرْضِ فَیَفِرُّوْنَ مِنْ ھَیْبَتِہٖ اِلٰی مَسَاکِنِھِمْ وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اِذَا اَقَامَ قُطْبًا مَکَّنَہٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ۔

بے شک حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم میں سے تمام سرکش لوگوں پر نظر رکھتے ہیں۔ اس لئے وہ آپ کے خوف سے بھاگ کر دور دراز مقامات میں جا بستے ہیں۔ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کسی کو قطبِ وقت بناتا ہے تو جن و انس دونوں پر اسے حاکم بنا دیتا ہے۔

(بہجۃ الاسرار صفحہ ۷۰، ۷۱، قلائد الجواہر صفحہ ۳۱، ۳۲، نزہۃ الخاطر الفاتر صفحہ ۶۲، تحفہ قادریہ صفحہ ۶۸، سفینۃ الاولیاء صفحہ ۶۱، ۶۲، خزینۃ الاصفیاء جلد ۱ صفحہ ۹۵)

آسیب سے خلاصی

ایک مرتبہ اصفہان کا رہنے والا ایک شخص حاضرِ خدمت ہوا۔ اور عرض کیا۔ غریب نواز! میری بیوی کو آسیب ہے اور کثرت سے اس کو دورے پڑتے ہیں۔ بایں وجہ میں سخت پریشان و پشیمان ہوں۔ تمام عامل عاجز آ گئے ہیں تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ یہ سراندیپ کے بیابان کا خانس نامی جن ہے۔ اب جب تمہاری بیوی کو دورہ کی شکایت ہو تو اس کے کان میں کہنا کہ اے خانس! عبد القادر جو کہ بغداد شریف میں مقیم ہیں ان کا فرمان ہے کہ سرکشی نہ کر۔ آج کے بعد اگر آئندہ آیا تو ہلاک کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد وہ شخص اصفہان چلا گیا۔ پھر وہ شخص جب دس برس کے بعد حاضر ہوا۔ تو اس نے عرض کیا کہ آپ کے فرمان کے بعد کبھی میری بیوی کو دورہ کی شکایت نہیں ہوئی۔

(بہجۃ الاسرار صفحہ ۷۰، قلائد الجواہر صفحہ ۳۲، سفینۃ الاولیاء صفحہ ۶۲، تحفہ قادریہ صفحہ ۶۸)

غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

مشائخ عظام اور علماء کرام کی نظر میں

شیخ الشیوخ حضرت حمّاد علیہ الرحمۃ[1] فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر مبارک پر دو جھنڈے دیکھے جو زمین سے لے کر ملکوت اعلےٰ تک پہنچے ہیں۔ اور اُفق اعلےٰ پر میں نے ان کی دھوم دھام سُنی۔

آپ نے غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ آپ سید العارفین ہیں۔ آپ کا عدل اور انصاف مشرق سے مغرب تک پہنچے گا۔ آپ کے قدم مبارک کے نیچے تمام اولیاء اللہ گردنیں بچھائیں گے۔ آپ کا درجہ بہت بلند و بالا ہو گا۔ آپ اپنے زمانہ میں فائق اور ممتاز ہوں گے۔ (قلائد الجواہر ص۱۶، نفحات الانس ص۳۵۲)

شیخ احمد رفاعی علیہ الرحمۃ[2] فرماتے ہیں کہ ایک وقت آنے والا ہے جب غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ عارفین میں ان کی وقعت و منزلت زیادہ ہوگی۔ اور ان کا ایسے مرتبہ پر پہنچ کر انتقال ہوگا جبکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نزدیک تمام زمین پر ان سے زیادہ کوئی محبوب اور مقبول نہیں ہوگا۔ آپ کے مراتب کو کون پہنچ سکتا ہے۔ جبکہ آپ کے دائیں طرف شریعت کا سمندر بائیں طرف حقیقت کا سمندر جس میں سے آپ چاہیں فیض یاب ہوں۔ آپ کی نظیر کوئی نہیں ہے۔

---

[1] آپ حضرت غوث پاک کے اُستاد ہیں۔

[2] مولوی اشرف علی تھانوی آپ کے متعلق لکھتے ہیں کہ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ہمعصر ایک بزرگ ہیں "حضرت سید احمد کبیر رفاعی" (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)۔ یہ بہت بڑے اولیاء کبار میں سے ہیں مگر حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے برابر مشہور نہیں ہوئے۔ (افاضات الیومیہ جلد۱ ص۲۰)

ے تری عزت تری رفعت ترا افضل

بفضلہٖ افضل و فاضل ہے یا غوث

(قلائد الجواہر ص۶۵-۶۶، نزہتہ الخاطر الفاتر ص۹۴)

شیخ ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردی علیہ الرحمۃ[1] فرماتے ہیں کہ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وجود تام اور تصرف کامل عطا کیا گیا ہے۔ عالمِ ملکوت میں آپ پر فخر کیا جاتا ہے۔ عالمِ کون میں آپ منفرد ہیں۔ اولیاء اللہ کے دلوں، حال اور احوال کو اللہ تعالیٰ نے ان کے قابو میں رکھا ہے اُن کا دل اللہ تعالیٰ کی خبریں دیتا ہے۔ (قلائد الجواہر ص۷، نفحات الانس فارسی ص۳۵۷)

شیخ ابومدین بن شعیب المغربی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خضر علیہ السلام سے مشرق و مغرب کا حال دریافت کرتے ہوئے حضرت سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حال بھی دریافت کیا تو اُنھوں نے فرمایا کہ وُہ امام الصدیقین، حجۃ العارفین اور روحِ معرفت ہیں۔ (قلائد الجواہر ص۷۵)

شیخ عفیف الدین ابومحمد عبداللہ الیافعی علیہ الرحمۃ[2] نے یہ القاب لکھ کر فرمایا ہے۔ قطب الاولیاء الکرام شیخ المسلمین والاسلام۔ رکن الشریعۃ وعلم الطریقۃ موضح اسرار الحقیقۃ ۔ حامل رایتہ علماء المعارف والمفاخر شیخ المشیخ ۔ قدوۃ الاولیاء العارفین الاکابر۔ استاذ الوجود ابو محمد محی الدین عبد القادر بن ابی صالح الجیلی علم شریعت کے لباس اور فنون و ہنیہ کے تاج سے مزین تھے۔ تمام مخلوق کو چھوڑ کر خداوندِ کریم کی یاد میں مگن رہے۔ آدابِ شریعت کو بجا لائے۔ تمام اخلاق و عادات کو شریعتِ مطہرہ کے تابع کیا۔ ولایت کے جھنڈے آپ کے لئے نصب کئے گئے۔ ارفع و اعلےٰ مراتب اور مقامات پر فائز ہوئے۔ (اخبار الاخیار ص۲۲، قلائد الجواہر ص۱۳۶)

---

[1] آپ حضرت شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ کے چچا جان ہیں۔ (مؤلف)

امام حافظ ابو عبداللہ محمد بن یوسف البرزانی الاشبلی علیہ الرحمۃ

اپنی تصنیف "لطیف" کتاب المشیخۃ البغدادیہ" میں تحریر فرماتے ہیں کہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فقہاء و فقراء خاص و عام، غرض سب کے نزدیک قبولیتِ عامہ حاصل تھی۔ اور خاص و عام آپ سے فیوض و برکات حاصل کرتے تھے۔ آپ مستجاب الدعوات تھے۔ نہایت رقیق القلب حد سے زیادہ خلیق اور سخی تھے۔ آپ کا پسینہ مبارک خوشبو دار تھا۔ ہمیشہ ذکر و فکر میں مشغول رہتے تھے۔

(قلائد الجواہر ص۸)

شیخ عزابن متورع البطائحی علیہ الرحمۃ

فرماتے ہیں کہ بغداد شریف میں ایک عجمی شریف نوجوان جس کا اسم گرامی عبد القادر ہے تشریف لایا ہے۔ جو عنقریب نہایت ہی عظمت و جلالت، مقامات اور کرامات کا حامل ہوگا۔ حال و احوال اور درجۂ محبت میں سب پر غالب ہوگا۔ تصرفاتِ کون و فساد کا اُسے مالک بنایا جائے گا۔ سب بڑے اور چھوٹے اس کے ماتحت ہوں گے۔ قدر و منزلت میں ان کو قدمِ راسخ اور معارف و حقائق میں ان کو یدِ بیضا حاصل ہوگا۔ مقام حضرت القدس میں زبان کھول سکے گا۔

کوئی سالک ہے یا واصل ہے یا غوث
وہ کچھ بھی ہو ترا سائل ہے یا غوث

(قلائد الجواہر ص۶۵، تحفہ قادریہ ص۶۱، بہجۃ الاسرار ص۱۴)

مصنفہ علامہ شطنوفی مطبوعہ مصر

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۲

۲ے آپ ہی کے متعلق دیوبندی حضرات کے مشہور مفتی اعظم محمد شفیع آف کراچی لکھتے ہیں۔ کہ آٹھویں صدی ہجری کے بہت بڑے عالم اور ولی اللہ تھے۔ آپ کی کتاب روض الریاحین ایسی ہی کتاب ہے جس کی حکایت و روایت پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ ہمارے حضرت حکیم الامت اشرف علی تھانوی اپنے اصحاب و مریدین کو اس کتاب کے مطالعہ کا مشورہ دیا کرتے تھے۔ (محمد ضیاء اللہ القادری)

شیخ عقیل علیہ الرحمۃ کی مجلس میں حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکرِ خیر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ آپ کی شہرت آسمان پر زمین سے بھی زیادہ ہے۔ ملا اعلےٰ میں آپ کا لقب اشہب ہے۔ قطبِ وقت ہیں۔ ان کی کرامات اور مقامات کی تصدیق کرنے والا نفع حاصل کرے گا۔

آنکہ بیشک قطبِ ربانی بُود — بے گماں محبوبِ سبحانی بُود

(بہجۃ الاسرار ص۵، قلائد الجواہر ص۱۱)۔

شیخ معمر جرادہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میری آنکھوں نے حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا خلیق، وسیع حوصلہ، رحمدل، پابندِ قول و اقرار، بامروت، باوفا کسی کو نہیں دیکھا۔ اپنی عظمت، شان و شوکت اور فضیلتِ علمی کے باوجود آپ چھوٹوں کے ساتھ کھڑے ہو جاتے۔ بڑوں کی تعظیم کرتے اور انہیں سلام کرنے میں پہل کرتے۔ غرباء اور فقراء کو اپنے پاس بٹھاتے اور عجز و انکساری سے پیش آتے۔ اُمراء اور روساء کی تعظیم کے لئے آپ کبھی بھی کھڑے نہ ہوتے اور نہ ہی کبھی وزراء، بادشاہوں اور اُمراء کے دروازے پر گئے۔

(قلائد الجواہر ص۱۹)

حافظ زین الدین بن رجب علیہ الرحمۃ اپنی کتاب طبقات میں بیان کرتے ہیں کہ آپ شیخِ وقت، زمانہ کے سب سے بڑے علامہ، مشائخ کے بادشاہ، اہلِ طریقت کے شہنشاہ تھے۔ اہل سنت و جماعت نے آپ کی ذات والا صفات سے بہت تقویت حاصل کی اور اہلِ بدعت نے ذلت اُٹھائی۔

(قلائد الجواہر ص۷)

شیخ جاگیر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے تصرف و اختیار میں کامل اور مراتب و مناصب اور مقاماتِ عالیہ کا مالک کوئی نہیں ہوا۔

(قلائد الجواہر ص۵)

شیخ الاسلام محی الدین نووی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ قطبِ ربانی شہنشاہِ بغداد حضرت محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی جس قدر کرامات ثقہ لوگوں سے نقل کی گئی ہیں ہم نے

اس قدر کرامات آپ کے سوا کسی ولی اللہ کی نہیں دیکھیں۔ آپ ریاستِ علمی و عملی میں انتہا درجہ تک پہنچے ہوئے تھے۔ بدعتیوں سے آپ کو سخت نفرت تھی۔ شعائر اللہ اور احکامِ شریعت کی اگر کوئی ذرہ بھر بھی توہین کرتا تو آپ نہایت غضبناک ہوجاتے تھے۔ آپ اعلیٰ درجہ کے سخی، کریم النفس اور یگانۂ روزگار تھے۔ (قلائد الجواہر ص ۱۳۷-۱۳۸)

بقسم کہتے ہیں شاہانِ صریفین و حریم
کہ ہوا ہے نہ ولی ہو کوئی ہمتا تیرا

تاج العارفین ابو الوفاء علیہ الرحمۃ نے حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا اللہ کی قسم میں تمہارے سینے سے نور کی کرنیں نکلتی دیکھ رہا ہوں جن سے مشرق و مغرب روشن ہو رہے ہیں۔ نیز فرمایا اے عبد القادر ہر چہچہانے والا پرندہ کچھ عرصہ بعد خاموش ہو جایا کرتا ہے۔ مگر تمہارا پرندہ قیامت تک توحید و معرفت کے نغمے گاتا رہے گا۔

(نزہۃ الخاطر الفاتر ص ۹، بہجۃ الاسرار ص ۱۴۱)

اسی لئے حضور شہنشاہِ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے۔

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا !
اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ[1]

شیخ عمر البزاز علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ محبوبوں کے سردار ہیں اور اولیاء اللہ کی باگ ڈور آپ کے ہاتھ مبارک میں ہے۔ (قلائد الجواہر ص ۷)

اعلیٰحضرت عظیم البرکت، امام اہلِ سنت مجددِ دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا
(حدائق بخشش)

---

[1] پہلوں کے سورج کب کے غروب ہو چکے لیکن ہمارا سورج ابد الآباد تک چمکتا رہے گا۔ (مؤلف غفرلہ)

حضرتِ مجدد الفِ ثانی قدس سرہ النورانی

میں فرماتے ہیں کہ "میرے حضرت قبلہ گاہی (خواجہ باقی باللہ) قدس سرہُ العزیز فرمایا کرتے تھے کہ حضرت سید محی الدین جیلانی قدس سرہٗ نے اپنے بعض رسالوں میں تحریر فرمایا ہے کہ "در قضاء مبرم ہیچکس را مجال نیست کہ تبدیل بدہد مگر مرا کہ اگر خواہم آنجا ہم تصرف کنم و ازیں سخن تعجب بسیار می کردند و استبعاد مے فرمودند۔" قضائے مبرم میں کسی کو تبدیلی کی مجال نہیں ہے مگر مجھے حق حاصل ہے۔ اگر چاہوں تو میں اس میں بھی تصرف کر دوں، اس بات سے بہت تعجب فرماتے تھے اور بعید از فہم تصور فرماتے تھے۔

یہ بات بہت مدت تک اس فقیر (مجدد الفِ ثانی علیہ الرحمۃ) کے ذہن میں رہی یہاں تک کہ حضرت حق تعالیٰ نے اس دولت سے مشرف فرمایا۔ اور اپنے فضل و کرم سے اس فقیر پر (شیخ عبدالقادر جیلانی کے قول کی حقیقت کو) ظاہر فرمایا کہ قضائے معلق دو طرح پر ہے ایک وہ قضا ہے جس کا معلق ہونا لوحِ محفوظ میں ظاہر ہوا ہے اور فرشتوں کو اس پر اطلاع دی ہے اور دوسری وُہ قضا ہے جس کا معلق ہونا صرف خدا تعالیٰ ہی کے پاس ہے اور لوحِ محفوظ میں قضائے مبرم کی صُورت رکھتی ہے۔

---

[1] حضرت مجدد الفِ ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مکتوبات شریف کے متعلق وہابیہ کے ترجمان ہفت روزہ "تنظیم اہلِ حدیث" (جس کے سرپرست مولوی عبداللہ روپڑی ہیں) میں درج ہے کہ "حضرت مجدد (علیہ الرحمۃ) نے اپنے مکتوبات میں توحید و سنت کی ترغیب اور شرک و بدعت کی تردید اور اعمال شرکیہ اور بدعتیہ کی جس عمدگی سے نشاندہی فرمائی ہے یہ انہی کا حصہ ہے اور ایمان اور اعتقاد کی سلامتی کے لئے صحابہ کرام اور علمائے سلف کے تعامل کا جو سنہری اصول پیش فرمایا ہے یہ ہر قسم کے الحاد اور گمراہی کی شناخت کے لئے راہنما بھی ہے اور اس سے بچنے کے لئے تریاق بھی ہے۔ (ہفت روزہ تنظیم اہلِ حدیث ص۳ ۱۳ نومبر ۱۹۵۹ء)

ہفت روزہ "الاعتصام" (جس کے سرپرست داؤد غزنوی ہیں) میں ہے کہ "حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات میں علوم و معارف اور حقائق و اسرار کے خزانے پنہاں ہیں۔ (ہفت روزہ الاعتصام ص۳ جون ۱۹۵۵ء)

مولوی اسماعیل دہلوی قتیل نے صراطِ مستقیم فارسی ص۱۳۲ پر امام ربانی، قیوم زمانی کے القاب شیخ احمد سرہندی کو لکھے ہیں اور اولیاء عظام میں شمار کیا ہے۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

اور قضائے معلق کی اس دوسری قسم میں بھی بائی تر کی طرح تبدیل کا احتمال ہے۔ مجھے معلوم ہوا کہ حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانی (قدس سرہ) کی بات بھی اسی اخیر قسم پر موقوف ہے جو قضائے مبرم کی صورت رکھتی ہے۔ (مکتوبات شریف جلد اول ص ۲۲۴ مکتوب نمبر ۲۱۷ مطبوعہ دہلی)

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں کہ "میں خیال کرتا ہوں کہ حضرت امیر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ وصال سے قبل اس مقام ولایت کے ملجا و ماویٰ تھے اور جس کسی کو اس راستہ سے فیض پہنچتا تھا ان ہی کے توسط اور توسل سے پہنچتا تھا۔ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہو گیا تو یہ بلند درجہ کا منصب حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بالترتیب حاصل ہوا۔ ان کے بعد بالترتیب بارہ اماموں کو پہنچتا رہا اور اس طرح ان بزرگوں کے وصال کے بعد جس کسی کو فیض پہنچتا ہے ان ہی کے توسل سے پہنچتا ہے اور بعد ازاں جتنے بھی اقطاب اور نجبائے وقت ہوئے ہیں۔ ان کے ملجا و ماویٰ بھی وہی ہوتے ہیں کیونکہ اطراف کو لامحالہ مرکز سے ملنا ہی پڑتا ہے تا آنکہ نوبت بحضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ وچوں نوبت بہ ایں بزرگوار شد منصب مذکور باد قدس سرہٗ مفوض گشت و مابین آئمہ مذکورین و حضرت شیخ ہیچکس بریں مرکز مشہود نمے گردد و وصول فیوض و برکات دریں راہ بہ ہر کہ باشد از اقطاب و نجبا بتوسط شریف او مفہوم مے شود چہ ایں مرکز غیر او را میسر نشد:"

افلت شموس الاولین و شمسنا
ابداً علیٰ افق العلیٰ لا تغرب

یہاں تک کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی اس مرتبہ تک پہنچ گئے اور یہ مرتبہ آپ کو مل گیا۔ مذکورہ بالا اماموں اور حضرت شیخ قدس سرہٗ کے درمیان کوئی شخص اس مرتبہ پر نہیں ہے۔ اور اب اس راستے میں فیوضات و برکات جتنے اقطاب نجبا۔ اور اولیاء کو پہنچتے ہیں ان کے ذریعے پہنچتے ہیں۔ کیونکہ فیض کا یہ مرکز ان کے بغیر کسی کو نہیں ملا۔

(مکتوبات شریف فارسی جلد ۳ ص ۱۵۱ ۲۰۲ تا ۲۰۲ مکتوب نمبر ۱۲۳)

ے یہ چشتی سہروردی نقشبندی
ہر اک تیری طرف آئل یا غوث

شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

شیخِ محقق شیخ المحدثین عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی نے حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شانِ اقدس میں مندرجہ ذیل القابات تحریر فرمائے ہیں۔

سیدنا ومولانا الاوحد الشیخ الامام العارف الکامل امام ائمۃ الطریق وشیخ الشیوخ الاسلام علی التحقیق زینۃ الوجود ومرأۃ الشہود الباز الاشہب والطراز المذہب قطب الاقطاب وفرد الاحباب القطب الاکمل الاشرف والغوث الاعظم الارفع غوث الثقلین امام الفریقین العالم الربانی القطب الفردانی والغوث الصمدانی محی الدین ابی محمد عبد القادر الحسنی الحسینی الجیلانی قدس اللہ سرہٗ ونور روحہ واوصل الینا برکاتہ وفرحہ ورضی اللہ عنہ وارضاہ عنا۔ (شرح فتوح الغیب فارسی ص۲ مطبوعہ نولکشور)

حضرت شیخ المحدثین عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ میں جو کمالات تھے وہ حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیوض و برکات کا کرشمہ تھے۔ جس کا اعتراف

لہ دیوبندی حضرات کے مشہور عالم اشرف علی تھانوی ان کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ "بعض اولیاء اللہ ایسے بھی گزرے ہیں کہ خواب میں یا حالتِ غیبت میں روزمرہ ان کو دربارِ نبوی میں حاضری کی دولت نصیب ہوتی تھی۔ ایسے حضرات صاحب حضوری کہلاتے ہیں۔ انہیں میں سے ایک حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی (علیہ الرحمۃ) ہیں کہ یہ بھی اس دولت سے مشرف تھے۔ اور صاحب حضوری تھے۔ (افاضات الیومیہ جلد ۶ ص۸ سطر۱)

غیر مقلدین کے مستند عالم ابراہیم میر سیالکوٹی بھی شیخ کے متعلق رقمطراز ہیں کہ (شیخ عبد الحق محدث دہلوی سے) مجھ عاجز (ابراہیم میر) کو علم و فضل اور خدمتِ علم حدیث اور صاحب کمالات ظاہری و باطنی ہونے کی وجہ سے حسنِ عقیدت ہے۔ آپ کی کئی ایک تصانیف میرے پاس موجود ہیں جن سے میں بہت سے علمی فوائد حاصل کرتا رہتا ہوں۔ (تاریخ اہل حدیث ص۳۹۸)

شیخ محقق علیہ الرحمۃ نے خود اپنی تصنیفِ لطیف "اخبار الاخیار فی اسرار الابرار" میں فرمایا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ "اعتماد من بصاحب قدمی ست مالک رقاب اولیاء است رہ روے نتواں یافت کہ در خدمت او قدم از سر نساز و زیر پائے او سر ننہد از و دایں خود بسبب سرفرازے ایشاں ست کیکہ قدم بر قدم مصطفیٰ بود بلکہ دم بدم بقدم آورد وسعادت آں سرست کہ پائمال او گردد ہر چہ جمیع پدراں از وراثت مصطفیٰ و مرتضیٰ اندوختند ہمہ بآں خلف صدق رسید بنگر کہ ایں چہ غنا بود اگرچہ وارثان بسیار ندولی آنچہ بوے رسید بیچکس نرسید وراثت مال بجہت تعصب برابر قسمت کنند ولیکن در وراثت حال یکے را با دیگرے برابری نرسد بلکہ برادری نبود اگر دیگراں قطب اند او قطب الاقطاب ست واگر ایشاں سلاطین او سلطان السلاطین محی الدین کہ دین اسلام زندہ گردانید وملت کفر ابمیرانید کہ ایشیخ یحیی و یمیت زہے مرتبہ کہ ایجاد دین از حی قیوم ست و احیاء از وے غوث الثقلین آنرا گویند کہ جن و انس ہمہ بوے پناہ جویند من بیکس نیز پناہ باو جستہ ام و بر درگاہ افتادہ مرا جز عنایت او کس نیست و بغیر لطف او فریاد رس نے۔ یعنی میرا اعتماد ایک صاحبِ قدم (غوث اعظم) پر ہے جو رقابِ اولیاء کا مالک ہے کوئی سالک ایسا نہیں جو اُن کی خدمت میں سر کے بل نہ جائے اور ان کے قدموں پر سر نہ ڈالے اور یہ خود ان کی سرفرازی کی وجہ سے ہے۔ جن کا قدم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم پر ہو بلکہ دم بدم قدم رکھتے ہوں۔ ان کے قدم کے نیچے پائمال ہونا سر کی سعادت ہے جو کچھ تمام بزرگوں نے حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وراثت سے جمع کیا تھا وہ سب ان خلف صدق کو پہنچا۔ دیکھو یہ کیسا غنا تھا اگرچہ وارث بہت ہیں مگر جو کچھ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملا کسی اور کو نہیں ملا۔ مال کی وراثت بوجہ تعصب برابر تقسیم کی جاتی ہے لیکن حال کی وراثت میں ایک کو دوسرے کے ساتھ برابری نہیں ہوتی بلکہ اس میں برادری نہیں ہوتی۔ اگر اور قطب ہیں تو حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قطب الاقطاب۔ اگر اور سلاطین ہیں تو وہ سلطان السلاطین محی الدین ہیں۔ جنہوں نے دینِ اسلام کو زندہ کیا اور ملتِ کفر کو ختم فرمایا کہ ایشیخ یحیی و یمیت زہے مرتبہ کہ ایجادِ دین حی قیوم سے ہے۔ اور ان کا احیاء غوث الثقلین سے

اسی لئے کہتے ہیں کہ جن و انس ان کی پناہ ڈھونڈتے ہیں۔ مجھ بیکس نے بھی اُن سے پناہ چاہی ہے۔ اور ان کی درگاہ پر پڑا ہوں۔ ان کی عنایت کے سوا امید کوئی نہیں ہے اور نہ ہی ان کے لطف کے بغیر کوئی فریاد رس ہے۔

اس کے بعد شیخ محقق علیہ الرحمۃ نے مندرجہ ذیل اشعار درج فرما کر بارگاہ غوثیت میں نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے ملاحظہ ہو ؎

غوثِ اعظم دلیل راہ یقین — بیقین رہبرِ اکابرِ دین

شیخ دارین و ہادی ثقلین! — زبدۂ آلِ سیدِ کونین!

بادشاہ ممالکِ قربت — رہ نوردِ مسالکِ قربت

اوست در جملہ اولیاء ممتاز — چوں پیمبر در انبیاء ممتاز

اولیاء بندہاش از دل وجاں — قدم او بگردن ایشاں

وصف تعریف او ز من نہ نکوست — خود کراماتِ او معرفِ اوست

من کہ پروردۂ نوال ویم — عاجز از مدحتِ کمال ویم

ہمہ دم غرق بحرِ احسانم — اے فدائے درش دل وجانم

در دو عالم بادست امیدم — ہست بادی امیدِ جاویدم

ما بعشق تو نہ امروز گرفتار شدیم

نہ گرفتاری ما باتو ز روزِ ازل ست

(اخبار الاخیار فارسی ص ۳۲۱، مطبوعہ دیوبند)

علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ سُلْطَانُ الْاَوْلِيَاءِ وَاِمَامُ الْاَصْفِيَاءِ وَاَحَدُ اَرْكَانِ الْوِلَايَةِ الْاَقْوِيَاءِ الَّذِيْنَ وَقَعَ الْاِجْمَاعُ عَلٰى وِلَايَتِهِمْ عِنْدَ جَمِيْعِ اَفْرَادِ الْاُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَغَيْرِ الْعُلَمَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَعَنْ سَائِرِ الْاَوْلِيَاءِ۔ وَكَرَامَاتُهٗ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَثِيْرَةٌ جِدًّا قَدْ ثَبَتَتْ بِالتَّوَاتُرِ۔ آپ سلطان الاولیاء، امام الاصفیاء، ولایت کے پختہ ستونوں میں سے ایک ستون ہیں۔ آپ اُن کامل اولیاء کرام سے ہیں جن کی ولایت پر اُمت محمدیہ کے علماء وغیرہ تمام لوگوں کا اتفاق ہے اور آپ کی کرامات اتنی کثیر ہیں کہ حد تواتر

تک پہنچ چکی ہیں۔

جامع کرامات الاولیا ص۲۰۰

ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری سرکار سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نہایت ہی نیاز مند تھے۔ آپ نے رافضیوں کی تردید میں آپ کی حمایت میں ایک رسالہ "نزہۃ الخاطر الفاتر فی مناقب شیخ عبد القادر جیلانی" تصنیف فرمایا جس کے مقدمہ میں آپ تحریر فرماتے ہیں کہ "بعض حاسد اور منافق رافضی ہمارے آقا و سید تاج المفاخر، قطب ربانی، غوث صمدانی سلطان الاولیاء العارفین محی الملت والدین عبد القادر الحسنی والحسینی قدس اللہ روحہ کی عظمت سے بے خبر وہ کر الزام تراشی کرتے ہیں۔

آپ کی کرامات حد تواتر سے تجاوز کر گئی تھیں۔ یہ بات متفق علیہ ہے کہ جس قدر کرامات و برکات آپ سے رونما ہوئیں۔ کسی بھی صاحب ولایت سے ظہور میں نہیں آئیں۔ (نزہۃ الخاطر الفاتر ص۱۷، ۳۳)

علامہ عبد الرحمان جامی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں "ویرا کرامات ظاہر واحوال باہر و مقامات عالی بودہ است وفی تاریخ امام الیافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ وارد و کراماتہ یعنی شیخ عبد القادر رحمۃ اللہ تعالیٰ خَارِجَةٌ عَنِ الْحَصْرِ فَقَدْ اَخْبَرَنِیْ مَنْ اَدْرَکْتُ مِنْ اَعْلَامِ الْاَئِمَّۃِ اَنَّ کَرَامَاتِهٖ تَوَاتَرَتْ اَوْ قَرُبَتْ مِنَ التَّوَاتُرِ وَمَعْلُوْمٌ بِالْاِتِّفَاقِ اَنَّهٗ لَمْ یَظْهَرْ ظُهُوْرُ کَرَامَاتِهٖ لِغَیْرِهٖ مِنْ شُیُوْخِ الْاٰفَاقِ کَرَامَتُهٗ"۔ آپ کرامات ظاہرہ احوال باہرہ اور عالی مقامات کے مالک تھے۔ امام یافعی کی تاریخ میں ہے کہ شیخ عبد القادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کرامات شمار سے باہر ہیں۔ اور مجھے مشاہیر اماموں نے خبر دی ہے کہ آپ کی کرامات کو متواتر یا قریب بتواتر کا درجہ حاصل ہے اور حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے ہمعصر مشائخ میں سے کسی شیخ سے ان

---

[۱] حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق علامہ جامی علیہ الرحمۃ نے فتح باب المعارف الالہیہ قدوۃ مشائخ اکابر جیسے القاب تحریر فرمائے ہیں۔ دیکھو نفحات ص۳۵۲ (مولف)

جیسی کرامات کے ظاہر نہ ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ (نفحات الانس فارسی ص ۲۵۲)

امام محمد بن یحییٰ الحلبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ صاحب تاریخ الاسلام نے اپنی تاریخ میں بیان فرمایا ہے کہ شیخ ابو محمد محی الدین والسنۃ عبدالقادر بن ابو صالح عبداللہ جنگی دوست الجیلی الزاہد صاحب کرامات و مقامات تھے۔ شیخ الفقہا والفقرا۔ امام زماں قطب دوراں شیخ الشیوخ تھے۔ آپ کی کرامات بکثرت متواتر طریقہ سے ثابت ہیں۔ آپ جیسی شخصیت بعد میں کوئی نہیں ہوئی۔

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں میرے آقا تیرا

(قلائد الجواہر ص ۷)

شیخ علی بن الہیتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ لَا مُرِیْدِیْنَ بِشُیُوْخِھِمْ اَسْعَدَ مِنْ مُرِیْدِیِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی۔ کسی مرید کا شیخ اور مرشد حضرت شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید کے شیخ سے زیادہ افضل نہیں ہو سکتا۔

(قلائد الجواہر ص ۱۷)

شیخ عمر الحلاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں کئی برس شام، مصر اور مغرب ممالک میں پھرتا رہا۔ اور اس عرصہ میں تین سو ساٹھ ۳۶۰ مشائخ کرام سے ملاقات کی۔ تو ان سب کو میں نے یہی کہتے سنا الشیخ عبدالقادر شیخنا و قدوتنا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے شیخ اور پیشوا ہیں۔

(قلائد الجواہر ص ۱۵)

غوثِ اعظم دلیل راہ یقین!	بیقین رہبرِ اکابرِ دین
غوثِ اعظم امام التقا و النقار	جلوہ شانِ قدرت یہ لاکھوں سلام
مشائخ جہاں آئیں بجہ گدائی	وہ ہے تیری دولت سرا غوثِ اعظم۔

شیخ ابو الغنائم مقدام البطائحی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت کے آستانۂ عالیہ پر ایک مرتبہ میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کے پاس چار اشخاص کو بیٹھے ہوئے دیکھا جن کو میں نے اس سے قبل کبھی نہیں دیکھا تھا جب یہ حضرات اٹھ کر چلے گئے تو آپ نے مجھے ارشاد فرمایا جاؤ! ان سے اپنے لئے دعاءِ خیر کراؤ۔

میں مدرسہ کے صحن میں ان سے جا ملا۔ اور اپنے لئے دعا کا خواستگار ہوا تو ان میں سے ایک بزرگ نے ارشاد فرمایا۔ تم بڑے خوش قسمت ہو کہ ایک ایسے (غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی خدمت میں ہو جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ زمین کو قائم رکھے گا اور جنکی دعا کی برکت سے تمام خلائق پر فضل و کرم فرمائے گا۔ دیگر اولیاء اللہ کی طرح ہم لوگ بھی ان کے سایہ عاطفت میں رہ کر ان کے تابع فرمان ہیں۔ یہ کہہ کر وہ چاروں بزرگ چلے گئے اور یکدم نظروں سے غائب ہو گئے۔ میں آپ کی خدمت میں متعجب ہو کر واپس ہوا آپ نے قبل اس سے کہ میں کچھ عرض کروں مجھے ارشاد فرمایا کہ میری حیات میں تم اس کی کسی کو خبر نہ کرنا۔ میں نے پوچھا حضور! یہ کون لوگ تھے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ کوہ قاف کے رؤسا تھے۔ اور اب وہ اپنی جگہ پر پہنچ بھی گئے ہیں۔

(قلائد الجواہر ص ۱۹)

شیخ قضیب البان رحمۃ اللہ المنان فرماتے ہیں کہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام الصدیقین، حجۃ العارفین اور صدر المقربین ہیں۔ (قلائد الجواہر ص ۲۲)

شیخ مکارم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ جس روز آپ نے قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ فرمایا تھا۔ اس روز روئے زمین کے تمام اولیاء الرحمان نے مشاہدہ فرمایا کہ آپ کی قطبیت کا جھنڈا آپ کے سامنے گاڑا گیا ہے اور غوثیت کا تاج آپ کے سر پر رکھا گیا اور آپ تصرفِ تام کا خلعت جو شریعت و حقیقت کے نقش و نگار سے مزین تھا زیب تن کئے ہوئے قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ فرما رہے تھے۔ (قلائد الجواہر ص ۲۴)

علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ صاحب فتح الباری شارح صحیح بخاری فرماتے ہیں

اِنَّہٗ کَانَ فَقِیْھًا زَاھِدًا عَابِدًا

غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقیہہ، زاہد، عابد تھے۔ فَکَانَ یَتُوْبُ عَلٰی یَدِہٖ مِنَ الْخَلْقِ مَا لَا یُحْصٰی کَثْرَۃً وَلَہٗ کَرَامَاتٌ مُسْتَفِیْضَۃٌ لَمْ یُنْقَلْ لَنَا عَنْ اَحَدٍ مِنْ اَھْلِ عَصْرِہٖ وَلَا مِنْ بَعْدِہٖ اَکْثَرُ مَا نُقِلَ عَنْہُ۔ آپ کے دستِ حق پرست پر اس قدر خلق خدا نے توبہ کی۔ جس کی تعداد احاطۂ شمار سے باہر ہے۔ اور آپ کی کرامات اس کثرت سے نقل ہوئی ہیں کہ آپ کے معاصرین میں سے یا آپ کے زمانہ کے بعد بھی اس قدر کرامات کسی سے صادر نہیں ہوئیں۔ (قلائد الجواہر صفحہ ۱۳۵)

محدث ابنِ جوزی علیہ الرحمۃ نے شیخ علی بن المستمی سے نقل فرمایا ہے۔

لَا مُرِیْدَ لِشَیْخٍ اَسْعَدُ مِنْ مُرِیْدِ الْغَوْثِ کہ حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید سے بڑھ کر خوش بخت کسی شیخ کا کوئی مرید نہیں ہے۔ (تفریح الخاطر صفحہ ۴۵)

شیخ ابو البرکات علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اذن اور اجازت کے بغیر کوئی ولی ظاہر اور باطن میں تصرف نہیں کر سکتا۔ آپ ایک ایسی شخصیت ہیں کہ آپ انتقال کے بعد بھی کائنات میں تصرف فرماتے ہیں۔ (تحفہ قادریہ صفحہ ۶۵ مصنفہ شاہ ابو المعالی علیہ الرحمۃ)

شیخ احمد گنج بخش اور شیخ احمد گیرا لکھنوی علیہما الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقبِ جلیلہ درختوں کے پتوں سے بھی زائد ہیں۔ اور آپ کے مراتبِ عالیہ کو جلیل المرتبت عارفین بھی شمار نہیں کر سکتے۔ آپ کے مداح ان کی شان و عظمت اور مناقب کا احاطہ کرنے سے قاصر ہیں۔ اگر قلمیں اُن کو لکھیں تو وہ ٹوٹ جائیں گی اور انگلیوں پر شمار کریں تو وہ تھک جائیں گی مگر آپ کے اوصاف اور مناقب ختم نہ ہوں گے۔ (تفریح الخاطر صفحہ ۳۰ مطبوعہ مصر)

اُستاذ حاتم بن احمد الاھدل علیہ الرحمۃ غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شانِ اقدس کا اظہار ان القابات سے

فرماتے ہیں۔ حضرت الغوث الاعظم قطب الاقطاب، تاج الاحباب، شیخ الثقلین و کھف المراقبین، صاحب السِرّ الالتم الاعظم البادیۃ صدیقیۃ فی دھر الدھور۔ المتصرف فی التکوین با الاذن المطلق، مولانا و سیّدنا شیخ الشیوخ علی الاطلاق السیّد عبد القادر ابن السیّد ابی صالح بھجۃ النفوس و الآفاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (تفریح الخاطر ص۲۹-۳۰)

ثابت قدمی

حضرت قطب ربانی شہباز لامکانی شیخ عبد القادر الجیلانی الحسنی و الحسینی قدس سرہٗ النورانی نے اپنی ثابت قدمی کا خود اس انداز میں تذکرہ فرمایا ہے کہ میں نے بڑی بڑی سختیاں اور مشقتیں برداشت کیں اگر وہ کسی پہاڑ پر گزرتیں تو وہ بھی پھٹ جاتا۔

(طبقات الکبریٰ جلد اوّل ص۱۲۶ قلائد الجواہر ص۱۰)

حضرت کو نفسانی خواہشات کے علاوہ شیاطین اور جنات کے ساتھ بھی سخت مقابلہ سے سینہ سپر ہونا پڑا۔ چند ایک واقعات ملاحظہ فرمائیں۔

شیاطین سے مقابلہ شیخ عثمان الصیر فینی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں میں نے شہنشاہِ بغداد حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان مبارک سے سُنا کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں شب و روز بیابان اور ویران جنگلوں میں رہا کرتا تھا۔ تو میرے پاس شیاطین مسلح ہو کر ہیبتناک صورتوں میں صف بہ صف آتے اور مجھ سے مقابلہ کرتے۔ مجھ پر آگ پھینکتے مگر میں اپنے دل میں بہت زیادہ ہمت اور طاقت محسوس کرتا۔ اور غیب سے کوئی مجھے پکار کر کہتا۔ اے عبد القادر! اُٹھو! ان کی طرف بڑھو۔ مقابلہ میں ہم تمہیں ثابت قدم رکھیں گے اور تمہاری مدد کریں گے۔ پھر جب میں ان کی طرف بڑھتا تو وہ دائیں بائیں یا جدھر سے آتے اُسی طرف بھاگ

جاتے۔ ان میں سے کبھی میرے پاس صرف ایک ہی شخص آتا اور ڈراتا اور مجھے کہتا کہ یہاں سے چلے جاؤ۔ تو میں اسے ایک طمانچہ مارتا تو وہ بھاگتا نظر آتا۔ پھر میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھتا تو وہ جل کر خاک ہو جاتا۔

(بہجۃ الاسرار ص۸۵، ۸۶، قلائد الجواہر ص۱۱)

حرام شئے کو حلال کہنے کا فریب

حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادہ والاشان شیخ موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا۔ اُنھوں نے فرمایا کہ میں ایک روز کسی ایسے جنگل کی طرف نکل گیا جہاں کہیں آب و دانہ کا نام و نشان تک نہ تھا۔ میں کئی روز وہاں قیام پذیر رہا۔ حتیٰ کہ مجھے سخت پیاس لگی۔ میں نے دیکھا کہ میرے سر پر بدلی کا ایک ٹکڑا آیا اُس سے کچھ پانی ٹپکا۔ جس سے میں نے پیاس بجھائی۔ بعد ازیں رَاَيْتُ نُوْرًا اَضَاءَ بِهِ الْاُفُقُ وَبَدَتْ صُوْرَةٌ وَنُوْدِيْتُ مِنْهُ يَا عَبْدَ الْقَادِرِ اَنَا رَبُّكَ وَقَدْ اَحْلَلْتُ لَكَ الْمُحَرَّمَاتِ۔ مجھے ایک نور کی صورت دکھائی دی جس سے آسمان کے کنارے منور ہو گئے۔ اس صورت سے مجھے یہ آواز سنائی دی اے عبد القادر! میں تمہارا رب ہوں۔ میں نے تمام حرام اشیاء تم پر حلال کر دیں۔ تو میں نے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھ کر اس کو رد کر دیا۔ اور اس کی روشنی ختم ہو گئی اور وہ صورت دھوئیں کی طرح دکھائی دینے لگی۔ پھر اُس صورت سے میں نے یہ آواز سنی۔ يَا عَبْدَ الْقَادِرِ نَجَوْتَ مِنِّيْ بِعِلْمِكَ وَبِحُكْمِ رَبِّكَ وَفِقْهِكَ۔ اے عبد القادر! تم نے اپنے علم، خداوندی حکم، اپنی فقہ اور سمجھ سے میرے مکر اور فریب سے نجات حاصل کی ہے۔ ورنہ میں اپنے اسی مکر سے ستر صاحبِ طریقت حضرات کو گمراہ کر چکا ہوں۔ تو جواباً میں نے اس کو کہا کہ میرے ربِ کریم کا فضل و کرم میرے شاملِ حال ہے۔

اس کے بعد مجھ سے یہ پوچھا گیا کہ تم نے کس طرح پہچانا کہ وہ شیطان علیہ اللعنت ہے۔ تو میں نے کہا کہ اس کے اس قول سے اَحْلَلْتُ لَكَ الْمُحَرَّمَاتِ کہ میں

نے تم پر تمام حرام چیزیں حلال کردیں۔ فَعَلِمْتُ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ
مجھے معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ فحش باتوں کا کسی کو بھی حکم نہیں فرماتا۔

(طبقات الکبریٰ جلد اصفحہ ۱۲۷، قلائد الجواہر صفحہ ۲۱)

ثابت قدمی پر جنات کی تصدیق

شیخ احمد بن صالح الجیلی علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں آپ کے مدرسہ نظامیہ میں آپ کی خدمتِ عالیہ میں حاضر تھا۔ بہت سے علماء اور فقراء بھی حاضرِ خدمت تھے۔ اور آپ اس وقت قضا و قدر پر کلام فرما رہے تھے۔ اس اثنا میں ایک بہت بڑا سانپ چھت سے آپ پر گرا۔ جس سے سب حاضرین بھاگ گئے۔ مگر آپ نے باستقلال جنبش تک نہ کی۔ سانپ آپ کے کپڑوں میں گھس گیا۔ بدن پر سے ہو کر گریبان میں سے نکلا۔ آپ کی گردن مبارک پر لپٹ گیا۔ مگر آپ نے سلسلۂ کلام کو قطع نہ فرمایا اور نہ ہی اپنی نشست کو بدلا۔ پھر وہ سانپ زمین پر اُترا اور آپ کے سامنے دُم کے بل کھڑا ہو گیا اور پھنکار مارا بعد ازیں آپ سے کچھ باتیں کر کے چلا گیا۔

سانپ کے چلے جانے کے بعد لوگ اپنی اپنی جگہ پر واپس آ گئے۔ اور آپ سے پوچھنے لگے کہ سانپ نے آپ سے کیا کیا باتیں کیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اُس نے کہا ہے۔ لَقَدِ اخْتَبَرْتُ كَثِيْرًا مِنَ الْاَوْلِيَاءِ فَلَمْ اَرَ مِثْلَ شَانِكَ۔ میں نے بہت سے اولیاء الرحمٰن کو آزمایا ہے مگر آپ کی شان جیسا کسی کو نہیں پایا۔ تو میں نے اُس سے کہا کہ میں قضا و قدر پر کلام کر رہا تھا۔ اس لئے تو میرے اُوپر گرا۔ تو زمین پر ایک کیڑا ہے۔ قضاء قدر ہی تجھ کو حرکت دیتی ہے۔ تو نے چاہا کہ میرا قول و فعل دونوں برابر ہو جائیں۔

(طبقات الکبریٰ جلد اصفحہ ۱۲۹، قلائد الجواہر صفحہ ۳۲، بہجۃ الاسرار صفحہ ۸۷، نزہۃ الخاطر الفاتر صفحہ ۶۶)

غوثِ صمدانی قطبِ ربانی قدس سرہٗ النورانی کے صاحبزادے سیدی عبدالرزاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے والدِ گرامی سے سُنا کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ

میں ایک دفعہ جامع منصوری میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اثنائے نماز وہی سانپ میرے سجدہ کی جگہ پر اپنا منہ کھولے ہوئے کھڑا ہو گیا۔ میں نے سجدہ کرنا چاہا تو اُس کو اپنے ہاتھ سے ہٹا کر سجدہ کیا۔ تو وہ میری گردن سے لپٹ گیا پھر وہ میری ایک آستین سے داخل ہو کر دوسری آستین سے نکلا۔ جب سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہوا تو پھر سانپ مجھ کو نظر آیا۔

دوسرے روز جب میں جامع منصوری کے ایک ویران حصہ میں تھا۔ تو وہاں مجھ کو ایک شخص نظر آیا جس کی آنکھیں طول میں شگافتہ تھیں۔ اس سے میں یہ سمجھا کہ یہ کوئی جن ہے۔ تو اُس نے مجھے کہا۔ اَنَا الْحَیَّةُ الَّتِیْ رَاَیْتَھَا الْبَارِحَةَ وَلَقَدِ اخْتَبَرْتُ کَثِیْرًا مِنَ الْاَوْلِیَاءِ بِمَا اخْتَبَرْتُکَ بِهٖ فَلَمْ یَثْبُتْ اَحَدٌ مِنْھُمْ لِیْ کَثَبَاتِکَ۔ میں وہی سانپ ہوں۔ جسے آپ نے کل رات دیکھا میں نے اسی طرح سے بہت سے اولیاء اللہ کو آزمایا ہے۔ مگر آپ سا ثابت قدم کوئی نہیں۔ بعض اولیاء اللہ کا باطن مضطرب اور ظاہر ثابت قدم رہا۔ اور بعض کا ظاہر و باطن مضطرب ہو گیا۔ مگر آپ کو میں نے دیکھا ہے کہ نہ ظاہر مضطرب ہوا اور نہ ہی باطن۔

پھر اُس نے میرے ہاتھ پر تائب ہونا چاہا تو اس کو میں نے توبہ کرائی۔

(طبقات الکبریٰ جلد اصفحہ ۱۲۹، قلائد الجواہر صفحہ ۲۳، بہجۃ الاسرار صفحہ ۸۲)

تحدیثِ نعمت کے طور پر آپ کے ارشادات

مدرسہ عالیہ نظامیہ

حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے۔ اَیُّمَا مُسْلِمٍ عَبَرَ عَلٰی بَابِ مَدْرَسَتِیْ فَاِنَّ عَذَابَ یَوْمِ الْقِیَامَةِ یُخَفَّفُ عَنْهُ۔ جو مسلمان شخص میرے مدرسہ کے کسی دروازے سے بھی گزرے گا تو قیامت کے دن اس کو عذاب میں تخفیف ہو گی۔

(طبقات الکبریٰ جلد اصفحہ ۱۲۷، بہجۃ الاسرار صفحہ اسطر ۱۱، ۱۲، قلائد الجواہر صفحہ ۱۵، تحفہ قادریہ صفحہ ۴۸، نزہۃ الخاطر الفاتر صفحہ ۲۷)

عذابِ قبر میں تخفیف

ایک روز بغداد شریف کا ایک آدمی حاضر خدمت ہو کر عرض کرنے لگا۔ حضور والا! میرے والد کا انتقال ہو گیا ہے۔ میں نے ان کو خواب میں دیکھا ہے کہ وہ مجھے کہہ رہے ہیں۔ کہ میں عذاب قبر میں مبتلا ہوں۔ تم حضور محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں میرے لئے دعا خیر فرمانے کے لئے عرض کرو۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا تمہارا والد میرے مدرسہ کے دروازہ سے کبھی گزرا تھا؟ تو اس نے عرض کیا۔ بندہ نواز! جی ہاں۔ آپ یہ سن کر خاموش ہو گئے۔

دوسرے روز پھر وہی شخص حاضر ہو کر عرض کرنے لگا۔ غریب نواز! آج میں نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا ہے کہ وہ خوش و خرم ہیں اور سبز لباس زیب تن ہیں۔ وَقَالَ لِی قَدْ رُفِعَ عَنِّی الْعَذَابُ بِبَرَکَةِ الشَّیْخِ عَبْدِالْقَادِرِ اور مجھے کہا کہ اب مجھ سے شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا کی برکت سے عذاب دور کر دیا گیا ہے۔ اور مجھے نصیحت کی کہ تم ان کی خدمت اقدس میں حاضری دیتے رہا کرو۔

آپ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا۔ اِنَّ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ قَدْ وَعَدَنِیْ اَنْ یُّخَفِّفَ الْعَذَابَ عَنْ کُلِّ مَنْ عَبَرَ عَلٰی بَابِ مَدْرَسَتِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ بے شک میرے رب کریم عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ جو مسلمان میرے مدرسہ کے دروازے سے گزرے گا میں اس کے عذاب میں تخفیف کر دوں گا۔

(بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۱ سطر ۱۲ تا ۱۶، قلائد الجواہر صفحہ ۵۱ سطر ۲ تا ۱، سفینۃ الاولیاء صفحہ ۷، تحفہ قادریہ صفحہ ۱۰۳)

غوث اعظم بمن بے سروساماں مددے
قبلۂ دیں مددے کعبۂ ایماں مددے

اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمۃ کے بھائی دارا شکوہ قادری علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ جس کسی کو میرے حلقۂ درس میں شمولیت کا اتفاق ہوا ہے۔ یا جس نے میری زیارت کی ہے۔

تو قبر کے فشار اور قیامت کے عذاب میں اس کے لئے کمی کر دی جائے گی۔

(سفینۃ الاولیاء صفحہ)

مدرسہ کی گھاس اور کنواں

ایک دفعہ آپ کے عہد میں بغداد شریف میں مرضِ طاعون ظاہر ہوا۔ اور اس نے اس قدر زور پکڑا کہ ہر روز ہزار ہزار آدمی اور عورتیں مرنے لگے۔ لوگوں نے حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس مصیبت اور پریشانی کا تذکرہ کیا فَقَالَ يُسْحَقُ الْكَلَأُ الَّذِيْ حَوْلَ مَدْرَسَتِنَا وَيُوْكَلُ يَشْفِي اللّٰهُ بِهِ النَّاسَ الْمَرْضٰى تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے مدرسہ کے اردگرد جو گھاس ہے اس کو رگڑ کر اوپر لگاؤ اور اسی کو کھاؤ۔ اللہ تعالیٰ بیمار لوگوں کو اس سے شفا دے گا۔ نیز فرمایا مَنْ شَرِبَ مِنْ مَاءِ مَدْرَسَتِنَا قَطْرَةً يَشْفِيْهِ اللّٰهُ جو شخص مدرسہ کے کنویں کا پانی پیئے گا۔ اس کو بھی شفاء حاصل ہوگی۔ پس لوگوں نے آپ کے فرمان کے مطابق عمل کیا فَوُجِدَ الشِّفَاءُ كَامِلًا تو ان کو شفا کامل حاصل ہوئی۔ اہالیانِ بغداد شریف کا بیان ہے۔ فَمَا وَقَعَ فِيْ عَهْدِهِ الطَّاعُوْنُ فِيْ بَغْدَادَ ثَانِيًا بعد ازیں آپ کے عہد میں دوبارہ طاعون کی وبا قطعاً نہ آئی۔

(تفریح الخاطر صفحہ ۳۴-۳۵ مطبوعہ مصر)

مدرسہ کے دروازہ پر جھاڑو دینا

شیخ ابو عمرو عثمان صریفینی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ شیخ بقا بن بطو اور شیخ علی بن ابو نصر الہیتی اور شیخ ابو سعید قیلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مدرسہ میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ اور مدرسہ کے دروازہ پر جھاڑو دیتے تھے اور پانی کا چھڑکاؤ کیا کرتے تھے۔

(بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۶، تحفہ قادریہ صفحہ ۷۶)

مدرسہ کی چوکھٹ کو بوسہ دینا

شیخ عثمان صریفینی علیہ الرحمۃ کا ہی بیان ہے کہ كُنْتُ اَرٰى كَثِيْرًا مِّنْ مَشَايِخِ الْعِرَاقِ الَّذِيْنَ عَاصَرُوا الشَّيْخَ عَبْدَ الْقَادِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا وَصَلُوْا اِلٰى بَابِ مَدْرَسَتِهٖ وَرِبَاطِهٖ قَبَّلُوا الْعُتْبَةَ۔ میں

اکثر عراق کے مشائخ کو جو حضرت کے ہمعصر تھے جب مدرسہ اور خانقاہ میں حاضر ہوتے تو ان کی چوکھٹ کو چومتے ہوئے دیکھتا۔

آں قبلۂ صفا کہ تو اش ماہ منظری!
سرہا بر آستانۂ او خاک در شوند

(بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۶، تحفہ قادریہ صفحہ ۷۶)

خطا معاف ایک ابدال سے خطا سرزد ہو جانے کی وجہ سے مقامِ ابدالیت سے معزول کر دیا گیا تو اُس نے حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ ملتجی ہو کر استغاثہ کیا اور اپنی پیشانی کو مدرسہ کی چوکھٹ پر رکھ کر رونے لگا۔ تو اُسی وقت ہاتفِ غیب سے آواز آئی۔

یَا فُلَانُ لَطَخْتَ جَبْهَتُكَ بِتُرَابِ بَابِ مَحْبُوْبِی السَّیِّدِ عَبْدِ الْقَادِرِ عَفَوْتُ عَنْ خَطِیْئَتِكَ وَ اَعْطَیْتُكَ مَقَامًا اَعْلٰی مِنْ مُقَامِكَ السَّابِقِ اِلٰی خِدْمَتِهٖ وَ اشْکُرِ اللّٰهَ عَلٰی هٰذِهِ الْعَطِیَّةِ الْعُظْمٰی فِیْ حُضُوْرِهٖ - اے فلاں! چونکہ تو نے میرے محبوب سید عبد القادر کے دروازہ کی خاک پر نیاز مندی کے لئے سر رکھ دیا ہے۔ اس لئے میں نے تم کو معاف کر دیا۔ اور پہلے سے بھی بلند مقام عطاء فرمایا ہے۔ تم حضرت غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ کی اس نعمتِ عظمٰی کا شکریہ ادا کرو۔

(تفریح الخاطر صفحہ ۳۳)

سلسلہ عالیہ قادریہ

غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے شیوخِ طریقت اور شجرہ خلافت

حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شیخ طریقت حضرت شیخ ابو سعید مبارک مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ان کے شیخ حضرت ابو الحسن علی ہنکاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ان کے شیخ حضرت ابو الفرح طرطوسی رضی اللہ عنہ، ان کے شیخ

حضرت ابو الفضل عبد الواحد تمیمی رضی اللہ عنہ، ان کے شیخ حضرت ابو بکر شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ان کے شیخ حضرت ابو القاسم جُنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ان کے شیخ حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ان کے شیخ حضرت معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ان کے شیخ حضرت امام موسےٰ رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ان کے شیخ حضرت امام موسےٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ان کے شیخ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ان کے شیخ حضرت امام باقر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ان کے شیخ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ان کے شیخ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ان کے شیخ حضرت سیدنا امیر المومنین علی بن ابو طالب کرم اللہ وجہ الکریم و رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے شیخ حضرت سید المرسلین، حبیب ربّ العالمین محمد مصطفےٰ علیہ افضل الصلوات والتسلیمات۔

امام اہلِ سنت، مجدد دین و ملت، اعلحضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ الشریف نے آپ کا شجرہ شریف نظماً اس طرح بیان فرمایا ہے۔

شجرہ شریف

یا الٰہی رحم فرما مصطفےٰ کے واسطے ۔۔۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرم کیجئے خدا کے واسطے

مشکلیں حل کر شہِ مشکل کشا کے واسطے ۔۔۔ کربلائیں رد شہید کربلا کے واسطے

سید سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے ۔۔۔ علم حق دے باقرِ علم ہدیٰ کے واسطے

صدقِ صادق کا تصدق صادق الاسلام کر ۔۔۔ بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

بہر معروف و سری معروف دے بیخود سری ۔۔۔ جُندِ حق میں گن جنید باصفا کے واسطے

بہر شبلی شیرِ حق دُنیا کے کتوں سے بچا ۔۔۔ ایک کا رکھ عبدِ واحد بے ریا کے واسطے

بو الفرح کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن و سعد ۔۔۔ بو الحسن اور بو سعید سعد زا کے واسطے

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا ۔۔۔ قدرِ عبد القادر قدرت نما کے واسطے

سلسلہ قادریہ کی فضیلت

شیخ ابو سعود عبد اللہ۔ شیخ محمد الاوانی۔ شیخ عمر البزاز رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیان کرتے ہیں۔ ضَمِنَ الشَّیخُ مُحیُ الدِّینِ عَبدُ القَادِرِ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنہُ لِمُرِیدِیہِ اِلیٰ یَومِ القِیَامَۃِ اَن لَا یَمُوتَ اَحَدٌ مِنھُم اِلَّا عَلیٰ تَوبَۃٍ۔ ہمارے شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قیامت تک کے اپنے مریدوں کے اس بات پر ضامن ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی توبہ کے بغیر نہیں مرے گا۔
(بہجۃ الاسرار ص۹۹ ، سطر۲۷ ، ۲۸ ، قلائد الجواہر ص۱۶ سطر۱۷ ، ۱۸ ، اخبار الاخیار فارسی ص۲۵ سطر۶ ، ۵)

مرحبا عزت و کمال حضور
ہے جلالِ خدا جلالِ حضور

حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔
لَوِانکَشَفَت عَورَۃُ لِمُرِیدِی بِالمَغرِبِ وَ اَنَا بِالمَشرِقِ لَسَتَرتُھَا۔ اگر میرا مرید مغرب میں ہو اس کا ستر کھل جائے اور میں مشرق میں ہوں تو میں اس کے ستر کی پردہ پوشی کروں گا۔ (اخبار الاخیار فارسی ص۲۵ ، بہجۃ الاسرار ص۹۹ ، قلائد الجواہر ص۱۶ ، سفینۃ الاولیا ص۶۹ ، تحفہ قادریہ ص۳۸ ، تفریح الخاطر ص۵۳)

امیر دستگیر غوثِ اعظم قطبِ ربانی
حبیب سید عالم زہے محبوب سبحانی
بدہ دست یقین اے دل بدست شاہ جیلانی
کہ دست او بود اندر حقیقت دست یزدانی

شیخ ابو الفتح الہروی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ علی بن الہیتی علیہ الرحمۃ کو فرماتے ہوئے سنا۔ لَا مُرِیدِینَ لِشَیخِھِم اَسعَدُ مِن مُرِیدِی الشَّیخِ عَبدِ القَادِرِ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالیٰ۔ کسی مرید کا شیخ اور مرشد حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ الباری کے مریدین کے شیخ سے زیادہ افضل نہیں ہو سکتا۔
(قلائد الجواہر ص۱۷)

نقشبندی سلسلہ کے بہت بڑے شیخ مرزا مظہر جان جاناں علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سلسلہ عالیہ قادریہ کے خرقہ اجازت کا تبرک حاصل کرنے کے بعد میرے باطن میں نسبت شریفہ قادریہ کی برکات کا احساس ہونے لگا۔ اور سینہ اس نسبت کے انوار سے پُر ہو گیا نیز فرماتے ہیں کہ قادری نسبت میں انوار کی چمک بہت ہے۔ (مقاماتِ مظہری ص۳۸)

شیخ المحدثین امام المحققین والمدققین عبد الحق محدث دہلوی نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں "مشائخ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ اُنہوں نے حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ اگر ایک شخص جس نے آپ سے بیعت تو نہیں کی مگر آپ کا ارادتمند ہے اور اپنی نسبت آپ سے کرتا ہے۔ تو کیا وہ شخص آپ کے مریدین میں شمار ہوگا۔ اور ان کی فضیلتوں میں شریک ہوگا کہ نہیں؟

تو آپ نے ارشاد فرمایا ہر کہ انتساب کرد بمن و خود را بہ بست بنامِ من قبول کند او را حق سبحانہٗ و تعالیٰ او رحمت کند بروے و توبہ بخشد او را اگرچہ بر طریق مکروہ باشد وے از جملہ اصحاب و مریداں من ست و پروردگار من عزوجل بفضلِ خود وعدہ کردہ است مرا کہ اصحاب مراد اہل مذہب و تابعانِ طریق مرا و ہر کہ محب من بود در بہشت در آرد۔ یعنی جس شخص نے اپنے آپ کو میری طرف منسوب کیا اور میرے ارادتمندوں کے حلقے میں شامل ہو گیا۔ حق تعالیٰ جل جلالہٗ اس کو قبول فرماتا ہے اور اس پر رحمت نازل فرماتا ہے۔ اگرچہ اس شخص کا یہ طریقہ مکروہ ہے۔ ایسا شخص

ؔ دیوبندی حضرات کے مولوی حکیم الامت اشرف علی تھانوی بارگاہ نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں حضوری کا شرف حاصل کرنے کے متعلق لکھتے ہیں کہ "بعض اولیاء اللہ ایسے بھی گزرے کہ خواب میں بلحالتِ غیبت میں روزمرہ ان کو دربارِ نبوی میں حاضری کی دولت نصیب ہوتی تھی ایسے حضرات صاحب حضوری کہلاتے ہیں انہی میں سے ایک حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی (قدس اللہ سرہٗ القوی) ہیں۔ کہ یہ بھی اس دولت سے مشرف تھے اور صاحب حضوری تھے۔ (افاضات الیومیہ جلد ۷، ص۶ مطبوعہ تھانہ بھون)

وہابی حضرات کے مفسر مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی شیخ سے حسنِ عقیدت کا اظہار اور علمی فضیلت کا اقرار اس طرح کرتے ہیں۔ کہ مجھ عاجز (ابراہیم میر) کو علم وفضل اور خدمت علم حدیث اور صاحب کمالات ظاہری و باطنی ہونے کی وجہ سے حُسنِ عقیدت ہے۔ آپ کی کئی ایک تصانیف میرے پاس موجود ہیں جن سے میں بہت سے علمی فوائد حاصل کرتا رہتا ہوں۔ (تاریخ اہلِ حدیث ص۳۹۸)

میرے اصحاب اور مریدین میں سے ہے اور میرے پروردگار عزوجل نے اپنے فضل و کرم سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے تمام اصحاب اہل مذہب میرے طریقہ پر چلنے والوں اور میرے محبوں کو بہشت میں جگہ دے گا۔

(اخبار الاخیار فارسی صفحہ ۲۵، سطر ۷ تا ۱۱ مطبوعہ دیوبند، قلائد الجواہر صفحہ ۱۵، بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۰ سطر ۱، ۲، تحفہ قادریہ صفحہ ۲۸)

ے تیری عزت کے نثار اے میرے غیرت والے
آہ صد آہ کہ یوں خوار ہو بردا تیرا
تجھ سے در، در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت!
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا
اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹا تیرا

غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اَنَا لِکُلِّ مَنْ عَثَرَبِہٖ مَرْکَبُہٗ مِنْ اَصْحَابِیْ وَمُرِیْدِیْ وَمُحِبِّیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ آخِذٌ بِیَدِہٖ قیامت تک میرے دوستوں، مریدوں اور محبوں میں سے جو کوئی ٹھوکر کھائے گا میں اس کا ہاتھ پکڑ لوں گا۔ (قلائد الجواہر صفحہ ۱۷ سطر ۷، ۸، ۱۸ مطبوعہ مصر)

حضرت محبوب سبحانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں وَعِزَّۃِ اللّٰہِ وَاِنَّ یَدِیْ عَلٰی مُرِیْدِیْ کَالسَّمَاءِ عَلَی الْاَرْضِ اِذْ لَمْ یَکُنْ مُرِیْدِیْ جَیِّدًا فَاَنَا جَیِّدٌ۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی عزت و جلالت کی قسم ہے کہ میرا ہاتھ اپنے مریدوں پر اس طرح ہے جس طرح زمین پر آسمان (کا سایہ) ہے۔ اگر میرے مرید عالی مرتبہ نہ ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میں تو عالی مرتبہ ہوں۔

(اخبار الاخیار فارسی صفحہ ۲۵، بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۰ سطر ۲۶، ۲۷، قلائد الجواہر صفحہ ۱۵ سطر ۷، ۸، تفریح الخاطر صفحہ ۵۳)

بیت اس سرکی ہے جو بہجۃ الاسرار میں ہے
کہ فلک وار مریدوں پہ ہے سایہ تیرا
بد سہی چور سہی مجرم و ناکارہ سہی!
اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریما تیرا

ہیں رضا یوں نہ بلک تو نہیں جید تو نہ ہو
سید جید ہر دہر ہے مولا تیرا

شہباز لامکانی قدس سرہ النورانی اپنے قصیدہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

مُرِیْدِیْ ھِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّ
وَافْعَلْ مَاتَشَاءُ فَالْاِسْمُ عَالِیْ

اے میرے مرید! خوش ہو اور بیباک ہاتھ بحکم اللہ العالمین جو چاہے تو کر گزر میرا نام جو بڑا ہے تیرے پاس ہے۔

مُرِیْدِیْ لَاتَخَفْ اَللّٰہُ رَبِّیْ
عَطَانِیْ رِفْعَۃً نِلْتُ الْمَنَالِ

اے میرے مرید! تو مت ڈر۔ اللہ کریم میرا رب ہے۔ اس نے مجھے رفعت و بلندی عطا فرمائی ہے اور میں اپنی اُمیدوں کو پہنچا ہوں۔

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا
کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِ

خدا تعالیٰ کے تمام شہر اور ملک میری نگاہ میں رائی کے دانہ کی طرح ہیں۔ اور میرے حکم اتصال میں ہیں۔

وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا
فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالِ

اللہ تعالیٰ نے مجھے جملہ اقطاب کا مختار بنایا ہے۔ پس میرا حکم ہر حال میں جاری ہے۔

وَمَا مِنْھَا شُھُوْرٌ اَوْ دُھُوْرٌ
تَمُرُّ وَتَنْقَضِیْ اِلَّا اَتَانِیْ

۔ حضرت کے قصیدہ کے متعلق خواجہ حسن نظامی رقمطراز ہیں کہ آپ کا قصیدۂ غوثیہ جو مشائخ عظام میں بطور ایک شغل (وظیفہ) کے اکثر حاجتوں اور مرادوں کے لیے پڑھا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ نے اس میں عجیب و غریب تاثیریں دی ہیں (محفل نامہ گیارہویں شریف صفحہ ۶۲ سطر ۸ تا ۱۱ مطبوعہ دہلی) (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

اور کوئی مہینہ اور سال ایسا نہیں ہے جو اپنے ظہور سے پہلے میرے پاس نہ آئے۔ ل

شیخ ابوالقاسم عمر بن مسعود البزاز اور شیخ ابوحفص عمر الکیمانی علیہما الرحمۃ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰی تُسَلِّمَ عَلَیَّ وَ تَجِیْءُ السَّنَۃُ اِلَیَّ تُسَلِّمُ عَلَیَّ وَ تُخْبِرُنِیْ بِمَا یَجْرِیْ فِیْہِ یَجِیْءُ الشَّھْرُ وَ یُسَلِّمُ عَلَیَّ وَ یُخْبِرُنِیْ بِمَا یَجْرِیْ فِیْہِ وَیَجِیْءُ الْاُسْبُوْعُ وَ یُسَلِّمُ عَلَیَّ وَ یُخْبِرُنِیْ بِمَا یَجْرِیْ فِیْہِ وَیَجِیْءُ الْیَوْمُ وَیُسَلِّمُ عَلَیَّ وَ یُخْبِرُنِیْ بِمَا یَجْرِیْ فِیْہِ سورج روزانہ طلوع ہوتے وقت مجھے سلام عرض کرتا ہے اور ہر نیا سال جب آتا ہے تو مجھے سلام عرض کرتا ہے نیز جو کچھ سال بھر میں وقوع پذیر ہونا ہوتا ہے اُس کی مجھے خبر دیتا ہے۔ اور ہر ہفتہ جب اُس کی ابتداء ہوتی ہے مجھ پر سلام عرض کرتا ہے اور جو کچھ ہفتہ بھر میں ہونا ہوتا ہے اُس کی مجھے خبر دیتا ہے اور ہر دن مجھے سلام کرتا ہے اور دن بھر میں جو کچھ ہونا ہوتا ہے اُس کی خبر دیتا ہے۔

(بہجۃ الاسرار صفحہ ۲۲، قلائد الجواہر صفحہ ۲۶، نزہۃ الخاطر الفاتر صفحہ ۸۵ تفریح الخاطر صفحہ ۱۴)

ارشادِ واقفِ اسرارِ لامکانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔

عِزَّۃِ رَبِّیْ اِنَّ السُّعَدَاءَ وَ الْاَشْقِیَاءَ لَیُعْرَضُوْنَ عَلٰی عَیْنِیْ فِی اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ اَنَا غَائِصٌ فِیْ بِحَارِ عِلْمِ اللّٰہِ وَ مُشَاھَدَتِہٖ مجھے اپنے ربِ جلیل کی عزت و عظمت کی قسم میرے سامنے نیک بخت اور بد بخت لوگ پیش کیے جاتے ہیں۔ میری نظر لوحِ محفوظ پر ہوتی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کے علوم اور مشاہدات کے سمندروں میں تیرنے والا ہوں۔

ل امام الوہابیہ نواب صدیق حسن خاں مقامِ غوثیت کی تعریف کرتے ہوئے یوں رقمطراز ہیں بامر خدا خلقِ خدا پر حاکم ہونا۔ (مقالات احسان صفحہ ۱۵۷) (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہٗ)

(بہجۃ الاسرار صہ ۲۲ سطر ۶، ۷ قلائد الجواہر صہ ۲۶، نزہتہ الخاطر الفاتر صہ ۸۵، تفریح الخاطر صہ ۴۶)

اولیاء کاملین کے متعلق ہی عارفِ رومی مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ مثنوی[1] شریف میں فرماتے ہیں ؎

لوحِ محفوظ است پیشِ اولیاء
از چہ محفوظ است محفوظ از خطاء

حال تو دانند یک یک مو بمو
زانکہ پُر ستند از اسرار ہُو

بلکہ پیش از زادن تو سالہا
دیدہ باشندت بچندیں حالہا

(مثنوی شریف دفتر چہارم صہ ۵۲، ۵۳ مطبوعہ بمبئی)

قطبِ ربانی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

اَنَا حُجَّۃُ اللہِ عَلَیْکُمْ ۔ اَنَا نَائِبُ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَوَارِثُہٗ فِی الْاَرْضِ ۔ میں زمین میں تم پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہوں رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نائب ہوں اور زمین پر ان کا وارث ہوں۔

---

[1] مثنوی شریف کے متعلق مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ "یہ اس رتبہ کی کتاب ہے جس کی نسبت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎ مثنوی مولوی معنوی + ہست قرآن در زبانِ پہلوی - نیز حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی علیہ الرحمۃ کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ سفر و حضر میں کلام اللہ شریف و دلائل الخیرات شریف و مثنوی معنوی حضرت مولانا کو ضرور پاس رکھتے تھے اور جو عالم ان کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتا تو اس کو ضرور مثنوی شریف کا درس دیتے اور اسکو پڑھنے کی نصیحت فرماتے تھے۔ (التذکیر صہ ۱۱۶ حصہ سوم امداد المشتاق صہ ۲۳، ۲۷) وہابیہ کے آرگن 'اہل حدیث دہلی' میں درج ہے کہ "یہ حقیقت ہے کہ مولانا جلال الدین رومی ایک زبردست عارف باللہ اور باکمال انسان تھے بحرِ تصوف کے شناور تھے۔ آپ نے اپنی مثنوی میں اسلام کو اس کی اصلی صورت میں پیش کیا ہے۔ آپ نے منظوم شکل میں شریعت کے بڑے بڑے نکات بیان کیے ہیں۔ اس حقیقتِ حال سے کسی مسلمان کو انکار نہیں۔ (پندرہ روزہ اخبار اہلِ حدیث دہلی صہ ۱۳ کالم ۱)

(بہجۃ الاسرار ص۲۲ سطر، مطبوعہ مصر، تفریح الخاطر ص۱۷، زبدۃ الخاطر الفاتر ص۵)

نبی جی کا ہے تم پر پیار یا محبوبِ سبحانی
علی کے ہو دل اور دلدار یا محبوبِ سبحانی

چراغِ دودمان اہلِ بیتِ مصطفیٰ تم ہو
منور تم سے ہے گھر بار یا محبوبِ سبحانی

گلِ باغِ علی ہو ثمرہ نخلِ حسینی ہو
حسن کے تم ہو برخوردار یا محبوبِ سبحانی

زمرہ ہو حسن کے لعل ہو کان حسینی کے
علی کے ہو دُرِ شہوار یا محبوبِ سبحانی

غوث الثقلین قدس سرہ العزیز کی جسمانی خصوصیات

حلیہ شریف شیخ موفق الدین بن قدامۃ المقدسی، شیخ ابوسعید، شیخ ابو محمد عبداللہ اور شیخ ابو عبداللہ بن احمد علیہم الرضوان فرماتے ہیں کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جسم مبارک دُبلا، قد درمیانہ، رنگ گندم گوں، سینہ کشادہ، ڈاڑھی مبارک گنجان اور چوڑی، ابرو باریک اور ملی ہوئیں۔

نہایت ہی حسین وجمیل چہرہ مبارک، بلند آواز تھے۔

(شرح فتوح الغیب ص۱، قلائد الجواہر ص۶، زبدۃ الخاطر الفاتر ص۶۹ مقالات الاحسان)

آواز مبارک آپ جس وقت کلام فرماتے تھے مجلس گونج اُٹھتی تھی۔ آواز مبارک میں قدرتی ایسا رعب تھا کہ جب بھی آپ نے گفتگو فرمائی یا مجمع عام میں کچھ ارشاد فرمایا تو تمام سامعین اور مخاطب دم بخود ہو کر متوجہ ہو جاتے تھے۔ کسی کو حضرت کے کلام سے غیر ملتفت ہونے کی مجال نہ تھی۔ عجب بات یہ بھی سب دور اور نزدیک والے حضرات آپ کی آواز کو یکساں سنتے تھے۔ اور ہر ایک کو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسا کہ حضرت ان کے قریب ہی ارشاد فرما رہے ہیں۔ کلام کرتے وقت کسی کو بجز سکوت کے دم مارنے کی گنجائش نہ ہوتی تھی۔ جو کچھ حکم ارشاد فرماتے اسی وقت اس کی بجا آوری اور تعمیل ہو جاتی تھی۔

(بہجۃ الاسرار ص۹۱، قلائد الجواہر ص۸، تفریح الخاطر ص۵۲)

نظرِ مبارک

حضور جس شخص یا جس اجتماع پر نظرِ جمال باکمال سے توجہ فرماتے وہ کیسا ہی سخت طبع، سنگدل کیوں نہ ہوتا، خاشع، خاضع مطیع اور غلام بن جاتا۔ (تفریح الخاطر ص۵۲، مقالات الاحسان ص مصنفہ نواب صدیق حسن خاں، قلائد الجواہر ص، محفل نامہ گیارھویں شریف ص۴۹ مصنفہ خواجہ حسن نظامی)

اِمام اجل، عارف باللہ حضرت ابو الحسن نور الدین علی بن جریر الخمی الشطنوفی علیہ الرحمۃ آپ کا ارشادِ گرامی تحریر فرماتے ہیں۔

اَنتم بَیْنَ یَدِیْ کَالْقَوَارِیْرِ یُرٰی مَافِیْ بَوَاطِنِکُمْ وَظَوَاھِرِکُمْ۔ تم سب حضرات میرے سامنے شیشے کی بوتل کی طرح ہو۔ جن کے ظاہر اور باطن میں سب کچھ نظر آتا ہے۔

(بہجۃ الاسرار ص۲۴ مطبوعہ مصر، سفینۃ الاولیاء ص۶۶، تفریح الخاطر ص۴۸)

چودہ سو ۱۴۰۰ افراد کا واصل باللہ ہونا

ایک دن حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ کریم کی طرف سے سات سو مرد اور اور سات سو عورتوں کو واصل باللہ کرنے کا حکم ہوا۔ تو آپ نے ایک طرف مردوں کو اور دوسری طرف عورتوں کو جمع کر کے نگاہِ ولایت سے ان کے دلوں کو خالص سونا بنا کر واصل باللہ فرمایا۔ (تفریح الخاطر ص۴۱)

نہ کتابوں سے نہ کالج کے ہے در سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

چور کو قطب بنانا

سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ سے حاضری دے کر ننگے پاؤں بغداد شریف کی طرف آرہے تھے کہ راستہ میں ایک چور کھڑا کسی مسافر کا انتظار کر رہا تھا تاکہ اس کو لوٹ لے۔ آپ جب اس کے قریب پہنچے تو پوچھا تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا کہ بدو دیہاتی ہوں۔ فَکَشَفَ لَہُ الْغَوْثُ اِنَّ اِسْمَہٗ مَکْتُوْبٌ بِسَوَادِ الْمَعْصِیَۃِ۔ آپ نے کشف کے ذریعے اس کی معصیت اور بدکرداری کو لکھا ہوا دیکھا۔ اس چور کے دل میں خیال آیا شاید یہ غوث اعظم ہیں۔ آپ کو

اُس کے دل میں یہ خیال پیدا ہونے کا علم ہو گیا۔ اور فرمایا میں عبدالقادر ہوں۔
فَوَقَعَ السَّارِقُ فِی الْحَالِ عَلٰی قَدَمِهِ الْمُبَارَکَةِ بِلَا مُحَالٍ
وَجَرٰی عَلٰی لِسَانِهٖ یَا سَیِّدِی عَبْدَ الْقَادِرِ شَیْئًا لِلّٰهِ۔ تو وہ
چور سُنتے ہی فوراً آپ کے مُبارک قدموں پر گر پڑا اور اُس کی زبان پر یَا سَیِّدِی
عَبْدَ الْقَادِرِ شَیْئًا لِلّٰهِ جاری ہو گیا۔ آپ کو اُس کی حالت پر رحم آ گیا۔
وَتَوَجَّهَ اِلَی اللّٰهِ لِاِصْلَاحِ بَالِهٖ اور اُس کی اصلاح کے لئے بارگاہِ
الٰہی میں متوجہ ہوئے تو غیب سے ندا آئی۔ یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ دُلَّ
السَّارِقَ عَلٰی طَرِیْقِ الصَّوَابِ وَاَرْشِدْهُ اِلٰی هِدَایَةِ
الْاَحْبَابِ وَاجْعَلْهُ قُطْبًا مِنَ الْاَقْطَابِ فَصَارَ السَّارِقُ
قُطْبًا بِنَظْرِهٖ بِلَا اِرْتِیَابٍ۔ اے غوثِ اعظم! اس چور کو سیدھا
راستہ دکھا دو۔ اور ہدایت کی طرف رہنمائی فرماتے ہوئے اسے قطب بنا دو
چنانچہ آپ کی ایک نگاہِ فیض رساں سے وُہ قطب کے درجہ پر فائز ہو گیا۔
(تفریح الخاطر صہ ۲۲)

عجب شان یا غوث تیری جلی ہے ۔۔۔ تیری نظر سے چور بنتا ولی ہے

جسمِ مُبارک آپ کا جسم مبارک نہایت ہی نظیف تھا۔ امام ربانی غواثِ بحرِ عرفانی سیدی عبدالوہاب[1] شعرانی، امام المحدثین حضرت
مُلّا علی قاری اور حضرت علامہ یوسف نبہانی تحریر فرماتے ہیں کہ شیخ شریف حسین
موصلی اور شیخ خضر علیہما الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کی خدمتِ اقدس میں تیرہ سال رہے ہیں۔ اس عرصۂ طویل میں ہم نے آپ کی ناک سے
رینٹھ نکلتے ہوئے اور مُنہ سے بلغم نکلتے ہوئے کبھی بھی نہیں دیکھا تھا۔ وَلَا قَعَدَتْ
عَلَیْهِ ذُبَابَةٌ اور نہ ہی کبھی آپ کے جسمِ اطہر پر مکھی کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔

---

[1] مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ النورانی کے متعلق رقمطراز ہیں کہ مجھ ناکار
ابراہیم میر کو ان سے کمال حُسنِ عقیدت ہے میں نے اُن کی کتب سے سلوک و فروع کے متعلق بہت فیض حاصل کیا مصر میں
میں نے ان کی مسجد میں نمازِ مغرب ادا کی۔ اور ان کے مرقدِ منور کی زیارت کی اور فاتحہ پڑھی۔ (حاشیہ تاریخ اہلِ حدیث صہ ۱۱۵)

(طبقات الکبرٰے جلد ۱ صـ۱۲۷، نزہتہ الخاطر الفاتر صـ۶۵، جامع کرامات الاولیا جلد ۲ صـ۲۰۳
بہجۃ الاسرار صـ۶، قلائد الجواہر صـ۱۹، سفینۃ الاولیا صـ۶۸، تحفہ قادریہ صـ۱۳)

پسینۂ مبارک

مفتی عراق حضرت محی الدین ابو عبد اللہ محمد بن حامد البغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خصائل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ طیب الاعراق کہ آپ کا پسینہ مبارک خوشبودار تھا۔ (قلائد الجواہر صـ۲ سطر ۱۳، صـ۳ سطر ۱، تفریح الخاطر صـ۵۲)

جبۂ شریف

شیخ علی بن ادریس یعقوبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ۵۵۱ھ میں میرے شیخ طریقت حضرت شیخ علی بن الہیتی قدس سرہ العزیز مجھے حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ اقدس میں لے کر حاضر ہوئے اور میرے متعلق عرض کیا بندہ نواز یہ میرا مرید ہے۔ فَخَلَعَ ثَوْباً کَانَ عَلَیْہِ وَاَلْبَسَنِیْ اِیَّاہُ۔ آپ کے جسمِ اطہر پر ایک کپڑا تھا۔ آپ نے وہ اُتار کر مجھے پہنا دیا۔ اور ارشاد فرمایا۔ یَا عَلِیُّ لَبِسْتَ قَمِیْصَ الْعَافِیَۃِ۔ اے علی! تُو نے تندرستی اور عافیت کا قمیص پہن لیا ہے۔ فَکُنْتُ مُنْذُ اَلْبَسَتْہُ خَمْسَۃً وَّسِتِّیْنَ سَنَۃً مَا حَدَثَ لِیْ فِیْھَا اَلَمٌ۔ پس اس جبہ شریف کو پہننے کے بعد اب تک پینسٹھ سال کا عرصہ ہوا ہے کہ مجھے کسی قسم کی مرض اور بیماری، لاحق نہیں ہوئی۔ (قلائد الجواہر صـ۱۷)

ٹوپی مبارک

شیخ ابو عمر و صیریفینی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ میں حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے مجھے ارشاد فرمایا۔ "زود باشد کہ خدا تعالیٰ ترا مریدے بدہد نام دے عبد الغنی بن نقطہ کہ مرتبۂ دے بلند تر باشد از بسیارے اولیاء و خدا تعالیٰ بوے مفاخرت کند بر ملائکہ" عنقریب تم کو اللہ تعالیٰ مرید دے گا جس کا نام عبد الغنی بن نقطہ ہو گا۔ جس کا رُتبہ بہت سے اولیاء اللہ سے بلند تر ہو گا۔ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ملائکہ پر فخر کرے گا۔ بعد ازیں آپ نے اپنی ٹوپی مبارک میرے سر پر رکھ دی۔ "خوشی و خنکی آں بد ماغ من رسید و از دماغ بدل ملکوت بر من کشف

گشت شنیدم کہ عالم و آنچہ در عالم است حق سبحانہ تعالیٰ میگویند" ٹوپی رکھنے کی خوشی اور اس کی ٹھنڈک میرے دماغ میں پہنچی اور دماغ سے دِل تک عالمِ ملکوت کا حال مجھ پر واضح ہو گیا اور میں نے دیکھا کہ جہان اور جو کچھ اس جہان میں ہے سب اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہے۔ (نفحات الانس فارسی ص۳۵)

ہاتھ مبارک

شیخ علی بن ادریس یعقوبی علیہ الرحمۃ ہی بیان کرتے ہیں کہ میرے شیخ مجھے ایک دفعہ ۵۶۱ھ میں آپ کی خدمت میں لے گئے۔ حضرت تھوڑی دیر خاموش رہے۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ آپ کے جسم اطہر سے نور کی شعاعیں نکل نکل کر میرے جسم میں مل گئی ہیں۔ اُس وقت میں نے اہلِ قبور کو اور اُن کے حالات اور مراتب و مناصب کو دیکھا اور فرشتوں کو بھی دیکھا نیز مختلف آوازوں میں مَیں نے ان کی تسبیحیں سُنیں اور ہر ایک انسان کی پیشانی پر جو کچھ لکھا تھا اُس کو میں نے پڑھا۔ اور بہت سے واقعات اور عجیب و غریب امور مجھ پر منکشف ہوئے۔ پھر آپ نے مجھ سے فرمایا ڈرو مت۔ تو میرے شیخ طریقت حضرت علی بن ہیتی علیہ الرحمۃ نے حضرت کی خدمت میں عرض کی حضور والا! مجھے اس کی عقل زائل ہونے کا ڈر ہے۔

فَضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى صَدْرِيْ فَلَمْ اَفْزَعْ مِنْ شَيْءٍ مِّمَّا رَاَيْتُ وَسَمِعْتُ تَسْبِيْحَ الْمَلَائِكَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَ اَنَا اِلَى الْاٰنِ اَسْتَضِيْءُ فِيْ طُرُقِ الْمَلَكُوْتِ مِنْ تِلْكَ الْبَارِقَةِ۔ تو آپ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سینے پر رکھا پھر جو کچھ میں نے دیکھا میں اُس سے قطعاً نہ گھبرایا۔ اور فرشتوں کی تسبیحوں کو میں نے پھر سُنا۔ اور اب تک میں عالمِ ملکوت میں اس روشنی سے مستفید ہوتا ہوں۔

(قلائد الجواہر ص۱۷-۱۸)

شیخ الصوفیہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ کہ میں اپنے عالمِ شباب میں علم کلام میں بہت مشغول رہتا تھا۔ اور اس فن کی بہت سی کتابیں بھی میں نے حفظ کر لی تھیں۔ میرے عمِ بزرگوار اس میں کثرتِ اشتغال سے منع فرماتے تھے۔

ایک روز وہ مجھے حضرت محبوب سبحانی قدس سرہ العزیز کی خدمت میں لے گئے اور عرض کیا کہ یہ میرا بھتیجا ہے اور ہمیشہ علم کلام میں ہی مشغول رہتا ہے۔ میں نے اس کو اس سے کئی مرتبہ منع کیا ہے۔ ان کے عرض کرنے پر حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ اس فن کی تم نے کون کون سی کتاب پڑھی ہے۔ میں نے کتابوں کے نام بتائے تو آپ نے اپنا دستِ مبارک میرے سینہ پر رکھا جس سے مجھے ان کتابوں میں سے کسی کتاب کا ایک لفظ بھی یاد نہ رہا اور میرے دل سے اس علم کے تمام مسائل نسیاً منسیاً ہو گئے۔ وَاَقَرَّ اللّٰہُ فِی صَدْرِیَ الْعِلْمَ اللَّدُنِّیَّ فِی الْوَقْتِ الْعَاجِلِ وَقُمْتُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَاَنَا اَنْطِقُ بِالْحِکْمَۃِ وَقَالَ لِیْ اَنْتَ آخِرُ الْمَشْہُوْرِیْنَ فِی الْعِرَاقِ۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس وقت میرے سینہ میں علم لدنی بھر دیا۔ اور جب میں آپ کے آستانہ سے واپس ہوا تو حکمت و علم لدنی میری زبان پر تھا۔ نیز آپ نے مجھے فرمایا تم عراق کے متاخرین مشاہیر میں سے ہو گئے۔ (بہجۃ الاسرار ص ۲۳۲، قلائد الجواہر ص ۳۱، نفحات الانس فارسی ص ۲۵، تحفہ قادریہ ص ۲۶، ۲۷ مصنفہ شاہ ابو المعالی علیہ الرحمۃ)

انگلی مبارک شیخ ابو محمد محلی علیہ الرحمۃ سے روایت ہے کہ ایک روز میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ کچھ عرصے تک ان کی خدمت میں قیام رہا۔ جب میں نے مصر واپس جانے کا ارادہ کیا تو آپ سے اجازت طلب کی۔ آپ نے فرمایا کبھی کوئی چیز کسی سے نہ مانگنا، اپنی انگشتِ مبارک آپ نے میرے منہ میں داخل کی اور ارشاد فرمایا کہ اسے بار بار چوسو۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ بغداد سے مصر تک کی مسافت میں مجھے بھوک محسوس نہ ہوئی بلکہ اپنے جسم میں پہلے سے زیادہ توانائی پائی (تفریح الخاطر ص ۳۱، سفینۃ الاولیاء ص ۷۵ از دارا شکوہ علیہ الرحمۃ)

روشنی ظاہر ہونا ایک مرتبہ رات کو غیث الکونین، غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ شیخ احمد رفاعی اور عدی بن مسافر علیہما الرحمۃ حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزارِ پُر انوار

کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے۔ مگر اُس وقت اندھیرا بہت زیادہ تھا۔
حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پیش پیش تھے۔ آپ جب کسی پتھر پر کسی دیوار یا قبر کے پاس سے گزرتے آپ انگلی سے اشارہ فرماتے تو اس وقت آپ کی انگشت مبارک چاند کی طرح روشن ہو جاتی تھی اسی طرح سے وہ سب حضرات آپ کی انگلی مبارک کی روشنی سے حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مُبارک تک پہنچ گئے (قلائد الجواہر ص۲۷)

لباسِ مُبارک

آپ کی طبیعت نفاست پسند اور مزاج از حد لطیف تھا۔ نفاست اور نظافت بہت مرغوب تھی۔ لباس بھی اعلیٰ درجہ کا شاندار استعمال فرماتے تھے مگر خلافِ شریعت نہیں۔ کیونکہ تمام کتابوں میں یہ بات موجود ہے کہ آپ کا لباس مُبارک عالمانہ ہوتا تھا بیش قیمت سے بیش قیمت کپڑا آپ کے لئے خریدا جاتا تھا۔

چنانچہ بغداد شریف کے ایک مشہور بزاز شیخ ابو الفضل احمد بن قاسم قرشی سے مروی ہے کہ ایک دفعہ حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خادم میرے پاس آیا۔ اور اُس نے کہا کہ مجھے ایک ایسا قیمتی اور عمدہ کپڑا درکار ہے۔ جس کے ایک گز کی قیمت ایک اشرفی ہو۔ نہ اس سے کم نہ اس سے زیادہ۔ میں نے پوچھا ایسا قیمتی کپڑا کس کے واسطے درکار ہے۔ خادم نے حضور کا نام لیا۔ اُس وقت میرے دل میں خطرہ گزرا کہ جب فقراء ایسا قیمتی لباس زیب تن کریں گے تو بادشاہِ وقت یعنی خلیفہ کون سا کپڑا پہنے گا۔ اُنہوں نے تو بادشاہ کے لئے کوئی کپڑا باقی ہی نہیں چھوڑا ابھی یہ خطرہ میرے دل میں گزر ہی رہا تھا کہ میرے پاؤں میں غیب سے ایک کیل ایسی چبھی کہ قریب المرگ ہو گیا۔ ہر چند اس کو باہر نکالنے کی کوشش کی مگر ناکام ہوئی۔ پھر مجھ کو اُٹھا کر آنحضرت کی خدمت میں لائے تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے ابو الفضل! تو نے اپنے دل میں ہم پر کیوں اعتراض کیا۔ خدا کی قسم میں نے اس کپڑے کو نہ پہنا جب تک کہ مجھے یہ نہ کہا گیا بِحَقِّیْ عَلَیْکَ اَلْبِسْ قَمِیْصًا ذِرَاعُہٗ بِدِیْنَارٍ یعنی تجھے میرے حق کی قسم ایک قمیص ایسے کپڑا کا پہن جس کی قیمت فی گز

ایک اشرفی ہو۔ (اخبار الاخیار فارسی صـ۲۱، بہجۃ الاسرار، محفل نامہ گیارہویں شریف صـ۴۹، ۵۰، تفریح الخاطر صـ۲۳، قلائد الجواہر صـ۳۵، نزہتہ الخاطر الفاتر صـ۷۷، تحفہ قادریہ صـ۱۵)

سیدنا غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

اخلاقی خصوصیات

حافظ ابو سعید عبد الکریم السمعانی، مفتی عراق ابو عبد اللہ محمد البغدادی، شیخ معمر جرادہ اور شیخ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف الاشلی علیہم الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت قطب الاقطاب، فرد الاحباب، سید الاسیاد، غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا رقیق القلب، خلیق، وسیع حوصلہ، شیریں زبان، رحمدل، حد درجہ خدا ترس، سخی، مہمان نواز، غریب نواز، بامروت اور پابند قول وقرار تھے۔ آپ کی ذات مجمع البرکات صفاتِ جمیلہ اور خصائلِ حمیدہ کی جامع تھی۔

شیخ عبد اللہ جبائی علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ میرے نزدیک کھانا کھلانا اور حُسنِ اخلاق، افضل و اکمل ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ میرے ہاتھ میں پیسہ نہیں ٹھہرتا۔ اگر صبح کو میرے پاس ہزار دینار آئیں تو شام تک ان میں سے ایک پیسہ بھی نہ بچے۔ غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم کر دوں اور لوگوں کو کھانا کھلاؤں۔ (قلائد الجواہر صـ۸)

مفتی عراق فرماتے ہیں کہ آپ کی بارگاہ بیکس پناہ اور جود وسخا سے کوئی سائل کبھی خالی نہیں جاتا تھا۔[۱]

ان کے در سے کوئی خالی جائے ہو سکتا نہیں
ان کے دروازے کھلے ہیں ہر گدا کے واسطے

ایک دفعہ ایک شخص کو آپ نے کچھ مغموم اور افسردہ دیکھ کر پوچھا۔ تمہارا کیا حال ہے؟ اُس نے عرض کی حضورِ والا! دریائے دجلہ کے پار جانا چاہتا تھا مگر ملاح نے

---

[۱] قلائد الجواہر صـ۱۹، بہجۃ الاسرار صـ۱۰۱، ۱۰۵، تفریح الخاطر صـ۵۲،

بغیر کرایہ کے کشتی میں نہیں بٹھایا۔ اور میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ دریں اثنار ایک عقیدتمند آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ اور تیس دینار نذرانہ پیش خدمت کیا۔ آپ نے وہ تیس دینار اُس شخص کو دیئے اور فرمایا جاؤ! یہ تیس دینار اس ملاح کو دے دینا اور کہہ دینا کہ آئندہ وہ کسی غریب کو دریا عبور کرانے پر انکار نہ کرے۔

نیز آپ نے اپنی قمیص مبارک جو آپ نے پہنا ہوا تھا اُس کو اُتار کر عنایت فرما کر بیس دینار دے کر پھر اُس قمیص کو خرید لیا۔ (قلائد الجواہر صفحہ ۳۶ تحفہ قادریہ صفحہ ۲۰-۲۱)

آپ روزانہ روٹیاں پکوا کر غرباء۔ اور فقراء جو حاضرِ خدمت ہوتے ان میں تقسیم فرماتے اور جو کچھ بچ جاتا، مغرب کے بعد آپ کا خادم مظفر نامی روٹیاں لے کر کھڑا ہو جاتا اور بآوازِ بلند اعلان کرتا کہ جس کسی کو روٹی کی ضرورت ہو تو لے جائے۔ اگر کوئی مسافر کھانا کھا کر رات بھی بسر کرنا چاہتا ہے تو وہ یہاں رات بھی بسر کر سکتا ہے۔ (قلائد الجواہر صفحہ ۸)

حضرت کی خدمت میں ہدیے، نذرانے اور تحائف اس کثرت سے آتے تھے جس کا شمار نہیں ہو سکتا تھا۔ مگر آپ نذرانوں کو ہاتھ میں نہ لیتے تھے بلکہ نذرانے پیش کرنے والے آپ کے مصلے کے نیچے نذرانے رکھ دیتے ۔ تو آپ اُن میں سے کچھ حاضرین میں تقسیم فرماتے اور کچھ پیش کرنے والوں کو عنایت فرماتے۔ رقم وغیرہ کے متعلق اپنے خادم کو ارشاد فرماتے کہ مہمانوں کی مہمان نوازی کے لئے نانبائی اور سبزی فروش کے حوالے کر دو۔ (تحفہ قادریہ صفحہ ۱۶، قلائد الجواہر صفحہ ۳۶-۸ محفل نام گیارھویں شریف صفحہ ۵)

روزانہ شب کو آپ کا دسترخوان عجب ایمان تھا۔ جس پر آپ اپنے مہمانوں کے ہمراہ کھانا تناول فرماتے۔ غرباء و مساکین کے ساتھ آپ زیادہ بیٹھا کرتے تھے۔ ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا بھی تناول فرماتے۔ طلبہ بھی کثرت تعداد میں آپ کے دسترخوان سے ہی کھانا کھاتے۔ (قلائد الجواہر صفحہ ۱۹)

شیخ ابو محمد طلحہ بن مظفر علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایامِ مجاہدہ کے ایک دن کا تذکرہ فرمایا کہ ابتدار میں ایک دفعہ مجھ کو بیس دن تک کچھ کھانے کو میسر نہ ہوا۔ اور میں ایوانِ کسریٰ کے کھنڈرات میں گیا تاکہ کوئی پھل یا اور کوئی مباح چیز کھانے کے لئے مل جائے۔ وہاں دیکھا کر مجھ

جیسے نشۂ درویش اور تلاشِ رزق میں مصروف ہیں۔ یہ دیکھ کر میں بغداد کی طرف واپس لوٹا۔ راستہ میں مجھے ایک شخص ملا۔ اور اُس نے کچھ رقم دی اور کہا کہ یہ آپ کی والدہ محترمہ نے بھیجی ہے۔ میں وہ رقم لے کر سیدھا ان نشۂ درویشوں کے پاس گیا اور اُس رقم میں سے تھوڑی سی رقم اپنے لئے رکھ کر باقی ان میں تقسیم کر دی۔ جو رقم میں نے اپنے لئے رکھی تھی اُس کا کھانا خریدا اور بہت سے مساکین کو مدعو کر کے مل کر کھایا۔

(قلائد الجواہر ص۹، محفل نامہ گیارھویں شریف ص۵۵-۵۶)

شیخ موفق الدین علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب میں حضرت کی خدمت میں استفادہ کے لئے حاضر ہوا تو آپ نے مجھے مدرسہ نظامیہ میں ٹھہرایا۔ آپ اکثر ہمارے پاس تشریف لاتے نیز اپنے صاحبزادہ کو ہمارے پاس بھیجتے اور وہ تشریف لا کر ہمارے چراغ کو روشن کرتے۔ آپ اپنے دولت خانہ سے ہمارے لئے کھانا بھی بھیجا کرتے تھے۔

(قلائد الجواہر ص۷)

حضرت کے فرزند ارجمند سیدنا عبد الرزاق نور اللہ ضریحہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ سفرِ حج پر تشریف لے گئے۔ کثرتِ تعداد میں خدام آپ کے ہمراہ تھے۔ راستہ میں موضع حلہ نزد بغداد میں جب پہنچے تو آپ نے خدام کو حکم فرمایا کہ اس بستی میں جا کر سب سے زیادہ مفلس، بیکس اور نادار گھر تلاش کرو۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ ایک گھر بہت نادار اور مفلوک الحال ہے۔ جس میں دو بوڑھے محتاج عورت مرد ہیں اور ایک بچی رہتے تھے ملا۔ حضرت خود اس مکان پر تشریف لے گئے اور ان دونوں سے پوچھا کہ ہم تمہارے مکان پر ٹھہرنا چاہتے ہیں۔ اُنہوں نے عرض کیا بسر و چشم مکان حاضر ہے۔

آپ نے خدام سمیت وہاں قیام فرمایا۔ تو اس بستی کے مشائخ اور عقیدتمندوں نے حاضرِ خدمت ہو کر اپنے ہاں قیام فرمانے کے لئے عرض کیا۔ مگر آپ نے اسی مکان کو پسند فرمایا۔ ان لوگوں نے آپ کی خدمت میں بیش بہا قیمت کے تحائف کا انبار لگا دیا۔ دوسرے روز روانگی کے وقت آپ نے وہ سب ہدیے، نذرانے اور تحائف اس بڈھے کو عطا فرما دیئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کے قدوم میمنت لزوم کی برکت سے اس بیکس، نادار اور مفلس گھر کو دولت مند اور مالدار

ما دیا۔ (تحفہ قادریہ ص۱۱۳، اخبار الاخیار فارسی ص۲، محفل نامہ گیارھویں شریف ص۵۵)

ہیں اخلاق میں ظلِ خُلقِ پیمبر

ہے غوثے نبی خصلت غوث الاعظم

قارئینِ کرام! یہ سب اوصاف آپ کی ذاتِ والاصفات ہیں اس لیے تھے کہ آپ کے دِل میں دُنیا کی محبت قطعاً نہ تھی۔ اسی واسطے آپ بادشاہ، اور اُمراء وغیرہ کی قطعاً پرواہ نہیں فرماتے تھے کیونکہ دُنیا کی محبت انسان کو لالچی اور حریص بنا کر یادِ الٰہی سے غافل کر دیتی ہے۔ جیسا کہ مولانا روم علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے۔

ع چیست دُنیا از خدا غافل بودن!

نیز سلسلہ عالیہ قادریہ کی مشہور شخصیت سُلطان العارفین حضرت باہو نوّر اللہ مرقدہٗ نے فرمایا ہے ؎

حُب دُنیا دی رب تھیں موڑے ویلے کھیوے ہُو

سہ طلاق دُنیا نوں دیئے باہو جیکر سچ پچھیوے ہُو

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے بھی حضرت غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نفس سراپا قدس میں دُنیا کی محبت نہ ہونے پر ایک واقعہ اپنی کتابوں میں بیان کیا ہے۔

سنجر بادشاہ کی پیشکش اور اُس کو جواب۔ سنجر بادشاہ نیمروز نے حضرت غوث الاعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے پاس التجا بھیجی کہ آپ کی خدمت میں کچھ حصہ سلطنت کا پیش کرنا چاہتا ہوں۔ قبول فرمائیے۔ آپ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ ؎

چوں چترِ سنجری رُخ بختم سیاہ باد | در دل اگر بود ہوس ملکِ سنجرم
زانگہ کہ یافتم خبر از ملک نیم شب | من ملکِ نیمروز بیک جو نمے خرّم

یعنی اگر تمہارے پاس ملک نیمروز ہے تو میرے پاس ملک نیم شب موجود ہے۔

(دعوات عبدیت حصہ چہارم وعظ ہفتم ص۱۲، مطبوعہ علیگڑھ التذکیر حصہ سوم ص۵۸ مطبوعہ ساڈھوڑا)

حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غریبوں، مسکینوں اور یتیموں سے محبت کرنا اس حقیقت کی واضح دلیل ہے کہ آپ میں تکبر اور غرور نہیں بلکہ عجز و انکساری تھی۔ اس کے ثبوت پر مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی ہی نے لکھا ہے کہ

خوب شد اسباب خود بینی شکست

حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے کہ ان کو کسی نے ایک آئینہ چینی نہایت بیش قیمت لا کر دیا۔ آپ نے خادم کے سپرد کر دیا کہ جب ہم مانگا کریں تو ہم کو دے دیا کرو۔ ایک روز اتفاق سے خادم کے ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گیا۔ خادم ڈرا اور حاضر ہو کر عرض کیا کہ

ع از قضا آئینہ چینی شکست

آپ نے بیساختہ نہایت خوش ہو کر فرمایا کہ

ع خوب شد اسباب خود بینی شکست

(دعوات عبدیت حصہ پنجم وعظ دوم ص۱۷)

اخلاق۔ علمار محققین نے آپ کے اخلاق شریف کا تذکرہ اس طرح فرمایا ہے۔

سَرِیْعَ الدَّمْعَۃِ شَدِیْدَ الْخَشْیَۃِ کَثِیْرَ الْھَیْبَۃِ مُجَابَ الدَّعْوَۃِ کَرِیْمَ الْاَخْلَاقِ طَیِّبَ الْاَعْرَاقِ اَبْعَدَ النَّاسِ عَنِ الْفُحْشِ اَقْرَبَ النَّاسِ اِلَی الْحَقِّ شَدِیْدَ الْبَأْسِ اِذَا نُتُھِکَتْ مَحَارِمُ اللّٰہِ وَلَا یَغْضَبُ لِنَفْسِہٖ وَلَا یَنْتَصِرُ لِغَیْرِ رَبِّہٖ وَلَا یَرُدُّ سَائِلًا وَلَوْ بِاَحَدِ ثَوْبَیْہِ کَانَ التَّوْفِیْقُ رِدَاءَہٗ وَالتَّائِیْدُ مُعَاضِدَہٗ وَالْعِلْمُ مُھَذِّبَہٗ وَالْقُرْبُ مُؤَدِّبَہٗ وَالْمُحَاضَرَۃُ کَنْزَہٗ وَالْمَعْرِفَۃُ خِدْمَتَہٗ وَالْخِطَابُ مُشِیْرَہٗ وَاللَّحْظُ سَفِیْرَہٗ وَالْاُنْسُ نَدِیْمَہٗ وَالْبَسْطُ شِیْمَتَہٗ وَالصِّدْقُ دَاْبَتَہٗ وَالْفَتْحُ بِضَاعَتَہٗ وَالْحِلْمُ صِنَاعَتَہٗ وَالذِّکْرُ وَزِیْرَہٗ وَالْفِکْرُ سَمِیْرَہٗ وَالْمُکَاشَفَۃُ غِذَاءَہٗ وَالْمُشَاھَدَۃُ شِفَاءَہٗ وَآدَابُ الشَّرِیْعَۃِ ظَاھِرَہٗ وَاَوْصَافُ الْحَقِیْقَۃِ سَرَائِرَہٗ۔

حضرت سیدنا غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت رقیق القلب، آپ کے آنسو بہت جلد رواں ہو جاتے تھے۔ خوفِ خدا ان کو حد درجہ تھا۔ لوگوں پر ان

کی ہیبت بہت زیادہ طاری ہوتی تھی۔ ان کی دعائیں قبول ہوتی تھیں۔ خلق میں ان کا بہت بڑا درجہ تھا۔ فحش باتوں میں لوگوں سے بہت دور اور سچائی میں لوگوں سے بہت قریب تھے۔ احکامِ خداوندی کی خلاف ورزی دیکھ کر بہت غصے ہوتے اور سختی فرماتے۔ لیکن اپنی ذات کی خاطر کسی سے ناراض نہ ہوتے۔ اور اللہ تعالےٰ کی رضا کے علاوہ کسی کی مدد نہ فرماتے کسی سائل کا سوال رد نہ فرماتے تھے۔ خواہ وہ ان کے جسم کے پہنے ہوئے کپڑوں میں سے ایک کا سوال کرتا۔ توفیق آپ کی چادر تائیدِ ایزدی آپ کی معاون تھی۔ علم ان کو مہذب بنانے والا تھا۔ قربِ الٰہی ان کو ادب سکھانے والا تھا۔ اُنس ان کا ساتھی تھا۔ سچ ان کا سرمایہ اور روزمرہ کی فتح تھا۔ بُردباری ان کا جوہر تھا۔ ذکرِ الٰہی ان کا وزیر تھا۔ مکاشفہ ان کی غذا تھی۔ مشاہدہ ان کی شفا تھی۔ شریعت ان کا ظاہر تھا اور اوصافِ حقیقت ان کے بھید تھے۔

(بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۰۵، ۱۰۱، تفریح الخاطر صفحہ ۵۲)

غوث الثقلین قدس سرہٗ کی کرامات[۱]

غیب کی خبریں[۲]

غوث صمدانی، واقفِ اسرارِ لامکانی، شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کا

---

[۱] دیگر مشائخ عظام اور محدثین کرام علیہم الرحمۃ کے علاوہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ آپ کی کرامات کے متعلق فرماتے ہیں کہ بعضے اکابر مشائخ طریقت و سادات ایشاں مثل غوث الثقلین سیدی الشیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی و جز ایشاں آنچناں مجد کثرت رسیدہ است کہ لا یعد ولا یحصی ست بعضے از مشائخ اہل زماں ایشاں گفتہ اند کہ کرامات وے رضی اللہ عنہ مانند رشتہ مروارید بود کہ در پے یکدیگر می آمد امام عبداللہ یافعی گفتہ است کہ کرامات وے ثابت ست بے شبہ و معلوم ست باتفاق نرسیدہ است مانند آں ہیچ یکے از شیوخ آفاق۔

(اشعۃ اللمعات فارسی ج ۴ ص ۶۱۱، مطبوعہ نولکشور)

[۲] علامہ یافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں قَدْ یُکْشَفُ لَھُمْ مَا فِی الضَّمِیْرِ وَ یَعْلَمُوْنَ بَعْضَ

(باقی اگلے صفحہ پر)

فرمان ہے۔ لَوۡلَا لِجَامُ الشَّرِیۡعَةِ عَلٰی لِسَانِیۡ لَاَخۡبَرۡتُکُمۡ بِمَا تَاکُلُوۡنَ وَمَا تَدَّخِرُوۡنَ فِیۡ بُیُوۡتِکُمۡ اَنۡتُمۡ بَیۡنَ یَدَیَّ کَالۡقَوَارِیۡرِ یُرٰی مَا فِیۡ بَوَاطِنِکُمۡ وَظَوَاهِرِکُمۡ۔ اگر میری زبان پر شریعت کی رکاوٹ کی رکاوٹ نہ ہو تو میں تم کو ان سب چیزوں کی خبر دے دوں جو تم اپنے گھروں میں کھاتے اور رکھتے ہو۔ تم سب حضرات میرے سامنے شیشے کی بوتلوں کی طرح ہو۔ جن کے ظاہر اور باطن سب کچھ نظر آتے ہیں۔

(بہجۃ الاسرار ص۲۵ سطر ۱۶۶۱۵، تفریح الخاطر ص۴۷ ، ۴۸، سفینۃ الاولیار ص۶۶)

ما فی الارحام کا علم

خضر الحسینی علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تم موصل جاؤ گے۔ وہاں تمہارے ہاں اولاد ہوگی۔ پہلی دفعہ لڑکا ہوگا۔ جس کا نام محمد ہے۔ جب وہ سات سال کا ہوگا تو بغداد کا ایک علی نامی نابینا شخص چھ ماہ میں قرآن پاک حفظ کرا دے گا اور تم چورانوے سال چھ ماہ اور سات دن کی عمر میں اربل شہر میں انتقال کرو گے اور تمہاری سماعت، بصارت اور اعضاء کی قوت اس وقت بالکل صحیح و تندرست ہوگی۔

چنانچہ خضر الحسینی علیہ الرحمۃ کے فرزند ارجمند ابو عبداللہ محمد نے بیان کیا ہے۔ کہ میرے والد ماجد خضر الحسینی علیہ الرحمۃ موصل شہر میں آکر قیام پذیر ہوئے۔ اور وہیں ماہ صفر المظفر ۶۱۱ھ میں میری ولادت ہوئی۔ جب میں سات برس کا ہوا۔ تو والد محترم نے میری تعلیم کے لئے ایک جید حافظ قرآن کی تقرری فرمائی۔ والد بزرگوار نے جب ان کا نام اور وطن پوچھا تو حافظ صاحب نے اپنا نام علی اور اپنا وطن

الحوادث قبل تکونھا دل کی بات کو جاننا اور واقعات رونما ہونے سے قبل ان کا علم ہونا اولیاء اللہ کی کرامات میں ہے۔ (روض الریاحین ص۳۷ مطبوعہ مصر)

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ غیب کے دو معنے ہیں حقیقی اور اضافی حقیقی وہ ہے جس علم کا کوئی ذریعہ نہ ہو۔ یہ خاصی ہے حق تعالٰی کے ساتھ اور عبد کیلئے اس کا حصول محال شرعی و عقلی ہے۔ اضافی وہ ہے جو کسی ذریعہ سے بعض کو معلوم کرا دیا جائے اور بعض سے پوشیدہ رکھا جاوے۔ (تتمہ فتاوی امدادیہ جلد سوم ص۲۳ مطبوعہ دہلی)

بغداد شریف بتایا۔ بعد ازیں میرے والد ماجد نے فرمایا کہ ان واقعات سے حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے پہلے ہی مطلع فرما دیا تھا۔ پھر ۹ صفر المظفر ۶۲۵ھ کو اربل شہر میں میرے والد ماجد کا چورانوے ۹۴ سال چھ ۶ ماہ اور سات دن کی عمر میں انتقال ہوا۔ اور آپ کے تمام حواس اور اعضاء بالکل صحیح تھے۔ (بہجۃ الاسرار ص۹۷، قلائد الجواہر ص۳۵)

صاحبزادہ یحییٰ کی ولادت

حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادہ والا شان سیدنا عبدالوہاب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ۔ ایک دفعہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سخت علیل ہو گئے۔ اور ہم ان کے ارد گرد آبدیدہ ہو کر بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا۔ فَاِنِّیْ لَا اَمُوْتُ اِنَّ یَحْیٰی فِیْ ظَهْرِیْ لَا بُدَّ اَنْ یَّخْرُجَ اِلَی الدُّنْیَا۔ ابھی مجھے موت نہیں آئے گی۔ میری پشت میں یحییٰ نامی لڑکا ہے؛ جس کی ضرور پیدائش ہوگی۔ سو آپ کے فرمان کے مطابق صاحبزادہ کی ولادت ہوئی تو آپ نے اس کا نام یحییٰ رکھا۔ پھر آپ عرصہ دراز تک زندہ رہے۔ (قلائد الجواہر ص۱۹)

لوح محفوظ است پیش اولیاء
از چہ محفوظ است محفوظ از خطاء

دل کی بات کا علم

شیخ ابوالبقاء العکبری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلسِ وعظ کے قریب سے گزر رہا تھا کہ میرے دل میں خیال آیا کہ اس عجمی کا کلام سننے چلیں۔ اُس سے پہلے مجھے آپ کا وعظ سننے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ جب آپ کی مجلس میں حاضر ہوا تو آپ وعظ فرما رہے تھے۔ آپ نے اپنا کلام چھوڑ کر فرمایا۔ یَا اَعْمَی الْعَیْنِ وَالْقَلْبِ مَا تَصْنَعُ بِكَلَامِ هٰذَا الْعَجَمِیِّ۔ اے آنکھ اور دل کے اندھے اس عجمی کا کلام سُن کر کیا کرے گا۔ آپ کا یہ فرمان سُن کر مجھ سے ضبط نہ ہو سکا اور آپ کے منبر کے قریب جا کر عرض کیا کہ مجھے خرقہ پہنائیں۔ چنانچہ آپ نے خرقہ پہنایا اور فرمایا لَوْلَا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَطْلَعَنِیْ عَلٰی عَاقِبَةِ اَمْرِكَ لَهَلَكْتَ بِالذُّنُوْبِ

اگر اللہ تعالیٰ تمہاری عاقبت کی مجھے اطلاع نہ فرماتا تو تم گناہوں کی وجہ سے ہلاک ہو جاتے۔ (قلائد الجواہر ص۵۶)

عصا کا روشن ہونا

عبداللہ ذیال علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مدرسہ میں کھڑا تھا کہ حضرت اپنے دولت خانہ سے اپنا عصا مبارک لئے ہوئے باہر تشریف لائے۔ فَخَطَرَ لِیْ اَنْ لَوْ اَرَانِیْ فِیْ هٰذِهِ الْعُکَّازَةِ کَرَامَةً تو میرے دل میں اس وقت خیال آیا کہ آپ اس عصا مبارک سے کوئی کرامت دکھلائیں۔ تو آپ نے تبسم فرماتے ہوئے میری طرف دیکھا وَرَکَزَهَا فِی الْاَرْضِ فَاِذَا هِیَ نُوْرٌ یَتَلَأْلَأُ لَامِعًا نُوْرُهٗ اِلٰی نَحْوِ السَّمَاءِ وَاَشْرَقَ بِهِ الْجَوُّ وَبَقِیَتْ کَذٰلِكَ سَاعَةً زَمَانِیَّةً ثُمَّ اَخَذَهَا فَعَادَتْ کَمَا کَانَتْ اور عصا مبارک زمین میں گاڑ دیا تو وہ روشن ہو کر چمکنے لگا۔ اور گھنٹہ بھر اسی طرح چمکتا رہا۔ اُس کی روشنی آسمان کی طرف چڑھتی جاتی تھی۔ یہاں تک کہ اس کی روشنی سے وہ جگہ نور علیٰ نور ہو گئی پھر آپ نے ایک گھنٹہ کے بعد عصا مبارک کو نکال لیا۔ تو وہ پھر اپنی پہلی ہیئت پر آگیا۔ بعد ازیں آپ نے ارشاد فرمایا۔ یَا ذِیَالُ اَنْتَ اَرَدْتَ هٰذَا اے ذیال تم اسی چیز کے خواہشمند تھے۔ (بہجۃ الاسرار ص۷۵، قلائد الجواہر ص۵۶ سطر ۹ تا ۱۳)

محمد طویل کہنے کی وجہ

شیخ ابو عبداللہ محمد بن ابو الفتح الہروی رحمۃ اللہ القوی جو کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلے خادم تھے بیان کرتے ہیں کہ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ مجھے محمد طویل کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ ایک دن میں نے عرض کیا کہ بندہ نواز! میں تو لوگوں سے چھوٹا ہوں تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم طویل العمر اور طویل الاسفار ہو۔ چنانچہ جیسا حضرت نے فرمایا اسی طرح وقوع پذیر ہوا۔ شیخ ابو عبداللہ محمد بن ابو الفتح الہروی کی عمر ایک سو سینتیس سال ہوئی۔ اور انہوں نے دور دراز کے ممالک حتیٰ کہ کوہ قاف تک کی سیر و سیاحت کی۔ (بہجۃ الاسرار ص۷۵)

شیخ احمد رفاعی علیہ الرحمۃ کی زیارت کا خیال

شیخ محمد بن الخضر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ اُنہوں نے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ اقدس میں تھا کہ دفعتاً شیخ احمد رفاعی علیہ الرحمۃ کی زیارت کا دل میں خیال آیا تو آپ نے فرمایا۔ یَا خِضْرُ هَا تَرَی الشَّیْخُ اَحْمَدُ۔ اے خضر! لو شیخ احمد کی زیارت کر لو۔ میں نے آپ کی آستین کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھا تو مجھے ایک ذی وقار بزرگ نظر آئے۔ میں نے اُٹھ کر اُن کو سلام عرض کیا اور ان سے مصافحہ کیا۔ تو شیخ احمد رفاعی علیہ الرحمۃ نے مجھے فرمایا۔ یَا خِضْرُ مَنْ یَّرَی الشَّیْخَ عَبْدَ الْقَادِرِ سَیِّدَ اَوْلِیَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی یَتَمَنّٰی رُؤْیَۃَ مِثْلِیْ فَهَلْ اَنَا اِلَّا مِنْ رَّعِیَّتِهٖ۔ اے خضر! جو شخص شہنشاہ اولیاء اللہ شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت سے مشرف ہو اُس کو میری زیارت کرنے کی کیا آرزو۔ اور میں بھی حضرت کی ہی رعیت میں سے ہوں۔ یہ فرما کر وُہ میری نظروں سے غائب ہو گئے۔

حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد جب شیخ احمد رفاعی کی خدمت میں حاضر ہوا تو بالکل وہی شکل و صورت تھی جس کو میں نے بغداد شریف آپ کی آستین میں دیکھا تھا۔ حاضر ہونے پر شیخ احمد رفاعی علیہ الرحمۃ نے مجھے ارشاد فرمایا اَلَمْ تَکْفِکَ الْاُوْلٰی کیا تم کو میری پہلی ملاقات کافی نہیں ہوئی۔

(قلائد الجواہر صفحہ ۶۶، سطر ۱ تا ۵ مطبوعہ مصر)

مومنا بنظر بنور اللہ شدی
از خطا و سہو ایمن آمدی!

بھوک کا علم

شیخ ابو محمد الجونی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو اس وقت میں فاقہ کی حالت میں تھا۔ اور میرے اہل و عیال نے بھی کئی دنوں سے کچھ نہیں کھایا تھا۔ میں نے آپ کو سلام عرض کیا تو آپ نے سلام کا جواب دے کر

فرمایا یا جوعی الجوع خزانۃ من خزائن الحق ۔ اے جوعی!
بھوک اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ جس کو وہ دوست رکھتا
ہے۔ اس کو دیتا ہے۔ (قلائد الجواہر ص۵۰ سطر ۱۰ تا ۱۲)

پسندیدہ چیز کا علم

شیخ زین الدین ابوالحسن علی بن ابوطاہر ابراہیم الانصاری الدمشقی الفقیہ الحنبلی الواعظ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ کہ
ایک مرتبہ میں اور میرا ایک دوست دونوں فریضہ حج ادا کرکے بغداد شریف آئے
اور ہم وہاں کسی سے متعارف نہ تھے۔ ہمارے پاس صرف ایک قبضہ کمان (مدیۃ)
تھا۔ ہم نے اس کو فروخت کرکے چاول خرید کر پکائے۔ مگر ہم ان چاولوں سے سیر نہ
ہوئے۔ اور لطف بھی نہ آیا۔ اس کے بعد ہم غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس
میں حاضر ہوئے تو آپ کلام فرما رہے تھے۔ آپ نے اپنا کلام قطع کرکے فرمایا
مساکین الغرباء جاؤا من الحجاز ولم یکن معھم الا مدیۃ
باعوھا بطبخ واشتروا بہ ارزا واکلوا ثم لیطب لھم
ولم یشبعوا۔ حجاز سے فقراء اور مساکین آئے ہیں اور ان کے پاس قبضہ
کمان کے سوا کچھ بھی نہ تھا۔ اس کو فروخت کرکے انہوں نے چاول خرید کر پکائے
مگر اس سے سیر ہوئے اور نہ ہی لطف اندوز۔ ہمیں یہ سن کر بہت تعجب ہوا۔
مجلس کے اختتام کے بعد آپ نے ہمارے لیے دسترخوان بچھوایا۔ میں نے اپنے
دوست سے آہستہ سے اس کی پسندیدہ چیز کھانے کی متعلق پوچھا تو اس نے
کشک دراجی [illegible] کی قسم ہے۔ کھانے کا اظہار کیا۔ اور میرے دل میں
شہد کی خواہش تھی۔ ان چیز دل کے کھانے کی خواہش صرف ہمارے دلوں میں
ہی تھی۔ آپ نے اپنے خادم کو حکم فرمایا کہ کشک دراجی اور شہد لاؤ۔ خادم لے
کر حاضر ہوا۔ اس نے کشک دراجی میرے سامنے اور شہد میرے دوست
کے سامنے رکھ دیا۔ تو آپ نے اس پر اس کو ارشاد فرمایا کہ اس طرح نہیں بلکہ
ان کو بدل دو یعنی جہاں شہد رکھا ہے وہاں کشک دراجی اور جہاں کشک دراجی
رکھا ہے وہاں شہد رکھو۔ تو ہم دل کی بات پر مطلع ہونے سے حیران رہ گئے
(بہجۃ الاسرار ص۶۷، قلائد الجواہر ص۲۳ سطر ۱۴ تا ۲۰)

دلوں کے ارادے تمہاری نظر میں ہیں
عیاں تم پہ سب بیش و کم غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

دلوں پر قبضہ

حضرت علامہ عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ السامی تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک مرید بیان کرتا ہے کہ میں جمعہ کے دن حضرت کے ہمراہ جامع مسجد کو جا رہا تھا۔ اس دن کسی شخص نے آپ کی طرف توجہ نہ کی اور نہ ہی سلام کیا۔ میں نے دل میں سوچا کہ یہ عجیب بات ہے اس سے قبل ہر جمعۃ المبارک کو ہم بڑی مشکل سے ملنے والے لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے مسجد تک پہنچا کرتے تھے۔ این سخن در خاطرم تمام نشدہ بود کہ شیخ بتبسم کناں بر من نگریست مردم بسلام روئے بشیخ آوردند چنانکہ میانِ من و شیخ حائل شدند۔ باخود گفتم کہ آں حال بہتر ازیں حال بود۔ شیخ بمن التفات کرد و گفت ایں را تو خواستی ندانستہ کہ دلہائے مردماں بدست منست اگر خواہم دلہائے ایشاں را از خود بگردانم روئے در خود کنم۔ دل میں یہ خیال گزرنے نہ پایا تھا کہ آپ نے ہنس کر میری طرف دیکھا اور لوگوں نے آپ کو سلام عرض کرنا شروع کر دیا اور اس قدر ہجوم ہو گیا کہ میرے اور شیخ کے درمیان لوگ حائل ہو گئے۔ پھر میں نے اپنے دل میں ہی کہا کہ وہ حال اس حال سے بہتر تھا۔ تو حضرت نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ یہ بات تم نے خود ہی چاہی تھی۔ تم کو معلوم نہیں کہ لوگوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں۔ اگر چاہوں تو ان کو پھیر دوں اور اگر چاہوں تو اپنی طرف متوجہ کر لوں۔

(نفحات الانس فارسی صـ ۳۶۲، ۳۶۳، بہجۃ الاسرار صـ ۷۶ سطر ۲۴ تا ۲۹، نزہۃ الخاطر الفاتر صـ ۶۳، ۶۴، قلائد الجواہر صـ ۶۸، تحفہ قادریہ صـ ۷۷)

حالِ تو دانند یک یک مو بمو
زانکہ پُر ہستند از اسرار ہو

خیانت کا علم

ابوبکر الفقیمی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب میں تحریر فرمایا ہے کہ میں ابتدائی عمر میں شتربانی کا کام کرتا تھا۔ مکہ مکرمہ جاتے ہوئے ایک شخص کے ساتھ حج کرنے کا اتفاق ہوا۔ اُس شخص کو جب یہ احساس ہوا کہ وہ عنقریب مر جائے گا تو اُس نے مجھے ایک چادر۔ اور دس دینار دے کر فرمایا کہ

یہ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کر دینا اور عرض کرنا کہ حضور میری طرف نظرِ کرم فرمائیں۔ وصیت کرنے کے بعد اُس کا انتقال ہو گیا۔

واپسی پر جب بغداد شریف آیا۔ تو طمع اور لالچ میں پھنس گیا۔ اور یہ خیال ہوا کہ ان چیزوں کی کسی کو کیا خبر۔ اور وہ دس دینار اور چادر اپنے پاس ہی رکھ لئے۔ ایک روز میں کہیں جا رہا تھا کہ حضرت سے ملاقات ہو گئی۔ میں نے سلام عرض کیا اور مصافحہ کیا۔ تو آپ نے میرا ہاتھ زور سے پکڑ کر فرمایا۔ لِاَجلِ عَشَرَةِ دَنَانِیْرَ مَاخِفْتَ اللّٰہِ وَاَمَانَةِ ذَالِكَ العَجَمِی وَقَاطَعْتَنِیْ۔ تم نے دس دینار کے لئے بھی خدا کا خوف نہیں کیا۔ اور اس عجمی (غوثِ پاک) کی امانت رکھ لی ہے۔ اور اس کے پاس آمد و رفت بھی ترک کر دی ہے۔

آپ کا یہ فرمانا ہی تھا کہ میں غش کھا کر گر پڑا جب ہوش آیا تو فوراً گھر جا کر وہ چادر اور دس دینار لا کر پیشِ خدمت کر دیئے۔ (قلائد الجواہر ص۵۵ سطر ۱۵ تا ۲۱)

بے وضو گی کا علم

ابو الفرج بن الہامی علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے بغداد شریف کے محلہ باب الازج جانے کی ضرورت درپیش آئی۔ وہاں سے واپسی پر حضرت قطب فردانی، غوث صمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مدرسہ کے قریب سے گزر ہوا تو عصر کی نماز کا وقت تھا اور وہاں تکبیر کہی جا رہی تھی۔ مجھے خیال آیا کہ یہاں نمازِ عصر بھی ادا کر لیتا ہوں اور ساتھ ہی حضرت کو سلام بھی عرض کر لوں گا۔ جلدی میں مجھے بے وضو ہونے کا خیال نہ رہا۔ اور اسی طرح جماعت سے مل گیا۔ حضرت جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔ اَیْ بُنَیَّ الغَفلَتُ شَامِلَةٌ لَكَ بِحَیْثُ قَدْ صَلَّیْتَ عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ وَقَدْ سَهَوْتَ عَنْ ذَالِكَ۔

اے فرزندِ من! تمہیں نسیان بہت غالب ہے۔ تم نے اس وقت سہواً بے وضو نماز پڑھ لی ہے۔ آپ کے فرمان سے میں متعجب ہوا۔ مِنْ کَوْنِهٖ عَلِمًا مِنْ حَالِیْ مَاخَفِیَ عَنِّیْ وَخَبَرَنِیْ بِهٖ کیونکہ آپ کو میرے مخفی حال کا علم تھا۔ اور اس سے مجھے خبردار فرمایا۔ (قلائد الجواہر ص۳۰ سطر ۴ تا ۹)

کھجوروں کی خواہش

شیخ ابو المظفر شمس الدین یوسف بن قزعلی الترکی سبط ابن الجوزی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک مظفر نامی بزرگ جو اہل الجدمیۃ میں سے تھے اُنہوں نے مجھ سے بیان فرمایا کہ گرمیوں کے دنوں میں میں آپ کے مدرسہ کی چھت پر چڑھ گیا۔ اور وہاں ایک طرف کمرہ تھا جس میں آپ تشریف فرما تھے۔ آپ کے کمرہ میں ایک چھوٹا دریچہ تھا۔ جب میں اس کمرہ میں حاضر ہوا تو میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کھجور کے چار پانچ دانے ملیں تو میں کھاؤں۔ یہ خواہش دل میں پیدا ہوئی ہی تھی کہ آپ نے الماری کا دروازہ کھولا اور اُس سے کھجور کے پانچ دانے نکال کر عنایت فرمائے۔ (قلائد الجواہر صفحہ ۷۶ سطر ۲۶ تا ۳۰ مطبوعہ مصر)

بساطِ سلاطین پر بیٹھنا

ابو الحجر حامد الحرانی الخطیب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ حضرت کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوا۔ اور اپنا مصلیٰ بچھا کر آپ کے نزدیک بیٹھ گیا۔ آپ نے میری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا۔ یَا حَامِدُ لَتَجْلِسَنَّ عَلٰی بِسَاطِ الْمُلُوْکِ۔ اے حامد! تم بادشاہوں کی بساط (دسترخوان) پر بیٹھو گے

جب میں حران واپس آیا تو سلطان نور الدین شہید نے مجھ کو اپنے پاس رکھنے پر مجبور کیا۔ اور اپنا مصاحب بنا کر ناظمِ اوقاف مقرر کر دیا۔ تو اُس وقت حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ ارشاد مجھے یاد آیا۔

(قلائد الجواہر صفحہ ۳۳ سطر ۲۰ تا ۲۴)

حالِ تو دانند یک یک مو بمو	زانکہ پُر ہستند از اسرارِ ہو
بلکہ پیش از زادنِ تو سالہا	دیدہ باشندت بچندیں حالہا

چھت گرنے کا علم

شیخ عبد اللہ محمد بن ابو الغنائم الحسینی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ماہ محرم الحرام ۵۵۹ھ کا واقعہ ہے کہ آپ کے مسافر خانہ میں ایک روز قریباً ایک سو حضرات زیارت کے لئے جمع تھے۔ آپ جلدی سے اپنے دولت خانہ سے نکلے اور بآوازِ بلند چار پانچ مرتبہ لوگوں

سے فرمایا دوڑ کر میرے پاس آجاؤ۔ تمام لوگ دوڑ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ جب مسافر خانہ کی چھت کے زیرِ سایہ کوئی نہ رہا تو اس کی چھت گر پڑی اور تمام لوگ محفوظ رہے۔ (قلائد الجواہر صفحہ ۳۲)

اسی لئے قاضی ابوبکر بن قاضی موفق الدین علیہ الرحمۃ آپ کی شانِ علمیت کا اظہار قصیدہ مبارکہ میں اس طرح فرماتے ہیں۔

وَهُوَ الْمُقَرَّبُ وَالْمُكَاشَفَةُ جَهْرَةً
بِغُيُوْبِ اَسْرَارٍ وَسِرِّ ضَمَائِرِ

آپ اللہ کریم کی بارگاہ میں مقرب تھے اور آپ پر عالمِ غیب سے پوشیدہ اسرار اور راز ظاہر ہوتے تھے۔

ناظرینِ کرام!

اولیاء کرام علیہم الرحمۃ کے مطلع علی الغیب ہونے کے متعلق مفسرین اور علماء محققین علیہم الرحمۃ کی عبارات ملاحظہ فرمائیں۔

سرورِ کائنات، فخرِ موجودات علیہ افضل الصلوٰت والتسلیمات کا ارشاد ہے۔ اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ۔ مومن کی فراست سے ڈرو بے شک وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔

(ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۱۴۰)

امام المحدثین علامہ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ اَلنُّفُوْسُ الزَّكِيَّةُ الْقُدْسِيَّةُ اِذَا تَجَرَّدَتْ عَنِ الْعَلَائِقِ الْبَدَنِيَّةِ خَرَجَتْ وَاتَّصَلَتْ بِالْمَلَاءِ الْاَعْلٰى وَلَمْ يَبْقَ لَهٗ حِجَابٌ فَتَرَى الْكُلَّ كَالْمُشَاهَدِ۔ پاک اور صاف نفوس جب بدنی علاقوں سے خالی ہو جاتے ہیں تو ترقی کرتے ہوئے ملاءِ اعلیٰ سے مل جاتے ہیں اور اُن پر کوئی حجاب اور پردہ نہیں رہتا۔ اس لئے وہ تمام اشیاء کو اس طرح دیکھتے ہیں۔ جیسے وہ سامنے ہیں۔ (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۶)

امامِ ربانی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنے شیخ سید علی خواص علیہ الرحمۃ کو ارشاد فرماتے سنا لَا يَكْمُلُ الرَّجُلُ عِنْدَنَا حَتّٰى الْعِلْمَ

حَرَکَاتِ مُرِیْدِہٖ فِیْ اِنْتِقَالِہٖ فِی الْاَصْلَابِ وَھُوَ مِنْ یَوْمِ اَلَسْتُ اِلیٰ اِسْتِقْرَارِہٖ فِی الْجَنَّۃِ اَوْ فِی النَّارِ۔ ہمارے نزدیک مرد کامل اُس وقت تک کوئی نہیں ہوتا۔ جب تک کہ وہ اپنے مُرید کی حرکات نسبی کو روزِ میثاق سے لے کر اُس کے جنت یا دوزخ میں داخل ہونے تک نہ جان لے۔

(کبریت احمر برحاشیہ الیواقیت والجواہر)

حضرت عزیزان علیہ الرحمۃ گفتہ اند کہ زمین در نظر ایں طائفہ چوں سفرہ ایست وما می گوئیم کہ چوں ناخنے است ہیچ چیز از نظر ایشاں غائب نیست۔

حضرت عزیزان علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ اس گروہ اولیاء اللہ کی نظر میں تمام زمین دسترخوان کی مانند ہے۔ اور ہم کہتے ہیں کہ ناخن کی مثل ہے۔ ان اولیاء الرحمٰن علیہم الرضوان کی نظر سے کوئی چیز غائب نہیں ہے۔ (نفحات الانس فارسی للجامی)

شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی فرماتے ہیں کہ عارفین کاملین پر ہر چیز روشن اور ظاہر ہو جاتی ہے۔ امورِ غائبہ بھی منکشف ہو جاتے ہیں (فیوض الحرمین ہمعات ص۱۲ ہمعہ نمبر ۲۱)

اولیاء اللہ کو لوگوں کے دلوں کے حالات اور آئندہ وقوع پذیر ہونے والے واقعات کا علم ہوتا ہے۔ (شفاء العلیل ترجمہ القول الجمیل ص۵۹)

شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ اطلاع بر لوح محفوظ ومطالعہ و دیدن نقوش نیز از بعضے اولیاء بتواتر منقول ست۔ (تفسیر عزیزی پ۲۹ سورۃ جن)

دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم[1]

مصائب اور مشکلات سے نجات

---

[1] دیوبندی حضرات کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی اولیاء اللہ کے ان کمالات اور اوصاف کا مالک ہونے کی تائید کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔ یہ حالت انبیاء و اولیاء کاملین کی ہوتی ہے کہ وہ اخلاق الٰہیہ میں سے ایک خلق اور وصف اور کمال، یہ بھی ہے کہ دوسروں کو نفع پہنچانا اور نفع عام ہے ظاہری بھی اور باطنی بھی۔ (روح البیع ص۳۵)

شیخ علی الجبائی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ ابو القاسم عمر علیہ الرحمۃ سے سنا کہ غوثِ اعظم قدس سرہ الشریف نے فرمایا۔ مَنْ اِسْتَغَاثَہٗ بِیْ فِیْ کُرْبَۃٍ کَشَفْتُ عَنْہُ مَنْ نَادٰی بِاِسْمِیْ فِیْ شِدَّۃٍ فَرَجْتُ عَنْہُ وَمَنْ تَوَسَّلَ اِلَی اللّٰہِ بِیْ فِیْ حَاجَۃٍ قُضِیَتْ حَاجَتُہٗ۔ جو کوئی مصیبت میں مجھ سے فریاد کرے یا مجھ کو پکارے تو میں اس کی مصیبت کو دور کروں گا۔ اور جو کوئی میرے توسل سے اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرے گا تو اللہ کریم جل جلالہٗ اس کی حاجت کو پورا کر دے گا۔

(بہجۃ الاسرار صـ، قلائد الجواہر صـ۳۶ سطر ۳۳ تا ۳۵، اخبار الاخیار فارسی صـ۲۶، تفریح الخاطر صـ۵۶ سطر ۱۹ تا ۲۱، سفینۃ الاولیاء صـ۳۷)

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے تیرا ذکر ہے اونچا تیرا

ڈاکوؤں سے رہائی

شیخ ابو عمرو عثمان الصیریفینی اور ابو محمد عبد الحق الحریمی سے مروی ہے کہ ہم صفر ۵۵۵ھ کو حضرت کے مدرسہ میں آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھے کہ اس وقت آپ نے اپنی کھڑاویں پہنیں اور وضو فرمایا۔ وضو فرمانے کے بعد آپ نے دو رکعت نفل ادا فرمائے۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ نے بلند آواز کرتے ہوئے ایک کھڑاؤں کو اٹھا کر ہوا میں زور سے پھینکا۔ بعد ازیں دوسرا کھڑاؤں بھی اسی طرح پھینکا۔ دونوں کھڑاویں ہماری نظر سے غائب ہو گئیں۔ آپ اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ ہم میں سے کسی کو واقعہ معلوم کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ تین روز گزر جانے کے بعد ایک قافلہ آیا اور کہنے لگا ہم نے غوث اعظم

۱؎ مولوی اشرف علی تھانوی بھی لکھتے ہیں کہ بعض اولیاء اللہ سے بعد انتقال کے بھی تصرفات و خوارق سرزد ہوتے ہیں اور یہ امر معنےً حد تواتر تک پہنچ گیا ہے (النخب صـ۱۱) نیز دیوبندی حضرات کے بھی پیشوا رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں۔ تصرفات و کرامات اولیاء اللہ بعد ممات بحالِ خود باقی مے ماند بلکہ در ولایت بعد موت ترقی مے شود حدیثے کہ ابن عبد البر نقل کردہ شاہد است۔ (تذکرۃ الرشید جلد ۲ صـ۲۵۲)

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت سراپا اقدس میں نذرانہ پیش کرنا ہے۔ ہم نے قافلہ کے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے اجازت عنایت فرما دی نیز ارشاد فرمایا کہ جو کچھ یہ نذرانہ دیں وہ ان سے لے لو۔ قافلہ اندر حاضر خدمت ہوا۔ اور اُنہوں نے ہم کو ریشمی، اُونی کپڑے، کچھ سونا وغیرہ اور آپ کی وہ دونوں کھڑائیں جن کو آپ نے ہوا میں پھینکا تھا دیں۔ باہر آ کر ہم نے ان سے دریافت کیا کہ یہ کھڑائیں تم کو کہاں سے ملیں۔ تو اُنہوں نے بیان کیا کہ ۳ صفر کو ہم جا رہے تھے کہ راستہ میں ہم کو عرب ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔ اور ہمارے قافلہ کے بہت سے افراد کو قتل بھی کر ڈالا۔ ڈاکو ہمارا مال ایک طرف لے جا کر آپس میں تقسیم کرنے لگے۔ تو اُس وقت ہم نے کہا کہ اگر اس وقت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری دستگیری فرمائیں اور ہم بچ کر نکل جائیں تو اپنے مال میں سے آپ کی نذر پیش کریں گے۔

ابھی ہم یہ کہہ ہی رہے تھے کہ دو بلند آوازیں سنائی دیں کہ سارا بیابان گونج اُٹھا اور وہ ڈاکو بھی ہیبت زدہ ہو گئے۔ ہم نے سمجھا کہ کوئی شخص آ رہا ہے جو ان ڈاکوؤں سے بھی مال چھین کر لے جائے گا۔ اتنے میں وہ ڈاکو ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آؤ تم اپنا مال اُٹھا لو۔ اور دیکھو ہمارا کیا حال ہو رہا ہے؟ ہم وہاں پہنچے تو ڈاکوؤں کے دونوں سرداروں کو مردہ پایا۔ اور ہر ایک کے پاس پانی سے تر ایک ایک کھڑاؤں پڑی ہے۔ اور اُنہوں نے ہمارا مال واپس کر دیا۔

(قلائد الجواہر ص ۶۸، ۶۹، نزہۃ الخاطر الفاتر ص ۵۹، ۶۰، سفینۃ الاولیاء ص ۳۷، تحفہ قادریہ ص ۴۸)

اسیروں کے مشکل کشا غوثِ اعظم
فقیروں کے حاجت روا غوثِ اعظم
گھرا ہے بلاؤں میں بندہ تمہارا
مدد کے لئے آؤ یا غوثِ اعظم
تیرا نام لے کر جو نعرہ لگایا
مہم سر ہوئی ایک دم غوثِ اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ

شیخ عبداللہ الجبائی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ہمدان میں طریف نامی شخص سے میری ملاقات ہوئی۔ یہ شخص دمشق کا رہنے والا تھا۔ اُس نے مجھ سے یہ واقعہ بیان بیان کیا کہ نیشاپور کے راستہ میں بشر القرظی سے میری ملاقات ہوئی۔ یہ چودہ اونٹوں پر شکر لادے ہوئے جا رہے تھے۔ اُنہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ہمیں راستہ میں ایک بیابان جنگل پر اُترنے کا اتفاق ہوا۔ جو بہت ہی خوفناک تھا اور وہاں ٹھہرنا بہت مشکل تھا۔ جب پہلی رات کو اُونٹ لادے جا چکے تو ان میں سے میرے چار اُونٹ گم ہو گئے۔ میں نے ہر چند ان کو تلاش کیا مگر کچھ پتہ نہ چلا۔ میں قافلہ سے جُدا ہو گیا۔ اور شتربان بھی میرے ساتھ رہ گیا۔ جب صبح ہوئی ذَكَرْتُ الشَّيْخَ عَبْدَ الْقَادِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ قَالَ لِيْ إِنْ وَقَعْتَ فِيْ شِدَّةٍ فَنَادِنِيْ فَإِنَّمَا تَكْشِفُ عَنْكَ فَقُلْتُ يَا شَيْخُ عَبْدَ الْقَادِرِ جَمَالِيْ مُرَّتْ وَنَظَرْتُ إِلَى مَطْلَعِ ضَوْءِ الْفَجْرِ۔ میں نے شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکارا۔ کیونکہ آپ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ جب تمہیں کوئی مشکل پیش آئے تو تم مجھ کو پکارنا تمہاری مشکل حل ہو جائے گی۔ پس میں نے عرض کیا یا شیخ عبد القادر میرے اونٹ نامعلوم کہاں چلے گئے ہیں۔ اور میں ان کو صبح تک تلاش کرتا رہا۔ مگر کہیں نہیں ملے اور میں قافلہ سے بھی بچھڑ گیا ہوں۔

گرا ہے بلاؤں میں بندہ تمہارا ۔۔۔ مدد کے لیے آؤ یا غوثِ اعظم
جو دُکھ بھر رہا ہوں جو غم سہہ رہا ہوں ۔۔۔ کہوں کس سے تیرے سوا غوثِ اعظم
کمر بستہ برخونِ من نفس قاتل ۔۔۔ اَغِثْنِیْ برائے خدا غوثِ اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

استغاثہ کے فوراً بعد ہی مجھے ایک شخص ٹیلے پر دکھائی دیا جس نے سفید لباس پہنا ہوا تھا۔ اُس نے مجھے ہاتھ سے ایک طرف اشارہ کرکے بتلایا پھر جب میں نے اُس ٹیلے پر چڑھ کر دیکھا تو وہ آدمی مجھے نظر نہ آیا اور ٹیلے کے دامن میں مجھے اپنے اونٹ بیٹھے دکھائی دیئے۔ ان کا بوجھ اُن پر اُسی طرح لدھا ہوا تھا۔ ہم نے اُنہیں پکڑ لیا اور قافلے سے جا ملے۔ (قلائد الجواہر صفحہ ۶۸ سطر ۱۱ تا ۱۸، تفریح الخاطر صفحہ ۳۷، تحفہ قادریہ صفحہ ۶۷)

تیرا نام ہے کہ جو نعرہ لگا یا ۔۔۔ ہم سر ہوئی ایک دم غوث اعظم
مریدوں کو خطرہ نہیں بحرِ غم سے ۔۔۔ کہ بیڑے کے ہیں ناخدا غوثِ اعظم

فائدہ :- اسی طرح کا ایک واقعہ امام نووی شارح مسلم علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے۔ حَکٰی لِی بَعْضُ شُیُوْخِنَا الْکِبَارِ فِی الْعِلْمِ اِنَّہٗ اِنْفَلَتَتْ لَہٗ دَابَّۃٌ اَظُنُّھَا بَغْلَۃً وَکَانَ یَعْرِفُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ فَقَالَہٗ فَحَبَسَھَا اللّٰہُ عَلَیْھِمْ فِی الْحَالِ وَکُنْتُ اَنَا مَرَّۃً مَعَ جَمَاعَۃٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْھَا بَھِیْمَۃٌ وَعَجَزُوْا عَنْھَا فَقُلْتُہٗ فَوَقَفَتْ فِی الْحَالِ بِغَیْرِ سَبَبٍ سِوٰی ھٰذَا الْکَلَامِ ۔ مجھ سے ایک بہت بڑے بزرگ نے اپنا واقعہ بیان فرمایا کہ میری خچر بھاگ گئی۔ اور مجھے یہ حدیث[1] شریف (تم میں سے اگر کسی کا جانور جنگل میں بھاگ جائے تو اُسے چاہیئے کہ وہ یوں پکار کر کہے اے اللہ کے بندو میری مدد کرو) یاد تھی تو میں نے فوراً اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ کہہ کر پکارا۔ تو اللہ کریم نے اس خچر کو اُسی وقت روک لیا۔ علامہ نووی رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ میں بذاتِ خود ایک جماعت کے ساتھ جا رہا تھا۔ کہ ہمارا چوپایہ بھاگ گیا ہم سب اس کو پکڑنے سے عاجز آگئے تو میں نے بھی یہی (اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ) کہا تو چوپایہ فی الفور رُک گیا اور یہ ہم کو مل گیا اس پکار کے علاوہ کچھ بھی ہم نے نہ کیا تھا۔ (کتاب الاذکار صفحہ ۲۰۱)

نیز مندرجہ بالا حدیث شریف اور واقعہ کو امام الوہابیہ قاضی محمد بن علی شوکانی نے بھی اپنی کتاب تحفۃ الذاکرین صفحہ ۱۸۱ مطبوعہ مصر میں درج کیا ہے۔

یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ وظیفہ کا جواز

[1] حدیث شریف یہ ہے۔ اِذَا انْفَلَتَتْ دَابَّۃُ اَحَدِکُمْ فَلْیُنَادِ اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ ۔ وہابیہ کے مشہور مفسر اور محدث مولوی وحید الزمان نے بھی اس حدیث شریف کو درج کیا ہے ملاحظہ ہو (حصن حصین صفحہ ۱۶۳ * ہدیۃ المہدی جلد اصفحہ ۲۳ مطبوعہ دہلی)

دیوبندی حضرات کے مولوی انور شاہ صاحب کشمیری نے بھی اس کا جواز فیض الباری شرح صحیح البخاری میں ان الفاظ میں درج کیا ہے۔

وَاعْلَمْ اِنَّ الْوَظِیْفَۃَ الْمَعْھُوْدَۃِ یَا شَیْخ شَیْئًا عَبْدُ الْقَادِرِ یَا جِیْلَانِیْ شَیْئًا لِلّٰہِ اِنْ حَمَلْنَاھَا عَلَی الْجَوَازِ

(فیض الباری ص ۴۶۶ جلد ۲ مطبوعہ مصر)

مولوی رشید احمد گنگوہی جو دیوبندی مسلک کے بہت بڑے عالم ہیں۔ اسی وظیفہ کو پڑھنے کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ "جو شخص ان کلمات (یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ) میں اثر جان کر پڑھتا ہے وہ کافر اور مشرک نہ ہوگا۔ اور جو شیخ (عبد القادر جیلانی) قدس سرہٗ کو متصرف بالذات اور عالم بذاتِ خود جان کر پڑھے گا۔ وہ مشرک ہے اور اس عقیدہ سے پڑھنا کہ شیخ (عبد القادر جیلانی) کو حق تعالیٰ اطلاع کر دیتا ہے اور باذنہٖ تعالیٰ شیخ حاجت براری کر دیتے ہیں۔ یہ بھی مشرک نہ ہوگا۔ (فتاویٰ رشیدیہ کامل ص۸۲ مطبوعہ کراچی)

مولوی اشرف علی تھانوی بھی جواز کے متعلق اس طرح رقمطراز ہیں۔ (یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ پڑھنے کی) صحیح العقیدہ سلیم الفہم کے لئے جواز کی گنجائش ہو سکتی ہے۔

(فتاویٰ اشرفیہ ج۲ ص۶ مطبوعہ کانپور، امداد الفتاویٰ جلد ۱ ص۹۴ مطبوعہ مجتبائی)

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی بلکہ خود اس کے عامل تھے۔ وہ مولوی رشید احمد گنگوہی سے اس طرح استغاثہ کرتے ہیں۔

یا سیّدی لِلّٰہِ شَیْئًا اِنَّہٗ   اَنْتُمْ لِیَ الْمَجْدِیْ وَاِنِّیْ جَادِیْ

ترجمہ:۔ میرے سردار خدا کے واسطے کچھ تو دیجئے۔ آپ معطی ہیں میرے میں ہوں سوالی للہ (تذکرۃ الرشید ص۱۱۴، ۱۱۵)

۱؎ مسلک حقہ اہل سنت وجماعت کا اولیاء اللہ کے متعلق یہی عقیدہ ہے (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

مولوی ذوالفقار علی دیوبندی نے اپنے پیرو مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی شان میں قصیدہ لکھا ہے۔ جس میں وُہ حاجی صاحب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔

یَا مُرْشِدِیْ وَیَا مَوْلٰی یَا مَفْزَعِیْ
یَا مَلْجَائِیْ فِیْ مَبْدَئِیْ وَمَعَادِیْ

اے میرے مرشد اے میری پناہ اے میری گھبراہٹ کے سہارا۔ اور اے جائے پناہ دُنیا اور آخرت میں۔

یَا سَیِّدِیْ لِلّٰہِ شَیْئاً اِنَّہٗ
اَنْتُمْ لِیَ الْمُجْدِیْ وَاِنِّیْ جَادِیْ

اے میرے سردار خدا کے واسطے کچھ عطا ہو۔ بیشک آپ میرے لئے جُود کرنے والے ہیں اور میں سائل ہوں۔ (کراماتِ امدادیہ صفحہ ۳۱ مطبوعہ دیوبند)

عورت کی فریاد رسی ایک عورت حضرت کی مرید ہوئی۔ اس پر ایک فاسق شخص عاشق تھا۔ ایک دن وہ عورت کسی حاجت کے لئے باہر پہاڑ کی غار کی طرف گئی۔ تو اس فاسق شخص کو بھی اس کے جانے کا علم ہوگیا تو وہ بھی اُس کے پیچھے ہوگیا حتّٰی کہ اس کو پکڑ لیا۔ وہ اس کے دامن عصمت کو ناپاک کرنا چاہتا تھا۔ تو اس عورت نے بارگاہِ غوثیہ میں اس طرح استغاثہ کیا۔

اَلْغِیَاثُ یَا غَوْثُ اَعْظَمُ اَلْغِیَاثُ یَا غَوْثَ الثَّقَلَیْنِ
اَلْغِیَاثُ یَا شَیْخُ مُحْیِ الدِّیْنِ اَلْغِیَاثُ یَا سَیِّدِیْ عَبْدَ الْقَادِرِ

حضرت اس وقت اپنے مدرسہ میں وضو فرما رہے تھے۔ آپ نے اپنی کھڑاؤں کو غار کی طرف پھینکا۔ وَصَلَ النَّعْلَانِ اِلٰی رَأْسِہٖ وَصَارَا یَضْرِبَانِ رَأْسَہٗ حَتّٰی مَاتَ۔ وُہ کھڑائیں اُس فاسق کے سر پر لگنی شروع ہوگئیں۔ حتّٰی کہ وُہ مرگیا۔ وُہ عورت آپ کی نعلین مُبارک لے کر حاضرِ خدمت ہوئی اور مجلس میں سارا قصہ کہہ سُنایا۔ (تفریح الخاطر صفحہ ۳۷ سطر ۵ تا ۱۴ از علامہ عبد القادر الاربلی مطبوعہ مصر)

غوثِ اعظم بمن بے سر و ساماں مددے قبلۂ دیں مددے کعبۂ ایماں مددے

فائدہ:- شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے جدِ امجد اور شاہ ولی اللہ صاحب کے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ "منقول است از حضرت خواجہ محمد یحییٰ پسر حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس اللہ تعالیٰ سرہما کہ ارباب تصرف بر انواع اند بعضے اند بعضے ماذون و مختار کہ باذن حق سبحانہٗ و تعالیٰ و باختیار خود ہر گاہ کہ خواہند تصرف کنند یعنی حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس اللہ تعالیٰ سرہما کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد یحیٰ قدس اللہ سرہ العزیز سے منقول ہے کہ اہلِ تصرف کی کئی اقسام ہیں۔ بعضے ماذون و مختار ہیں کہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ کے اذن سے اور اپنے اختیار سے جب چاہتے ہیں۔ تصرف کرتے ہیں۔ (ارشاداتِ رحیمیہ فارسی ص۲۷ سطر ۱۱ تا ۱۴ سراجاً منیراً ص۴۲ مصنفہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی)

مولوی اشرف علی تھانوی رقمطراز ہیں کہ بزرگوں کی توجہ سے انکار نہیں۔ بے شک بزرگوں کی توجہ سے بہت کچھ حاصل ہوتا ہے۔

(دعواتِ عبدیت ص۱۹ چوتھا حصہ وعظ اول)

برکت ہی برکت

اونٹنی کی تیز رفتاری

امام المحدثین حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری نے اپنی تصنیف لطیف نزہۃ الخاطر الفاتر میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ ابو حفص عمر بن صالح بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی اونٹنی ہانکتے ہوئے حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے۔ کہ میں حج بیت اللہ شریف کو جانا چاہتا ہوں۔ مگر میری اونٹنی قابلِ سفر نہیں اس کے سوا میرے پاس کوئی دوسری سواری بھی نہیں۔ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اونٹنی کی پیشانی پر ہاتھ رکھا اور ایک ایڑی لگائی تو وہ اُونٹنی بیت اللہ شریف تک کسی سے پیچھے نہ رہی ۔

مریدوں کو خطرہ نہیں بحرِ غم سے ۔۔۔ کہ بیڑے کے ہیں ناخدا غوثِ اعظم

(نزہۃ الخاطر الفاتر ص۶۵، بہجۃ الاسرار ص۷۹)

کبوتری اور قمری

حضرت ابوالحسن علی الازجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیمار ہوئے اور ان کی عیادت کے لئے حضرت غیث الکونین شہنشاہِ بغداد قدس سرہٗ العزیز تشریف لے گئے۔ آپ نے ان کے گھر ایک کبوتری اور ایک قمری کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔

ابوالحسن نے عرض کیا حضور والا! یہ کبوتری چھ ۶ ماہ سے انڈے نہیں دیتی۔ اور یہ قمری نو ۹ ماہ سے نہیں بولتی۔ تو حضرت نے کبوتری کے پاس کھڑے ہو کر اس کو فرمایا کہ اپنے مالک کو فائدہ پہنچاؤ۔ اور قمری کو فرمایا کہ اپنے خالق کی تسبیح بیان کرو۔ تو قمری نے اسی دن سے بولنا شروع کر دیا۔ جس کو سن کر اہلِ بغداد محظوظ ہوتے اور کبوتری عمر بھر انڈے دیتی رہی۔

(بہجۃ الاسرار ص۹۷، قلائد الجواہر ص۱۳، زبدۃ الخاطر الفاتر ص۶۵، تحفہ قادریہ ص۶۹)

سرسبز درخت

شیخ ابوالمظفر اسماعیل علیہ الرحمۃ سے منقول ہے۔ کہ ایک دفعہ شیخ علی ہیتی علیہ الرحمۃ کچھ علیل ہو گئے۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے۔ اس جگہ کھجور کے دو درخت خشک ہو گئے تھے۔ چار سال سے ان پر کوئی پھل نہیں آتا تھا۔ حضرت نے ان درختوں کے نیچے بیٹھ کر وضو فرمایا اور دو رکعت نماز بھی ادا کی۔ ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ دونوں درخت سرسبز و شاداب ہو گئے۔ اور ان پر پھل آنے لگے۔

سوکھی ہوئی کھیتیاں ہری کر
اے ابرِ سخائے غوثِ اعظم

(سفینۃ الاولیاء ص۶۵ مصنفہ دارا شکوہ)

رزق میں برکت

حضرت کے رکابدار ابوالعباس احمد بن محمد القرشی البغدادی رحمۃ اللہ الباری سے مروی ہے کہ ایک دفعہ حضرت نے قحط سالی میں مجھے دس بارہ ۱۲ سیر گندم عنایت فرمائی۔ اور ارشاد فرمایا کہ اسے ایسے برتن میں بند رکھنا جس کے دو منہ ہوں (یعنی دو طرفی) جب ضرورت پڑے تو ایک منہ کھول کر حسب ضرورت نکال لیا کرنا۔ اور تولنا بالکل نہیں۔ نیز اس برتن میں جھانک کر گیہوں کی مقدار کو نہ دیکھنا۔

چنانچہ ہم اُس گندم کو پانچ سال تک کھاتے رہے - ایک دفعہ میری بیوی نے اس بڑولی کا منہ کھول کر دیکھا کہ اس میں کتنی گندم ہے تو معلوم ہوا کہ جتنی گندم ڈالی تھی اُتنی مقدار میں ہی موجود ہے - پھر یہ گندم سات دنوں میں ختم ہوگئی - میں نے اس واقعہ کا آپ کی خدمت میں تذکرہ کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا - لَوْ تَرَكْتَهُ عَلٰى حَالِهٖ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ حَتّٰى تَمُوْتُوْا اگر تم ان کو اسی طرح رہنے دیتے (یعنی ان کی مقدار کو نہ دیکھتے) تو تم ان میں سے مرتے دم تک کھاتے رہتے -

(قلائد الجواہر ص ۱۳۰، ۱۳۱)

جو دم میں غنی کرے گدا کو
وہ کیا ہے عطائے غوثِ اعظم

فائدہ :- دیوبندی حضرات کے مستند عالم مولوی اشرف علی تھانوی حضرت شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ الباری کی حکایت درج کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ (شاہ ابوالمعالی) گھر پر موجود نہ تھے کہ آپ کے مرشد تشریف لائے - اتفاق سے اُس روز گھر میں فاقہ تھا - اہلِ خانہ نے دیکھا کہ حضرت تشریف لائے ہیں - آپ کے لئے کوئی انتظام ہونا چاہیئے آخر خادمہ کو محلے میں بھیجا کہ اگر قرض مل جائے تو کچھ لے آئے - خادمہ دو تین جگہ جا کر واپس چلی آئی اور کچھ نہ ملا - متعدد مرتبہ کی آمد و رفت سے حضرت کو شبہ ہوا اور آپ نے حالت دریافت فرمائی - معلوم ہوا کہ آج فاقہ ہے - آپ کو بہت صدمہ ہوا اور آپ نے ایک روپیہ نکال کر دیا کہ اس کا اناج لاؤ چنانچہ اناج آیا آپ نے تعویذ لکھ کر اُس میں رکھ دیا اور فرمایا کہ اس اناج کو مع تعویذ کے کسی برتن میں رکھ دو اور اسی میں سے نکال کر خرچ کرتے رہو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور اُس اناج میں خوب برکت ہوئی - چند روز کے بعد جو شاہ ابوالمعالی صاحب (علیہ الرحمۃ) آئے تو کئی وقت تک کھانے کو برابر ملا آپ نے ایک روز تعجب سے پُوچھا کہ کئی روز سے فاقہ نہیں ہوا - معلوم ہوا کہ اس طرح سے حضرت ایک تعویذ دے گئے تھے -

(دعوات عبدیت حصہ پنجم ص۱ وعظ دوم مطبوعہ علیگڑھ)

لاعلاج مریض

شیخ ابوسعید قیلوی رحمۃ اللہ القوی نے فرمایا اَلشَّیۡخ عَبۡدُالقَادِرُ یُبۡرِئُ الۡاَکۡمَهَ وَالۡاَبۡرَصَ وَیُحۡیِی الۡمَوۡتیٰ بِاِذۡنِ اللہِ۔ شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی اللہ کے اذن سے مادر زاد اندھوں اور برص کی بیماری والوں کو اچھا کرتے ہیں اور مُردوں کو زندہ کرتے ہیں۔

(بہجۃ الاسرار ص۶۳، قلائد الجواہر ص۳۷، نفحات الانس فارسی ص۳۶۱ سطر ۷، ۸)

شیخ خضر الحسینی الموصلی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ اقدس میں قریباً ۱۳ سال تک رہا۔ اس دوران میں نے آپ کے بہت سے خوارق اور کرامات کو دیکھا۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ اِذَا اَعۡیَا الۡاَطِبَّآءُ مَرِیۡضًا اَتیٰ بِهٖ اِلَیۡهِ فَیَدۡعُوۡلَهٗ وَیُمِرُّ یَدَهٗ عَلَیۡهِ فَیَقُوۡمُ بَیۡنَ یَدَیۡهِ وَقَدۡ شُفِیَ وَلَایَزَالُ یَسۡرِیۡ عَنۡهُ حَتّیٰ یَصِحَّ فِیۡ اَسۡرَعِ وَقۡتٍ۔ جس مریض کو ڈاکٹر اور حکیم لاعلاج قرار دیتے تھے وہ آپ کے پاس آکر شفایاب ہو جاتا۔ آپ اُس کے لئے دُعا صحت فرماتے اور اُس کے جسم پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرتے۔ تو اللہ کریم اسی وقت اُس مریض کو صحت سے نوازتا۔

(قلائد الجواہر ص۳۴ سطر ۲۴ تا ۲۸ بہجۃ الاسرار ص۶۰)

مرضِ استسقاء سے شفا

ایک مرتبہ خلیفہ المستنجد باللہ کے عزیزوں میں سے ایک مریض مرضِ استسقاء میں مبتلا آپ کی خدمت میں لایا گیا۔ اُس کا پیٹ مرضِ استسقاء کی وجہ سے بہت بڑھ گیا تھا۔ فَاَمَرَّ یَدَهٗ عَلَیۡهِ فَقَامَ ضَامِرَ الۡبَطۡنِ کَاَنۡ لَمۡ یَکُنۡ بِهٖ شَیۡءٌ تو آپ نے اُس کے پیٹ پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا تو اس کا پیٹ بالکل چھوٹا ہو گیا۔ گویا کہ وہ کبھی بیمار تھا ہی نہیں۔

(بہجۃ الاسرار ص۶۴ سطر ۲۱، ۲۲، قلائد الجواہر ص۳۷ سطر ۲۸، ۲۹)

تمہیں دُکھ سنو اپنے آفت زدوں کا
تمہیں درد کی دو دوا غوث اعظم

کہنہ بخار

ایک مرتبہ ابو المعالی احمد البغدادی الحنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرے بیٹے محمد کو عرصہ

سوا سال سے بخار آرہا ہے۔ ہر چند علاج کرایا مگر قطعاً بخار نہیں اُترا۔

جو دُکھ بھر رہا ہوں جو غم سہ رہا ہوں!
کہوں کس سے تیرے سوا غوثِ اعظم

تو آپ نے اُس کو ارشاد فرمایا تم اس کے کان میں جا کر یہ کہہ دو کہ اے بخار! تم کو شیخ عبد القادر جیلانی کا حکم ہے کہ میرے لڑکے سے دُور ہو کر حلہ (جو کہ ایک گاؤں کا نام ہے) میں چلے جاؤ۔ حسبِ فرمان تعمیل کی تو بخار اُتر گیا۔
(بہجۃ الاسرار ص۶۷، قلائد الجواہر ص۱۳۳، تحفہ قادریہ ص۶۹)

مفلوج اور اندھا

مشائخ عظام علیہم الرضوان کی ایک معتبر جماعت سے مروی ہے کہ آپ کی خدمت سراپا قدس میں بغداد شریف کا مشہور تاجر ابو غالب حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ آپ کے جدِ امجد سرورِ کائنات، مفخرِ موجودات، منبع کمالات محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰت والتسلیمات کا فرمان ہے کہ کوئی شخص دعوت دے تو اُس کی دعوت کو قبول کر لینا چاہیئے۔ لہٰذا میں اپنے غریب خانہ میں آپ کو قدم رنجہ فرمانے کی درخواست کرتا ہوں۔

چند لمحے مراقبہ فرمانے کے بعد آپ نے فرمایا چلو۔ حضرت اپنے خچر پر سوار ہوئے۔ شیخ علی بن الہیتی علیہ الرحمۃ آپ کی دائیں رکاب کے ساتھ چل رہے تھے۔ تاجر کے گھر پہنچے تو دیکھا کہ وہاں بغداد شریف کے بڑے بڑے رؤسار، مشائخ اور علمار جمع ہیں۔ اور دستر خوان بچھا پڑا ہے۔ جس پر مختلف انواع اور اقسام کے کھانے چُنے ہوئے ہیں۔ اسی اثنار میں ایک بڑا سا مٹکا جس کا منہ بند تھا لایا گیا۔ اور اس کو ایک کونے میں رکھتے ہوئے ابو غالب نے عرض کیا حضور! کھانا تناول فرمائیے مگر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سر جھکائے ہوئے بیٹھے رہے۔ آپ نے نہ تو خود کھانا تناول فرمایا اور نہ ہی اپنے ساتھیوں کو کھانے کا حکم فرمایا۔ آپ کی عظمت و جلالت سے اہلِ مجلس بھی ہاتھ بڑھائے بغیر بے حس بیٹھے رہے۔

اس واقعہ کے راوی کہتے ہیں کہ آپ نے حضرت علی بن الہیتی کو حکم فرمایا۔ کہ اس مٹکے کو اُٹھا لائیں۔ جب مٹکے کو اُٹھا کر آپ کے سامنے رکھ دیا اور اُس کا منہ

کھول کر دیکھا تو ابو غالب کا بیٹا مفلوج، اندھا اور لنگڑا اُس میں بند ہے۔ آپ نے دیکھتے ہی فرمایا بیٹا اُٹھو۔ اور صحیح سالم کھڑے ہو جاؤ۔ لڑکا صحت مند اور توانا ہو کر اُٹھا۔ اور دوڑنے لگا۔ نیز یوں دِکھلائی دیتا تھا کہ اسے کوئی بیماری تھی ہی نہیں۔ یہ دیکھتے ہی لوگوں میں ایک شور برپا ہو گیا اور آپ آنکھ بچا کر مجلس سے چلے گئے اور کچھ نہ کھایا۔

(بہجۃ الاسرار ص۶۲،۶۳، قلائد الجواہر ص۔ نزہۃ الخاطر الفاتر ص۵۷،۵۸، نفحات الانس ص۳۶۱)

زمانے کے دُکھ درد کی رنج و غم کی!
ترے ہاتھ میں ہے دوا غوثِ اعظم

اپاہج بچہ اور رافضیوں کی توبہ

شیخ ابو الحسن القرشی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ۵۵۹ھ کا واقعہ ہے کہ رافضیوں کی ایک بہت بڑی جماعت دو ٹوکرے جن کا منہ بند کیا ہوا تھا لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے پوچھا کہ آپ بتائیں کہ ان میں کیا چیز ہے آپ نے ایک ٹوکرے پر دستِ مبارک رکھ کر فرمایا۔ اس میں ایک بچہ ہے جو اپاہج ہے۔ حضرت نے اپنے لختِ جگر نورِ نظر صاحبزادہ عبد الرزاق قدس سرہٗ کو حکم فرمایا کہ اس ٹوکرے کا مُنہ کھولو تو اُس میں اپاہج بچہ تھا۔ فَمَسَکَہٗ بِیَدِہٖ وَقَالَ لَہٗ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ تو آپ نے اپنے دستِ مبارک سے اُس کو اُٹھا کر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے سے اُٹھ کھڑا ہو۔ تو وہ فوراً کھڑا ہو گیا پھر آپ نے دوسرے ٹوکرے پر ہاتھ مُبارک رکھ کر فرمایا اس میں صحتمند اور بالکل صحیح بچہ ہے۔ اُس ٹوکرے کا منہ کھول کر بچہ کو حکم فرمایا کہ باہر نکل کر بیٹھ جاؤ۔ تو وُہ حسبِ ارشاد باہر نکل کر بیٹھ گیا۔ اس پر وُہ تمام رافضی (شیعہ) تائب ہو گئے۔

(جامع کرامات الاولیاء ص۲۰۳ سطر ۸ تا ۲۲، قلائد الجواہر ص۳ سطر ۲۳ تا ۲۹ نفحات الانس فارسی ص۳۶۱، نزہۃ الخاطر الفاتر ص۵، بہجۃ الاسرار ص۶۳)

پانی پر حکومت

دریائے دجلہ میں طغیانی

ایک دفعہ دریائے دجلہ میں زوردار سیلاب آگیا۔ دریا کی طغیانی کی شدت کی وجہ سے لوگ ہراساں اور پریشان ہو گئے۔ اور حضرت غیث الکونین، غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی خدمت میں حاضر ہو کر یَسْتَغِیْثُوْنَ بِہٖ آپ سے استغاثہ کرنے لگے۔ اور مدد طلب کرنے لگے۔ حضرت نے اپنا عصاءِ مبارک پکڑا اور دریا کی طرف چل پڑے وَرَکَزَہٗ عِنْدَ حَدِّ الْمَاءِ وَقَالَ اِلٰی ھٰهُنَا اور دریا کے کنارہ پر پہنچ کر آپ نے عصاءِ مبارک کو دریا کی اصلی حد پر نصب کر دیا۔ اور دریا کو فرمایا کہ بس یہیں تک۔ فَنَقَصَ الْمَاءُ مِنْ وَقْتِهٖ۔ آپ کا فرمانا ہی تھا کہ اسی وقت پانی کم ہونا شروع ہو گیا اور آپ کے عصاءِ مبارک تک آگیا۔

(بہجۃ الاسرار صہ ۷ سطر ۲۲ تا ۲۴، قلائد الجواہر صہ ۲۶)

پانی پر چلنا

حضرت سہل بن عبد اللہ تستری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ اہلِ بغداد کی نظر سے حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کافی عرصہ غائب رہے۔ ہم لوگوں نے آپ کو تلاش کیا تو معلوم ہوا کہ آپ کو دجلہ کی جانب جاتے دیکھا تھا۔ جب اُن کو تلاش کرتے ہوتے دریائے دجلہ پر پہنچے تو ہم نے دیکھا کہ آپ پانی پر چلتے ہوئے ہماری طرف آرہے ہیں۔ بکثرت تعداد مچھلیاں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کرتی ہیں اور ہم نے مچھلیوں کو آپ کا دستِ مبارک چومتے دیکھا۔ اُس وقت نمازِ ظہر کا وقت ہو گیا تھا۔ اسی اثناء میں ہمیں ایک سبز رنگ کا سونے اور چاندی سے مرصع مصلہ دکھائی دیا جو تختِ سلیمانی کی مانند ہوا میں دریائے دجلہ کے اُوپر معلق تھا۔ اُس مصلہ کے اُوپر دو سطریں تھیں ایک سطر میں اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ اور دوسری سطر پر سَلَامٌ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ اِنَّهٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ لکھا ہوا تھا۔ جب وہ مصلہ بچھ گیا تو بہت سے لوگ آئے اور مصلہ کے برابر کھڑے ہو گئے۔ ان لوگوں کے چہرں

سے بہادری اور شجاعت عیاں تھی۔ سب لوگ خاموش اور سرنگوں تھے جیسا کہ ان کو قدرتِ گویائی ہی نہیں۔ ان کی آنکھوں سے آنسو بھی جاری تھے۔ ان حضرات کے آگے ایک پُر وقار اور عظیم المرتبت شخصیت تھی۔ تکبیر کہی گئی اور ان سب حضرات کی امامت حضرت قطب الاقطاب غوث الاغواث شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرّہ النورانی و رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کرائی۔

(قلائد الجواہر ص۱۶، تفریح الخاطر ص۲۵، ۲۶ مطبوعہ مصر)

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

فائدہ: امام الوہابیہ والدیابنہ مولوی اسماعیل دہلوی قتیل لکھتے ہیں۔

کہ "اصحاب ایں مراتبِ عالیہ و ارباب ایں مناصب رفیعہ ماذون مطلق در تصرف عالم مثال و شہادت میباشد ایں کبارِ اُولِی الْاَیْدِیْ وَالْاَبْصَارِ را میرسد کہ تمامی کلیات را بسوئے خود نسبت نمایند مثلاً ایشاں را میرسد کہ بگویند کہ از عرش تا فرش سلطنت ماست و معنی ایں کلام آنست کہ از عرش تا فرش سلطنت مولائے ماست و مارا با ہمہ چیز نسبت متساوی است۔

ان مراتبِ عالیہ اور مناصبِ رفیعہ کے صاحبان (اولیاء الرحمٰن) عالمِ مثال اور عالمِ شہادت میں تصرف کرنے کے مطلق ماذون و مجاز ہوتے ہیں اور ان بزرگوں کو حق پہنچتا ہے کہ تمام کلیات اپنی طرف نسبت کریں مثلاً ان کو جائز ہے کہ کہیں عرش سے فرش تک ہماری سلطنت ہے۔ اس کلام کا معنے یہ ہے کہ عرش سے فرش تک ہمارے مولا کی سلطنت ہے۔

(صراط مستقیم فارسی ص۱۰۱ سطر ۲ تا ۵ مطبوعہ دہلی)

حاضر و ناظر

ستّر گھروں میں افطاری

ایک دن رمضان شریف میں سَتّر آدمیوں نے فرداً فرداً آپ کو اپنے گھر میں برکت کی خاطر روزہ افطار کرنے کی دعوت دی۔ آپ نے ہر ایک کی دعوت قبول فرمائی۔ ہر دعوت دینے والے کو کسی دوسرے کے بھی مدعو کرنے کا قطعاً علم نہ تھا۔ آپ نے ایک ہی وقت میں ہر ایک کے گھر ان کے ہمراہ روزہ افطار فرمایا نیز آپ نے اپنے آستانۂ عالیہ پر بھی اُس روز روزہ افطار فرمایا۔

صبح ہر مدعو کرنے والے نے آپ کی اپنے گھر تشریف آوری اور افطاری کی سعادت حاصل کرنے کا تذکرہ کیا۔ تو یہ خبر بغداد شریف میں خوب پھیلی۔ آپ کے خُدّام میں سے ایک خادم کے دِل میں یہ خیال آیا کہ حضرت اپنے آستانۂ عالیہ سے باہر بھی تشریف نہیں لے گئے تو یہ لوگ آپ کے بیک وقت تشریف آوری اور کھانا تناول فرمانے کا تذکرہ کیسے کرتے ہیں۔ تو اُس نے حضرت کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا هُمْ صَادِقُوْنَ فِیْ قَوْلِهِمْ وَاِنِّیْ اَجَبْتُ دَعْوَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ وَحَضَرْتُ وَاَكَلْتُ طَعَامَهُمْ فِیْ بُيُوْتِهِمْ فَرْدًا فَرْدًا وہ لوگ اپنے قول میں سچے ہیں۔ میں نے ان میں سے ہر ایک کی دعوت قبول کی اور بیک وقت ہر آدمی کے گھر جا کر کھانا کھایا۔ؔ

کارِ پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر

(تفریح الخاطر ص۳۸ سطر ۱۳ تا ۱۹۔ مطبوعہ مصر)

ؔ دیوبندی مکتبِ فکر کے جید عالم مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ اصحابِ نفوسِ قدسیہ جب قالب ہیں پائیں اور جہاں چاہیں بیک وقت حاضر ہو سکتے ہیں۔ (مواعظ اشرفیہ)

جنازہ میں شرکت

ملکِ شام میں ایک ابدال انتقال فرما گئے تو آپ سرزمینِ عراق سے وہاں فوراً تشریف فرما ہوئے۔

بعد ازیں حضرت خضر علیہ السلام اور دیگر ابدال بھی تشریف لے آئے۔ سب حضرات نے اُن کا جنازہ پڑھا۔

بعد از جنازہ حضرت نے حضرت خضر علیہ السلام سے کہا کہ قسطنطنیہ میں فلاں کافر کو یہاں لے آئیں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فی الفور اُس کو حضرت کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے اُس کافر کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا۔ اُس کی مونچھوں کو پست کیا اور اپنی ایک ہی نظرِ کرم سے اُسے مقامِ ابدال پہ فائز فرما دیا۔ اور سب ابدالوں سے فرمایا کہ انتقال کرنے والے ابدال کے مقام پہ اسے مقرر کرتا ہوں جس پر سب ابدالوں نے سرِ تسلیم خم کر دیا۔

(تتمہ شرح مسلّم الثبوت ص۶۲۶، سفینۃ الاولیاء ص۶۵)

ہم نے پھولوں کو چھُوا مرجھا گئے کانٹے بنے
تو نے کانٹوں کو چھُوا تو گلستاں کر دیا!

فائدہ:- امام المحدثین والمفسرین علامہ جلال الملّت والدین السیوطی[۱] نور اللہ ضریحہٗ فرماتے ہیں۔ قَدْ نَصَّ عَلٰی اِمْکَانِ ذَالِکَ آئِمَّۃُ اَعْلَامٍ ولی اللہ کے مختلف مقامات پہ بیک وقت تشریف فرما ہونے کے متعلق بڑے بڑے علماء کرام اور آئمہ نے بالتصریح تصدیق فرمائی ہے۔ مثلاً علامہ علاؤ الدین القونوی شارح الحاوی۔ شیخ تاج الدین السبکی کریم الدین الاملی۔ شیخ الخانقاہ الصلاحیہ۔ سعید السعداء صفی الدین بن ابو المنصور۔ عبد الغفار

---

[۱] علامہ شعرانی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالتِ بیداری میں بالمشافہ چھہتّر مرتبہ زیارت کی ہے (میزان الکبرٰی ص۴۴)
علامہ سیوطی کو مولوی اشرف علی تھانوی نے بڑے بڑے علماء کی صف میں شمار کیا ہے۔
ملاحظہ ہو۔ (طریقۂ مولود شریف ص۱۱)

بن نوح - القوص صاحب الوحید ۔ عفیف یافعی ۔ شیخ تاج الدین ابن عطاء اللہ - سراج الملقن - برھان الانباسی ۔ شیخ عبد اللہ المنوفی ان کے شاگرد شیخ خلیل المالکی صاحب المختصر ۔ ابو الفضل محمد بن ابراھیم التلمسانی المالکی (علیھم الرحمہ) ان کے علاوہ دیگر آئمہ حضرات بھی ہیں۔ (المنجلی فی تطور الولی للعلامۃ جلال الدین السیوطی)

اسی طرح کئی مستند کتابوں مثلاً الابریز ۔ روض الریاحین ۔ مکتوبات شریف ۔ انفاس العارفین ۔ جامع کرامات الاولیاء اور نفحات الانس وغیرھم اور دیوبندی مکتبِ فکر کی مستند کتابیں مثلاً تذکرۃ الرشید، جمال الاولیاء ۔ افاضات الیومیہ ۔ کراماتِ امدادیہ، شمائم امدادیہ اور امداد المشتاق وغیرھم میں بھی اس کی تائید میں کافی واقعات موجود ہیں ۔ بلکہ دیوبندی حضرات کے نہایت ہی بزرگ اور رشید عالم مولوی رشید احمد گنگوہی نے اس کی تائید میں اور اس کے انکار کرنے کو گناہ قرار دیتے ہوئے فتویٰ دیا ہے ۔ ملاحظہ ہو۔

سوال :۔ اولیاء کرام کو عالم کی سیر کرانا ۔ مثلاً مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ بلا اسبابِ ظاہری یہ ممکن اور کرامات سے ہے یا نہیں ۔ ایسی بات کا اگر کوئی انکار کرے تو گنہگار ہوگا یا نہیں ۔

جواب :۔ یہ کراماتِ اولیاء اللہ سے ہوتی ہے اور حق ہے کہ کرامت خرقِ عادت کا نام ہے ۔ اس میں کوئی تردد (شک و شبہ) کی بات نہیں ۔ اس کا انکار گناہ ہے کہ انکارِ کرامت کرتا ہے ۔ اور کرامت کا حق ہونا مسئلہ اجماعی اہلِ سنت کا ہے ۔ واللہ اعلم ۔ کتبہ الاحقر ۔ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ ۱۳۰۱ھ (فتاویٰ رشیدیہ کامل جلد اص۲۱ کتاب العقائد)

امام الوہابیہ والدیابنہ اسماعیل دہلوی قتیل بھی حضورِ پُر نور سیدنا غوثِ پاک

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تشریف آوری اور جلوہ نمائی کا وہ واقعہ جو انؐ کے پیر سید احمد کے ساتھ پیش آیا۔ اپنی کتاب صراطِ مستقیم (جو سید احمد کے ایماء پر لکھی تھی) میں درج کر کے حضرت کے آج بھی حاضر و ناظر، فیض رساں اور متصرف فی الکون ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ (سید احمد بریلوی) کا نسبتِ قادریہ اور نقشبندیہ کا بیان تو اس طرح ہے کہ حضرت مولانا **شاہ عبد العزیز** قدس سرہٗ العزیز کی بیعت کی برکت اور آں جناب ہدایت مآب کی توجہات کی برکت سے جناب حضرت غوث الثقلین[2] اور جناب حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند کی ارواحِ مقدس آپ کے متوجہ حال ہوئیں اور قریباً عرصہ ایک ماہ تک آپ (سید احمد) کے حق میں ہر دو روحِ مقدس کے مابین فی الجملہ تنازع رہا۔ کیونکہ ہر ایک ان دونوں عالی مقام اماموں میں سے اس امر کا تقاضا کرتا تھا کہ آپ (سید احمد) کو بتمامہ اپنی طرف جذب کرے تاآنکہ تنازع کا زمانہ گزرتے اور شرکت پر صلح کے واقع ہونے کے بعد ایک دن ہر دو مقدس روحیں آپ پر جلوہ گر ہوئیں اور قریباً ایک پہر کے عرصہ تک وہ دونوں امام آپ کے نفسِ نفیس پر توجہ قوی اور پُر زور اثر ڈالتے رہے۔ پس اسی ایک پہر میں ہر دو طریقہ کی نسبت آپ (سید احمد) کو نصیب ہوئی۔

---

[1] اسماعیل دہلوی قتیل کے متعلق دیوبندی حضرات کے ہفت روزہ خدام الدین لاہور اور وہابیہ کے مفسر نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی نے لکھا ہے کہ متبحر عالم تھے۔ بتیس ہزار حدیثیں نوکِ زبان تھیں منقول و معقول میں پہلوں کی یاد بھلا دیتے۔ فروع و اصول میں آئمہ کو پرے بٹھا دیتے۔ جس علم میں ان سے بات کرو گے جان لوگے کہ فن کے امام ہیں۔

(خدام الدین ۱۹۷ یکم اکتوبر ص۱۹۷ ۔ اتحاف النبلاء از نواب صدیق حسن خاں)

[2] غوث الثقلین کا معنیٰ ہے جنوں اور انسانوں کا فریاد رس یعنی مولوی اسماعیل دہلوی نے یہ لقب لکھ کر اقرار کیا ہے کہ حضرت غوثِ پاک رضی اللہ عنہ فریاد رس ہیں۔ (مؤلف)

تصورِ شیخ — دیوبندی حضرات کے مقتدر مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں

"ہم مرید بیقین داند کہ روحِ شیخ مقید بیک مکان نیست پس ہر جا کہ مرید باشد قریب یا بعید اگرچہ از شیخ دور است اما روحانیت او دور نیست چوں ایں امر محکم دارد ہر وقت شیخ را بیاد دارد و ربطِ قلب پیدا آید و ہر دم مستفید بود مرید در حال واقعہ محتاج شیخ بود (یعنی مرید یہ بھی یقین سے جانے کہ شیخِ کامل کی روح ایک جگہ میں ہی قید نہیں ہے۔ بلکہ مرید جہاں بھی ہو دور ہو یا نزدیک اگرچہ پیر کے جسم سے دور بھی ہے لیکن وہ پیر کی روحانیت سے دُور نہیں جب یہ بات پُختہ ہو گئی تو ہر وقت پیر کو یاد رکھے (یعنی تصورِ شیخ) اور دلی تعلق اس سے ظاہر ہو اور ہر وقت اس سے فائدہ حاصل کرتا رہے۔ مرید واقعتاً اپنے شیخ و مرشد کا محتاج ہوتا ہے۔ (امداد السلوک ناشر ضیا ما

مُردوں کو زندہ کرنا

مُرغی کو زندہ کرنا — شیخ محمد بن قائد الاوانی اور شیخ ابو عبداللہ علیہما الرحمۃ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ اقدس میں ایک عورت اپنے لڑکے کو لے کر حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ میں نے دیکھا ہے کہ میرے اس لڑکے کو آپ سے بہت زیادہ محبت اور اُلفت ہے۔ لہٰذا میں اسے اپنا حق معاف کر کے لوجہ اللہ آپ کی خدمت میں پیش کرتی ہوں۔ آپ نے لڑکے کو قبول فرما لیا۔ اور اُس کو سلوک اور مجاہدہ کی منزلیں طے کرانی شروع فرما دیں۔

لے دیوبندی علماء کو مخاطب کرتے ہوئے سردار الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ آپ لوگوں (دیوبندی حضرات) کی جماعت اہلِ علم کی جماعت ہے۔ اور مدرسہ دیوبند حقیقی معنے میں دار العلوم ہے۔ (اخبار اہلِ حدیث امرتسر ۵ ۔ ۶ رجب ۱۳۴۱ھ)

رشید احمد گنگوہی کے متعلق مولوی محمود الحسن دیوبندی مرثیہ ص۱۱ پر لکھتے ہیں ؎

مفسر الیسا لائیں گے کہاں سے یا خدا جس کے — ہوں قول و فعل دونوں کاشفِ اسرارِ قرآنی

وہ صدیقِ معظم تھے سیمابِ لطفِ رحمانی — وہ شمعِ دین و ملت گلِ گلزارِ عرفانی

چنانچہ ایک روز وہ عورت حاضرِ خدمت ہوئی۔ تو اپنے بچے کو بہت کمزور اور اُس کے رنگ کو بھوک کی وجہ سے زرد پایا۔ جب وہ حضرت غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہوئی تو دیکھا کہ آپ مُرغی کے سالن کے ساتھ روٹی کھا رہے ہیں اور ایک برتن میں مُرغی کی ہڈیاں رکھی ہوئی ہیں۔ یہ دیکھ کر اُس نے عرض کیا حضور والا! اَنْتَ تَاکُلُ الدَّجَاجَ وَوَلَدِیْ یَاکُلُ خُبْزَ الشَّعِیْرِ۔ آپ مُرغی کھاتے ہیں اور میرا بیٹا جَو کی روٹی۔ فَوَضَعَ الشَّیْخُ یَدَہٗ عَلٰی تِلْكَ الْعِظَامِ۔ آپ نے اپنا ہاتھ مُبارک ان مُرغی کی ہڈیوں پر رکھ کر فرمایا قُوْمِیْ بِاِذْنِ اللّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِ الْعِظَامَ وَھِیَ رَمِیْمٌ۔ اللہ تعالےٰ کے حکم سے جو بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرتا ہے۔

اُٹھ کھڑی ہو۔ آپ کا یہ فرمانا ہی تھا کہ مُرغی اُٹھ کر کھڑی ہوگئی۔ تو آپ نے اس عورت سے ارشاد فرمایا جب تمہارا لڑکا اس مقام پر پہنچ جائے گا تو وہ جو چاہے گا سو کھائے گا۔ (بہجۃ الاسرار ص۶۵ سطر ۲۰ تا ۲۷، قلائد الجواہر ص۳۷، سفینۃ الاولیاء ص۲۷، فتاویٰ حدیثیہ للعلامۃ ابنِ حجر المکی ص۹۳۔ نفحات الانس فارسی ص۳۶۱، تفریح الخاطر ص۴۹، تحفہ قادریہ ص، حیوٰۃ الحیوان جلد ۱ ص۵۹۱-۵۹۲ للعلامۃ الدمیری کتاب الحیوان)

فائدہ: - اس واقعہ کو دیوبندی حضرات کے مشہور مولوی اشرف علی[1] صاحب تھانوی نے اپنی کتاب التذکیر حصہ سوم ص۱۱۸، ۱۱۹ اور افاضات الیومیہ جلد ۱ ص۲۲۳ پر درج کیا ہے۔ جس سے اظہر من الشمس ہے کہ آپ بھی حضرت غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مُردہ زندہ کرنے کے قائل تھے۔

---

[1] مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی شرک و بدعت کی تردید میں جماعت اہلِ حدیث کے ہم نوا تھے (اخبار اہلِ حدیث امرتسر ص۲ ۲۰ جولائی ۱۹۲۳ء) مولوی محمود الحسن دیوبندی ان کو "سراپا فضل و کمال، معدنِ حسنات و خیرات" جیسے القابات سے لکھتے ہیں۔ (حیاتِ اشرف ص۵۵)

چیل کا چلانا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجلس میں وعظ فرما رہے تھے اور اہلِ مجلس ہمہ تن گوش ہو کر آپ کے ارشادات سُن رہے تھے اور ہوا بہت تیز چل رہی تھی کہ ایک چیل نے مجلس کے اُوپر چکر لگانا اور زور زور سے چلّانا شروع کر دیا۔ جس سے حاضرین کو بہت تشویش ہوئی تو آپ نے زبانِ مبارک سے فرمایا۔ یَا رِیْحُ خُذِیْ رَأْسَ هٰذِهِ الْحِدَاةِ۔ اے ہوا! اس چیل کے سر کو پکڑ لے۔ اتنا فرمانا ہی تھا کہ اُس چیل کا سر جدا ہو کر گر پڑا۔ پھر آپ منبر شریف سے اُترے اور اُس چیل کا سر اور دھڑ دونوں کو ملا کر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتے ہوئے اپنا ہاتھ مبارک اُس پر پھیرا اَحْيَيْتَ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَطَارَتْ وَ النَّاسُ يُشَاهِدُوْنَ ذٰلِكَ تو وہ اللہ کے اذن سے زندہ ہو گئی اور اُڑنے لگی اور لوگوں نے خود اس کا مشاہدہ کیا۔ (بہجۃ الاسرار صـ ۶۵، حیاۃ الحیوان جلد ا صـ ۱۴، للعلامۃ الدمیری، قلائد الجواہر صـ ۶۹، تحفہ قادریہ صـ ۲۳، کتاب الحیوان صـ للجاحظ)

مُردہ زندہ کرنا

اسرار الطالبین میں ہے کہ ایک دن حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک محلّہ سے گزر رہے تھے کہ ایک مسلمان اور عیسائی آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ آپ نے جھگڑے کی وجہ پوچھی۔ تو مسلمان نے عرض کیا کہ حضور والا! یہ عیسائی کہتا ہے کہ ہمارے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمہارے نبی پاک محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے افضل ہیں۔ اور میں کہتا ہوں۔ یہ غلط ہے بلکہ ہمارے نبی پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہیں۔

یہ سُن کر حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عیسائی سے فرمایا۔ کہ تمہارے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے افضل ہونے کی کیا دلیل ہے؟ تو عیسائی نے جواب دیا کہ ہمارے نبی مُردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اِنِّیْ لَسْتُ بِنَبِیٍّ بَلْ مِنْ اَتْبَاعِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَحْيَيْتُ مَيِّتًا اَتُؤْمِنُ بِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ میں نبی نہیں ہوں بلکہ سرورِ کائنات حضرت محمد

مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا تابع اور غلام ہوں۔ اگر میں مُردہ زندہ کردوں تو کیا تُم ہمارے نبی پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آؤ گے؟ تو عیسائی نے جواب دیا۔ ہاں۔ تو آپ نے فرمایا تم مجھے بہت ہی پُرانی قبر دکھاؤ تاکہ تم کو ہمارے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی افضلیت کا یقین ہوجائے۔ تو اُس نے آپ کو ایک کہنہ قبر دکھائی۔ آپ نے اُس کو فرمایا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام مُردہ زندہ کرتے وقت کیا کلام فرماتے تھے تو اُس نے عرض کیا قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ آپ نے ارشاد فرمایا اِنَّ صَاحِبَ ھٰذَا الْقَبْرِ کَانَ مُغَنِّیًا فِی الدُّنْیَا اِنْ اَرَدْتَ اَنْ اُحْیِیَہٗ مُغَنِّیًا فَاَنَا مُجِیْبٌ لَکَ یہ صاحبِ قبر دُنیا میں گویا تھا۔ اگر تو چاہے تو یہ قبر سے گاتا ہوا ہی اُٹھے میں تمہارے لئے یہ بھی کرسکتا ہوں؟ تو عیسائی نے جواب دیا ٹھیک ہے میں بھی یہی چاہتا ہوں۔ فَتَوَجَّہَ اِلَی الْقَبْرِ وَقَالَ قُمْ بِاِذْنِیْ پس آپ قبر کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا میرے حکم سے اُٹھ فَانْشَقَّ الْقَبْرُ وَقَامَ الْمَیِّتُ حَیًّا مُغَنِّیًا پس قبر شق ہوئی اور مُردہ زندہ ہوکر گاتا ہوا باہر نکل آیا۔ جب عیسائی نے آپ کی یہ کرامت اور ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت دیکھی اَسْلَمَ عَلٰی یَدِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ رضی اللہ تعالےٰ عنہ تو حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستِ مبارک پر مشرف باسلام ہوا۔

(تفریح الخاطر صفحہ ۱۶ مطبوعہ مصر)

؎ عیسےٰ کے معجزوں نے مُردے جلا دیئے ہیں
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزوں نے مسیحا بنا دیئے ہیں

فائدہ:۔ دیوبندی حضرات کے مولوی اشرف علی تھانوی اولیاء کرام کے مُردوں کو زندہ کرنے کے ثبوت میں رقمطراز ہیں کہ علامہ تاج الدین سبکی (علیہ الرحمتہ) نے طبقاتِ کبریٰ میں بیان کیا ہے کہ کرامتوں کی بہت سی قسمیں ہیں۔

۱۔ مُردوں کو زندہ کرنا۔ اور دلیل میں ابو عبیدہ بسری کا قصہ بیان کیا ہے کہ اُنہوں نے ایک جنگ میں اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا کی تھی کہ ان کی سواری کو زندہ فرمادیں اور حق تعالیٰ نے اس کو ان کی دُعا سے زندہ فرما دیا تھا۔ اور مفرج دمامینی کا قصہ کا ذکر

کیا ہے کہ انہوں نے بھنے ہوتے پرندوں کے بچوں کو فرمایا تھا کہ اُڑ جاؤ تو وہ اُڑ گئے تھے۔ اور شیخ اھدل کا قصہ لکھا ہے کہ انہوں نے مری ہوئی بلی کو آواز دی تو وہ ان کے پاس آگئی اور شیخ عبد القادر کی حکایت لکھی ہے کہ آپ نے گوشت کھالینے کے بعد مرغ کی ہڈیوں کو فرمایا کہ اُس خدا کی اجازت سے اُٹھ کھڑی ہو جو بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ فرماتے ہیں تو مرغ اُٹھ کھڑا ہو گیا تھا۔ اور شیخ ابو یوسف دھمانی کا واقعہ کہ آپ ایک مُردہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی اجازت سے اُٹھ جا تو وہ اُٹھ کھڑا ہو اتھا۔ اور پھر عرصہ دراز تک زندہ رہا۔ اور شیخ زین الدین فاروقی شافعی مدرس شامیہ کا قصہ بھی لکھا ہے۔ جس کے متعلق علامہ سبکی کہتے ہیں کہ میں نے اس قصے کو ان کے صاحبزادہ اللہ تعالیٰ کے ولی شیخ فتح الدین یحییٰ سے سُنا ہے کہ ان کے گھر میں ایک چھوٹا بچہ چھت سے گر گیا اور مر گیا تھا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی اور اللہ تعالیٰ نے اُسے زندہ کر دیا تھا۔

(جمال الاولیاء صـ۲۲ مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی مطبوعہ تھانہ بھون)

امام الوہابیہ والدیابنہ ابنِ تیمیہ نے بھی اولیاء کرام کی دُعا سے مُردہ زندہ ہونے کے واقعات اپنی کتاب الفرقان بین اولیاء الرحمٰن و اولیاء الشیطان صـ۹۳ میں درج کیے ہیں۔

دُعا کی برکت

بد اخلاق لڑکا

ابو الحسن علی بن ملاعب القواس علیہ الرحمۃ کا بیان ہے کہ ایک روز میں ایک بہت بڑی جماعت کے ہمراہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کے لئے روانہ ہوا۔ یہ لوگ اپنی مشکلات کی آسانی کے لئے دُعا کرانے کی غرض سے حاضرِ خدمت ہو رہے تھے۔ راستہ میں اور لوگ بھی ساتھ ہولئے اُن میں ایک لڑکا بھی تھا جس کے متعلق مجھے علم تھا کہ اس کے اخلاق بہت ذلیل

قسم کے ہیں۔ اکثر وُہ ناپاک رہتا تھا۔ بول و براز کے بعد استنجا تک نہ کرتا تھا۔
حُسنِ اتفاق سے حضرت غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راستہ ہی میں ملاقات ہوگئی۔ ان لوگوں نے آپ کی خدمتِ عالیہ میں دُعا کی درخواست کی۔ ہم نے آگے بڑھ کر آپ کے ہاتھ مُبارک کو بوسہ دیا۔ بعد ازیں دوسرے لوگوں نے بھی دست بوسی کی۔ جب وہ لڑکا دست بوسی کے لئے ہاتھ پکڑنے لگا تو آپ نے اپنا ہاتھ آستین میں چھپا لیا۔ اور اس کی طرف ایک نظر دیکھا تو وہ لڑکا بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا جب اُس کو ہوش آیا تو اُسی وقت اُس کے چہرہ پر داڑھی نمودار ہوئی۔ پھر اُس نے آپ کے دستِ مبارک پر توبہ کی تو آپ نے اُس سے مصافحہ فرمایا۔ (قلائد الجواہر ص۳۲)

دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا ‏ ‏ ‏ نہ کتابوں سے نہ کالج کے ہے در سے پیدا

بارک اللہ لک

شیخ ابو المظفر اسماعیل بن علی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ شیخ علی بن ابو النصر الہیتی علیہ الرحمۃ جب کبھی علیل ہوتے تو اکثر زریران میں میرے باغ میں تشریف لے آتے۔ جہاں ان کی تیمارداری کی جاتی۔ ایک مرتبہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی بیمار پرسی کے لئے وہاں تشریف لائے۔ اور دونوں حضرات کی ملاقات میرے باغ میں ہوئی۔ اس باغ میں دو کھجور کے درخت تھے جو بالکل خشک ہوگئے تھے اور عرصہ چار سال سے بالکل کوئی پھل ان کو نہ لگتا تھا۔ ہم نے ان درختوں کو کاٹنے کے متعلق سوچا تھا۔ حضرت غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہاں ایک درخت کے نیچے وضو فرمایا اور دوسرے درخت کے نیچے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ جس کی برکت سے وُہ درخت ہفتہ بھر میں سرسبز ہوگئے۔ اور ان کو پھل بھی لگ گیا۔ حالانکہ وہ کھجوریں لگنے کا موسم بھی مطلقاً نہ تھا۔ میرے باغ کی کچھ کھجوریں میرے پاس لائی گئیں تو میں نے وُہ کھجوریں سیدنا غوث الاعظم قدس سرہٗ العزیز کے پیشِ خدمت کیں۔ تو آپ نے کچھ تناول فرمائیں۔ اور یہ دُعا فرمائی۔

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِىْ اَرْضِكَ وَ دِرْهَمِكَ وَصَاعِكَ وَضَرْعِكَ اللہ تعالیٰ تمہاری زمین، تمہارے درہم۔ تمہارے صاع اور تمہارے مواشی میں برکت پیدا فرمائے تو آپ کی دُعا کی برکت سے اُس سال سے میری زمین کی آمدنی کی

گنا زیادہ ہو گئی۔ جب میں کسی جگہ ایک درہم خرچ کرتا تو مجھے وہاں سے کئی گنا زیادہ درہم نفع ہوتا جب میں کسی مکان میں گیہوں کی سو بوریاں رکھتا تو اس میں سے اگر پچاس بوری اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا تھا اور باقی گھر میں استعمال کرتا تھا مگر تب بھی ان سو بوریوں کو اُسی طرح پاتا۔ میرے مواشی اتنے ہو گئے کہ ان کی تعداد بھی شمار نہ ہوتی۔ وَالْحَالَۃُ ھٰذِہٖ اِلَی الْآنَ بِبَرَکَۃِ دَعْوَتِہٖ اور اب تک آپ کی دُعا کی برکت سے میری یہی حالت ہے۔ (بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۵۴)

اِفْعَلْ مَا تُرِیْدُ

ملفوظ الغیاثیہ میں ہے کہ حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ مبارک میں مقربین میں سے ایک مقرب کی ولایت سلب کر لی گئی۔ سب چھوٹے بڑے اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔ تو اُس نے تین سو ساٹھ ۳۶۰ اولیاء اللہ سے دُعا کی التجا کی اور سب اولیاء الرحمٰن نے اللہ کریم کی بارگاہ میں سفارش کی۔ لیکن اُنہوں نے اس کا نام لوحِ محفوظ پر اشقیاء کی فہرست میں لکھا دیکھا۔ تو اُن اولیاء اللہ نے اُس کو بتایا کہ تم اب کامیاب نہیں ہو گے۔ پھر اُس کا چہرہ سیاہ ہو گیا۔ بالآخر فَتَوَجَّہَ اِلٰی بَابِ سُلْطَانِ الْاَوْلِیَاءِ اُس نے اولیاء کاملین کے شہنشاہ کی بارگاہ کی طرف توجہ کی تو آپ نے ارشاد فرمایا فَاِنْ کُنْتَ مَرْدُوْدًا عَنِ اللّٰہِ فَاَنَا اَقْدِرُ اَجْعَلُکَ مَقْبُوْلًا عِنْدَ اللّٰہِ بِاِذْنِ اللّٰہِ اگرچہ تم رب تعالیٰ کی بارگاہ سے مردود ہو گئے ہو مگر میں تم کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے اللہ کریم کی بارگاہ کا مقبول بنا سکتا ہوں۔ پھر آپ نے اُس کے لئے بارگاہ خداوندی میں دُعا کی تو ندا آئی کیا تم کو علم نہیں کہ اس کے لئے تین سو ساٹھ ۳۶۰ میرے اولیاء سفارش کر چکے ہیں۔ لیکن میں نے ان کی سفارش منظور نہیں فرمائی۔ بایں وجہ کہ یہ لوحِ محفوظ پر شقی اور بدبخت لکھا جا چکا ہے۔ تو حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ یا رَبِّ اَنْتَ قَادِرٌ اَنْ تَجْعَلَ الْمَرْدُوْدَ مَقْبُوْلًا وَالْمَقْبُوْلَ مَرْدُوْدًا اے ربِّ کریم! تو مردود کو مقبول اور مقبول کو مردود بنانے پر قادر ہے۔ اگر تیری منشا یہی ہے کہ یہ مردود ہی رہے

تو تونے اس کو مقبول بنا لینے کی دُعا مجھ سے کیوں کرائی ۔ فَجَاءَهُ الْخِطَابُ
فَوَّضْتُ أَمْرَهُ إِلَيْكَ إِفْعَلْ مَا تُرِيْدُ فَمَقْبُوْلُكَ مَقْبُوْلِي
وَمَرْدُوْدُكَ مَرْدُوْدِي تو ندا آئی اے عبد القادر! اسے میں نے
تیرے سپرد کر دیا جو چاہو بنا دو اور تمہارا مقبول میرا مقبول ہے اور تمہارا مردود
میرا مردود ہے ۔ إِنِّي أَعْطَيْتُكَ تَصَرُّفَ الْعَزْلِ وَالنَّصْبِ
بے شک میں نے تم کو معزول کرنے اور مقرر کرنے کے اختیارات عطا فرما دیے
ہیں ۔ بعد ازیں آپ نے اس کو منہ دھونے کا ارشاد فرمایا تو اللہ کریم نے اشقیاء
کی فہرست سے اس کا نام مٹا کر اصفیاء کی فہرست میں لکھ دیا ۔ (تفریح الخاطر صفحہ ۲۱)

در ماندہ ام اے شاہ مراد ستم گیر
اے واقفِ رازہائے سبحان مددے

سات لڑکے

منتخب جواہر القلائد میں ہے کہ ایک دن ایک عورت حضرت سیدنا غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی ۔ وَالْتَمَسَتْ مِنْ حَضْرَتِهِ الدُّعَاءَ لِيُعْطِيَهَا
اللّٰهُ وَلَدًا اور عرض کیا کہ بندہ نواز! دُعا فرمائیں کہ اللہ کریم مجھے اولاد عطا
فرمائے ۔ تو آپ نے مراقبہ فرما کر لوحِ محفوظ کا مشاہدہ فرمایا تو اس عورت کی
قسمت میں اولاد نہیں لکھی ہوئی تھی ۔ فَسَأَلَ اللّٰهَ أَنْ يُعْطِيَهَا وَلَدَيْنِ
پھر آپ نے اللہ تعالیٰ سے دو بیٹوں کی دُعا کی فَجَاءَهُ النِّدَاءُ مِنَ اللّٰهِ
لَيْسَ لَهَا وَلَدٌ مَكْتُوْبٌ فِي اللَّوْحِ وَأَنْتَ تَطْلُبُ لَهَا وَلَدَيْنِ
تو آپ کو ندا آئی کہ اس کے لئے تو لوحِ محفوظ میں ایک بھی بیٹا نہیں لکھا ہوا ۔ آپ
دو بیٹوں کا سوال کرتے ہیں ۔ آپ نے تین بیٹوں کے لئے عرض کیا تو وہی جواب ملا ۔
آپ نے چار بیٹوں کا سوال کیا پھر وہی جواب ملا ۔ آپ نے پانچ بیٹوں کے لئے
سوال کیا تو پھر پہلے جیسا جواب ملا ۔ آپ نے چھ بیٹوں کا سوال کیا تو پھر وہی جواب
ملا ۔ آپ نے سات بیٹوں کا سوال کیا ۔ فَجَاءَ النِّدَاءُ يَكْفِي يَا غَوْثُ
بِهٰذِهِ الْبُشَارَةِ جَاءَتِ الْبُشَارَةُ إِلَيْهَا بِإِعْطَاءِ اللّٰهِ لَهَا
سَبْعَةَ أَوْلَادٍ ذُكُوْرًا ۔ تو ندا آئی اے غوث! اتنا ہی کافی ہے ۔ اور

یہ بشارت بھی دی کہ اللہ تعالیٰ اس عورت کو سات لڑکے عطا فرمائے گا۔

(تفریح الخاطر صـ۲۲ مطبوعہ مصر)

فائدہ: ۔ شیخ الاسلام علامہ ابنِ حجر عسقلانی قدس سرہ النورانی کی ولادت باسعادت بھی اللہ تعالیٰ کے ایک ولی کی دعا سے ہوئی۔ جس کا تذکرہ شاہ عبدالعزیز[1] محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی نے اس طرح فرمایا ہے کہ شیخ ابنِ حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ کے والد ماجد کی اولاد زندہ نہ رہتی تھی۔ وہ ایک دن شکستہ خاطر اور رنجیدہ دل ہو کر شیخ صافری علیہ الرحمۃ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو شیخ صافری علیہ الرحمۃ نے فرمایا تیری پشت سے ایک فرزند پیدا ہوگا جو اپنے علم سے دنیا کو مالا مال کر دے گا۔ (بستان المحدثین فارسی صـ مطبوعہ دہلی)

مولوی اشرف علی تھانوی کی پیدائش

دیوبندی حضرات کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی اپنی پیدائش کا واقعہ خود بیان کرتے ہوئے اس حقیقت کا اقرار کرتے ہیں کہ ایک ولی اللہ کی دعا کی برکت سے میں پیدا ہوا ہوں۔ ملاحظہ فرمائیں "میں ایک مجذوب کی دعا سے پیدا ہوا ہوں جن کا نام حافظ غلام مرتضےٰ[2] صاحب ہے اُن سے کہا گیا تھا۔ کہ اس لڑکی یعنی میری والدہ کی اولاد زندہ نہیں رہتی تو فرمایا کہ عمر اور علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی کھینچا تانی میں ٹوٹ جاتی ہے۔ اب جو اولاد ہو علی کے سپرد کر دینا۔ اس کو کوئی نہیں سمجھا۔ میری والدہ جن کی نسبت سُنا ہے کہ صاحبِ ذوق تھیں سمجھ گئیں اور کہنے

---

[1] شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے متعلق امام الوہابیہ الدیابنہ اسماعیل دہلوی قتیل منہ بعد ذیل القابات لکھتے ہیں۔ ہدایت مآب، قدوۂ ارباب صدق وصفا، زبدۂ اصحاب فنا و بقا، سید العلماء، سند الاولیاء، حجۃ اللہ علے العالمین، وارث الانبیاء والمرسلین، مرجع ہر ذلیل وعزیز، مولٰنا و مرشدنا الشیخ عبد العزیز متع اللہ المسلمین بطولِ بقائہ واعزنا وسائر المسلمین بمجدہٖ وعلائہ۔ (صراط مستقیم)

[2] حافظ غلام مرتضےٰ علیہ الرحمۃ کے متعلق مولوی اشرف علی تھانوی ہی لکھتے ہیں کہ حافظ غلام مرتضےٰ صاحب مجذوب کی باتیں نہایت پاکیزہ اور عقلاء کے کلام کی طرح ہوتی تھیں۔ (مقالات حکمت)

لگیں کہ باپ فاروقی ہیں اور ماں علوی اور نام بچوں کے والد کے نام پر رکھے جاتے ہیں اب جو اولاد ہو ماں کے خاندان پر نام رکھو یعنی اس میں لفظ علی ہو خوش ہوئے اور فرمایا یہ لڑکی بڑی ذہین ہے۔ یہی مطلب ہے۔ نانی صاحبہ نے عرض کیا کہ پھر آپ ہی نام رکھ دیجئے۔ فرمایا کہ دو لڑکے ہوں گے ایک کا نام اشرف علی خاں رکھنا اور ایک کا نام اکبر علی خاں۔ عرض کیا گیا کہ کیا پٹھان ہیں۔ فرمایا ہاں ہاں۔ ایک کا اشرف علی اور ایک کا اکبر علی رکھنا۔ ایک ہمارا ہوگا۔ وہ حافظ اور مولوی ہوگا اور ایک دُنیادار ہوگا۔ پھر ہم دونوں بھائی پیدا ہوئے۔

(افاضات الیومیہ جلد ۵ ص۲۰۱ سطر ۲ تا ۱۲ مطبوعہ تھانہ بھون، اشرف السوانح)

اسی واقعہ کو دیوبندی حضرات کے مولوی غلام محمد صاحب نے (جو کہ مولوی سلیمان ندوی کے شاگرد ہیں) اپنی کتاب "حیاتِ اشرف[1]" میں درج کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ حافظ صاحب (غلام مرتضیٰ صاحب) کا معاملہ تو یہ تھا ؏

"قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید"

نیز اس واقعہ کو درج کرکے لکھتے ہیں کہ "چنانچہ اس مردِ درویش نے جو کچھ توکلاً علی اللہ کہا تھا حرف بحرف پورا ہوا اور کیوں نہ ہوتا۔

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود   گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

(حیاتِ اشرف ص ۲۲، ۲۳ مطبوعہ کراچی)

قُدرت کا کرشمہ

حضرت شاہ ابو المعالی[2] علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں۔ ایک شخص نے حضرت کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہو کر عرض کیا هٰذَا الْبَابُ الْعَالِیْ قِبْلَةُ الْحَاجَاتِ وَمَلْجَاءُ النَّجَاتِ

---

[1] اس کتاب کی تقریظ میں دیوبندی حضرات کے مفتیٔ اعظم محمد شفیع صاحب کراچی لکھتے ہیں کہ اس کتاب کے مختلف مقامات متفرقہ کو احقر نے بھی دیکھا اور اپنے مشورے بھی مصنف کی خدمت میں پیش کر دیئے میرے خیال میں یہ کتاب اپنے موضوع کے لئے کافی اور نہایت مفید ہے۔ (حیاتِ اشرف ص۵)

[2] حضرت شاہ ابو المعالی رحمۃ اللہ الباری بارگاہِ نبوی میں منظورِ نظر تھے جس کی تصدیق دیوبندی حضرات کے مستند عالم مولوی اشرف علی تھانوی نے یہ واقعہ اپنی کتاب میں درج کر کے کی ہے۔ کہ حضرت شاہ ابو المعالی

(باقی اگلے صفحہ پر)

یہ عالی دربار قبلۂ حاجات اور مجار نجات ہے۔ فَکُنَا اَلْتَجِیُ اِلَیْہِ وَ اَطْلُبُ وَ وَلَدًا ذَکَرًا آپس میں ایک لڑکا طلب کرنے کی اس بارگاہ میں التجا کرتا ہوں۔

تو حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا طَلَبْتُ مِنَ اللّٰہِ اَنْ یُّعْطِیَکَ مَا تُرِیْدُ میں نے اللہ کریم کی بارگاہ عالیہ میں دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے وہ چیز عطا فرمائے جو تو چاہتا ہے۔ وہ آدمی روزانہ آپ کی مجلس شریف میں حاضری کے لئے حاضر ہونے لگا۔ قادرِ مطلق کے حکم سے اُس کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ وہ شخص لڑکی کو لے کر خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا۔ حضورِ والا! کَلَامُنَا عَلٰی وَلَدٍ ذَکَرٍ وَھٰذِہٖ بِنْتٌ ہم نے تو لڑکے کے متعلق عرض کیا تھا۔ اور یہ تو لڑکی ہے تو حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ لِفْھَا وَ اَدِھَا اِلَی الْبَیْتِ وَتَرٰی مَا یَظْھَرُ مِنْ وَرَاءِ اَسْتَارِ الْغَیْبِ۔ اس کو لپیٹ کر اپنے گھر لے جاؤ اور پردہ غیب سے قدرت کا کرشمہ دیکھنا۔ فَلَفَّھَا وَ اَخَذَھَا وَ اَدَّاھَا اِلَی الْبَیْتِ فَاِذَا ھِیَ وَلَدٌ ذَکَرٌ بِقُدْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی تو وہ حسبِ ارشاد اُس کو لپیٹ کر گھر لایا اور دیکھا تو قدرتِ الٰہی سے بجائے لڑکی کے لڑکا پایا ؏

اللہ اللہ چہ قادریست بہ بیں

(تفریح الخاطر ص۱ مطبوعہ مصر سفینۃ الاولیاء ص۷، تحفہ قادریہ ص۴۵، ۴۶)

(بقیہ صفحہ ۱۷۹) رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید حج کو گئے۔ اُنہوں نے فرمایا کہ جب مدینہ جاؤ۔ تو روضۂ اقدس پر میرا اسلام عرض کرنا۔ چنانچہ اُنہوں نے عرض کیا وہاں سے (بارگاہِ نبوی سے) ارشاد ہوا کہ اپنے پیر سے ہمارا بھی سلام کہنا۔ جب وہ واپس آئے تو حضرت شاہ ابو المعالی صاحب نے پوچھا کہ ہمارا بھی سلام کہا تھا اُنہوں نے عرض کیا کہ میں نے عرض کر دیا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ارشاد فرمایا ہے کہ اپنے پیر سے ہمارا اسلام کہہ دینا۔ حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ وہی لفظ کہو جو وہاں سے ارشاد ہوا۔ مرید نے عرض کیا کہ حضرت جب آپ کو وہ لفظ معلوم ہے تو پھر میرے کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ (اشرف المواعظ ص۱۰۵)

؎ گفتۂ او گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

فائدہ:۔ حدیث قدسی ہے کہ میرے مقرب اور مقبول بندے لَئِنْ سَأَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ اگر مجھ سے کوئی سوال کریں تو میں اُن کو وہ چیز ضرور عطا کرتا ہوں۔ (صحیح البخاری ۔ مشکوٰۃ المصابیح صب)

مولوی اشرف علی تھانوی اسی کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کی مراد پوری کرتے ہیں ۔ می دہد یزداں مراد متقی ۔

(التذکیر جلد ۳ صـ ۹۲ مطبوعہ ساڈھورہ)

مولوی صاحب نے ایک دوسرے مقام پر لکھا ہے کہ "اولیاء اللہ کے مُنہ سے ہی نکلتا ہے جو ہونے والا ہوتا ہے۔ (دعوات عبدیت چوتھا حصہ وعظ چھٹا صـ ۱۲)

اولیاء الرحمٰن کی فیض رساں نگاہ کا اقرار کرتے ہوئے رقمطراز ہیں :۔

بزرگوں کی توجہ سے اِنکار نہیں بے شک بزرگوں کی توجہ سے بہت کچھ حاصل ہوتا ہے ؎

بے عنایات حق و خاصانِ حق ! گر ملک باشد سیاہ گردد ورق

بے عنایاتِ حق و خاصانِ حق گر ملک باشد سیاہ گردد ورق[1]

(دعوات عبدیت جلد ۴ صـ ۱۹ وعظ اوّل)

مولانا جلال الدین[2] رومی علیہ الرحمۃ نے اولیاء کرام کے تصرفات اور کرامات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہی فرمایا ہے ۔

؎ کارِ پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر

---

[1] یہ شعر مولوی اسمٰعیل دہلوی قتیل نے بھی اپنی کتاب منصب امامت فارسی صـ ۵۲ پر لکھا ہے ۔

[2] مولانا روم کے متعلق اخبار اہل حدیث دہلی لکھتا ہے کہ مولانا روم سردارِ اہل توحید پختۂ اہل حدیث اور صاحبِ تحقیق تھے ۔ (اہل حدیث دہلی صـ ۱۲ یکم ستمبر ۱۹۵۲ء)

نیز ایک دوسرے مقام پر انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء عظام علیہم الرحمۃ کی شانِ مبارکہ میں مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں جن کو مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی دعوات عبدیت جلد ۴ ص۱۴ وعظ اول میں درج کیا ہے۔ ملاحظہ ہو

جملہ عالم زیں سبب گمراہ شد! کم کسے ز ابدالِ حق آگاہ شد
ہمسری با انبیاء برداشتند اولیاء را ہمچو خود پنداشتند
گفت اینک ما بشر ایشاں بشر ما و ایشاں بستۂ خوابیم و خورد
ایں ندانستند ایشاں از عمیٰ درمیاں فرقے بود بے منتہاء
ایں خورد گردد پلیدی زو جدا واں خورد گردد ہمہ نورِ خدا

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ خود اپنی تصنیفِ لطیف فتوح الغیب شریف میں مقامِ ولایت تحریر فرماتے ہیں کہ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِبَعْضِ کُتُبِہٖ یَابْنَ آدَمَ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا اَقُوْلُ لِلشَّیْئِ کُنْ فَیَکُوْنُ اَطِعْنِیْ اَجْعَلْ تَقُوْلُ لِلشَّیْئِ کُنْ فَیَکُوْنُ وَقَدْ فَعَلَ ذٰالِکَ بِکَثِیْرٍ مِّنْ اَنْبِیَائِہٖ وَاَوْلِیَائِہٖ وَخَوَاصِہٖ مِنْ بَنِیْ آدَمَ۔

اللہ تعالےٰ نے اپنی بعض کُتب انبیاء سابقین میں فرمایا ہے۔ اے اولادِ آدم میں ہی وہ اللہ تعالےٰ ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ جب میں کسی شئے کو کہہ دیتا ہوں کُنْ ہو جا پس وُہ ہو جاتی ہے۔ پس جب تُم میری اطاعت اور فرماں برداری کروگے تو میں تمہیں اسی مقام پر فائز کردوں گا کہ تو بھی جب کسی سے کہے گا (کُنْ) ہو جا تو وہ ہو جائے گی۔ بلاشبہ اللہ تعالےٰ بنی آدم میں سے بے شمار انبیاء کرام اولیاء کرام اور خواص کو اس صفت اور مرتبہ سے نوازا ہے۔

(فتوح الغیب مقالہ نمبر ۱۶ علےٰ ہامش بہجۃ الاسرار ص۳۸-۳۹ مطبوعہ مصر)

شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اسکی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ یکے از اکمل افراد ایں طائفہ ذات شریف اوست (یعنی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ) کہ بکلی از ہوا و ارادت فانی شدہ بامر و فعل حق بقا یافتہ بتصریف و اقتدار وے متصرف شد در کائنات و بحقیقت ہر حال و مقامیکہ دریں مقالات مذکور است

کنایت از حال تعریف خویش میکند ؎

خوشتر آید آنکہ حالِ دلبراں
گفتہ آید در لباسِ دیگراں

اُن حضرات میں سے ایک حضرت سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ شریف بھی ہے کہ حق تعالیٰ کی طرف سے آپ کو کائنات میں تصرف اور اقتدار حاصل ہے۔ درحقیقت ہر حال و مقام میں جو ان مقالات میں مذکور ہیں۔ وہ اپنے حال شریف کا بطورِ کنایۃً اظہار ہے۔ (شرح فتوح الغیب فارسی ۵۳ سطر ۴ تا ۱۸)

مُنہ مانگی مُراد حضرت شاہ ابوالمعالی قدس سرہٗ العالی اپنی کتاب تحفۃ القادریہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ابوالخیر سے منقول ہے کہ میں اور چند بغداد کے اور مشائخ حضرت شیخ (عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی خدمت میں حاضر تھے ؎

فرمود کہ مظہر سخایم | امروز کہ بر سرِ عطایم
کہ حاجتِ خود بخواہد ہر کس | تا در وہمش کہ گوید او بس

تب شیخ ابوسعید علیہ الرحمۃ نے مودبانہ کھڑے ہو کر عرض کی ؎

کالتماسے دارم اے شیخ کبار | من ز انعام تو ترکِ اختیار

اُس کے بعد شیخ ابنِ قائد نے التماس کی ؎

کاسے بخوبی تمام لطف و عطا | طلبم قوتِ مجاہدہ را

بعد ازاں شیخ عمر بزاز نے نیاز ظاہر کی ؎

از کرمتِ خوفِ خدا آرزوست | مرتبہ صدق و صفا آرزوست

پھر شیخ جمیل حسن فارسی نے عرض کی ؎

اے والئے وقت ما با ثبات | خواہم ز تو فیض و حفظ اوقات

اس کے بعد شیخ ابوالبرکات نے کہا ؎

کہ شاہا خاطرم مشتاق عشق است | گدائی از تو استغراق عشق است

بعد ازاں میں نے عرض کیا کہ میں ایسی معرفت چاہتا ہوں کہ جس کے ذریعے سے ربانی و غیر ربانی عبادت میں تمیز کر سکوں۔

اس کے بعد شیخ خلیل نے آکر رتبہ قطبیت کی درخواست کی ؎

شیخ خلیل آمد و درخواست کرد   رتبۂ قطبیہ ازاں خواست کرد

شیخ صاحب (عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی) نے فرمایا کُلًّا نُمِدُّ هٰۤؤُلَآءِ وَهٰۤؤُلَآءِ مِنْ عَطَاۤءِ رَبِّكَ وَمَا كَانَ عَطَاۤءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا

خدا کی قسم میں (ابو الخیر) نے دیکھا کہ جس نے جو کچھ مانگا اُسے مل گیا۔

(تحفہ قادریہ صفحہ ۲۵، ۲۶، بہجۃ الاسرار صفحہ ۳۰)

؎ اُن کے در سے کوئی خالی جائے ہو سکتا نہیں

اُن کے دروازے کھلے ہیں ہر گدا کے واسطے

چور کو ابدال بنا دینا

شاہ ابو المعالی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ حضرت شیخ داود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ چونکہ ہمارے پیر جہانگیر (حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے درِ دولت پر سب لوگ آتے تھے۔ اور تمام اہلِ دولت و صاحبِ ثروت اس بارگاہ کے خادم تھے۔ اس لئے چور نے خیال کیا کہ ضرور ایسے جاہ و جلال والے بڑے مالدار ہوں گے ؎

آں را کہ چنیں جاہ و حشم روئے نمود

در خانۂ او تودۂ زر خواہد بود!

اور ارادہ کیا کہ ان کے گھر میں گھس جاؤں اور اپنی دلی مراد پاؤں۔ جب گھر کے اندر داخل ہوا تو کچھ بھی نہ پایا اور اندھا ہو گیا ؎

خفاش کہ در خانۂ خورشید رود!

روشن کہ چنیں بے بصر و کور شود

آنجناب پر اس سیاہ بے نور کا حال روشن تھا۔ خیال فرمایا کہ یہ بات مروت سے بعید ہے کہ ہمارے گھر میں کامیابی کی خواہش سے آکر ناکامیاب چلا جاوے ؎

از فتوحات و از جنس نہیں!

کور شد چیزے تواں دادن بایں

آپ ابھی اس خیال میں تھے کہ حضرت خضر علیہ السلام آئے اور عرض کی کہ اے عالی ممالک کے والی! ایک ابدال اس وقت قضائے الٰہی سے فوت ہو گیا ہے جس کے لئے آپ حکم دیں۔ اس کی جگہ مقرر کیا جائے۔ آنحضرت نے فرمایا ایک شکستہ دل شخص ہمارے گھر میں پڑا ہے جاؤ اُس کو لے آؤ تاکہ اُس کو بلند مرتبہ پر مقرر کریں۔ حضرت خضر علیہ السلام گئے اور اُس شخص کو آپ کے حضور میں پیش کیا جس کو آپ نے ایک ہی نگاہِ لطف سے ابدال بنا دیا۔

(تحفہ قادریہ صفحہ ۲۰۱۹، خزینۃ الاصفیاء فارسی جلد اصفحہ ۹۷ مطبوعہ لکھنؤ)

فائدہ: - شاہ ابو المعالی علیہ الرحمۃ یہ واقعہ تحریر فرما کر قادریوں کو اس طرح بشارت دیتے ہیں۔

اے قادری دربار کے فقیر تو بھی خوش ہو کہ جب آنحضرت نے ایک ایسے شخص کو جو بُری نیت سے آپ کی طرف آیا تھا۔ اپنی دولت سے محروم نہیں رکھا تو تو کب آپ کی دولت سے محروم رہ سکتا ہے۔ جب کہ صدق و صفا سے اس درگاہ میں آوے ؎

چو دزد جانبش آید ز راہ بے راہی!
بدولتِ کرمش عارفِ جہاں باشد

کسے کہ بر درش آید ز راہ صدق و صفا بریں قیاس بکن حال او چساں باشد

(تحفہ قادریہ صفحہ ۲۰)

تاجر کے حق میں دُعا

ابو السعود الحریمی علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ ابو المظفر الحسن بن نعیم تاجر نے شیخ حماد الدباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا حضورِ والا! میرا اِرادہ ملکِ شام کی طرف سفر کرنے کا ہے۔ اور میرا قافلہ بھی تیار ہے۔ سات سو دینار کا مال تجارت کے لئے ہمراہ لے جاؤں گا تو شیخ حماد علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔ اِنْ سَافَرْتَ فِیْ هٰذِهِ السَّنَةِ قُتِلْتَ وَاُخِذَ مَالُكَ۔ اگر تم اس سال سفر کرو گے تو تم سفر میں ہی قتل کئے جاؤ گے اور تمہارا مال و اسباب لُوٹ لیا جائے گا۔ وُہ آپ کا ارشاد سُن

کر مغموم حالت میں باہر نکلا تو سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہو گئی۔ اُس نے شیخ حماد علیہ الرحمۃ کا ارشاد سنایا۔ تو آپ نے فرمایا۔ اِنْ سَافَرْتَ تَذْهَبُ سَالِمًا وَتَرْجِعُ سَالِمًا غَانِمًا وَالضَّمَانُ عَلَيَّ فِي ذَالِكَ۔ اگر تم سفر کرنا چاہتے ہو تو جاؤ۔ تم اپنے سفر سے صحیح و تندرست واپس آؤ گے۔ میں اس کا ضامن ہوں۔

آپ کی بشارت سن کر وہ تاجر سفر کو چلا گیا۔ اور ملکِ شام میں جا کر ایک ہزار دینار کو اُس نے اپنا مال فروخت کیا بعد ازاں وہ تاجر اپنے کسی کام کے لیئے حلب گیا۔ وہاں ایک مقام پر اُس نے اپنے ہزار دینار رکھ دیئے اور وہاں ہی دیناروں کو بھول گیا اور حلب میں اپنی قیام گاہ پر آگیا۔ نیند کا غلبہ تھا کہ آتے ہی سو گیا۔ خواب کیا دیکھتا ہے کہ عرب بدوؤں نے اس کا قافلہ لوٹ لیا ہے اور قافلہ کے کافی آدمیوں کو اُن بدوؤں نے قتل بھی کر دیا ہے اور خود اُس پر بھی بدوؤں نے حملہ کر کے اُس کو مار ڈالا ہے گھبرا کر بیدار ہوا تو اُسے اپنے دینار یاد آئے۔ فوراً دوڑتا ہوا اُس جگہ پر پہنچا تو دینار وہاں ویسے ہی پڑے ہوئے مل گئے۔ دینار لے کر اپنی قیامگاہ پر پہنچا تو بغداد شریف واپس جانے کی تیاری کی۔

جب بغداد شریف پہنچا تو اُس نے سوچا کہ پہلے شیخ حماد کی خدمت میں حاضر ہوں کیونکہ وہ کبیر السن اور عمر رسیدہ ہیں۔ یا حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوں کیونکہ آپ نے میرے سفر کے متعلق جو فرمایا تھا بالکل درست ہوا ہے۔ اسی سوچ وبچار میں تھا حسنِ اتفاق سے سوقِ سلطان میں شیخ حماد سے اُس کی ملاقات ہوئی۔ تو آپ نے اُس کو ارشاد فرمایا کہ پہلے حضرت غوث الثقلین قدس سرہٗ کی خدمت اقدس میں حاضری دو۔ فَاِنَّهٗ رَجُلٌ مَحْبُوْبٌ وَقَدْ سَاَلَ اللّٰهَ فِيْكَ سَبْعَ عَشْرَةَ مَرَّةً حَتّٰى جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا قَدَّرَهٗ عَلَيْكَ مِنَ الْقَتْلِ يَقْظَةً فِي الْمَنَامِ وَمَا قَدَّرَهٗ مِنْ ذِهَابِ مَالِكَ وَفَقْرِكَ مِنْهُ نِسْيَانًا فِيْ مَنَامِكَ۔ یہ وہ محبوب سبحانی ہیں اُنہوں نے تمہارے حق میں ستر مرتبہ دعا مانگی ہے۔ یہاں تک کہ اللہ کریم نے تمہارے واقعہ کو بیداری سے

خواب میں تبدیل کر دیا ہے اور مال کے تلف ہونے کو نسیان سے بدل دیا ہے جب
تاجر حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے فرمایا
کہ جو کچھ شیخ حماد علیہ الرحمۃ نے سُلطان بازار میں تجھ سے بیان فرمایا ہے بالکل ٹھیک
ہے کہ میں نے ستر مرتبہ اللہ کریم کی بارگاہ میں تمہارے لئے دُعا کی کہ وُہ تمہارے
قتل کے واقعہ کو بیداری سے خواب میں تبدیل کر دے اور تمہارے مال کے ضائع ہونے
کو صرف تھوڑی دیر کے لئے نسیان سے بدل دے۔

(قلائد الجواہر صہ ۶۵، تحفہ قادریہ صہ ۴۶-۴۷)

فائدہ:- سرورِ کائنات مفخرِ موجوداتؐ باعثِ تخلیقِ کائنات
منبعِ کمالات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوات التحیات و التسلیمات کا بھی
فرمان ہے لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے
(ترمذی شریف صہ مشکوٰۃ شریف صہ ۱۹۵)

جلالِ غوثیت

چوہے کا مر جانا

شیخ معمر جرادہ علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں
حضرت محبوب سبحانی قدس سرہٗ النورانی کی خدمت میں
حاضر تھا کہ بیٹھے ہوئے کچھ لکھ رہے تھے کہ چھت سے تین مرتبہ مٹی گری آپ اُسے
جھاڑتے گئے۔ جب چوتھی مرتبہ مٹی گری تو آپ نے سرِ مبارک اُٹھا کر چھت کی
طرف جلالیت سے دیکھا تو ایک چوہا مٹی کھود کھود کر گرا رہا تھا۔ آپ نے ارشاد
فرمایا۔ طَارَ رَاسُکَ۔ آپ کا یہ فرمانا ہی تھا کہ فوراً اُس چوہے کا سر ایک
طرف اور دھڑ ایک طرف جا پڑا۔ (قلائد الجواہر صہ ۳۵، تحفۃ القادریہ صہ ۲۲)

بینی او را سر جُدا و تن جُدا ہمچناں کیں موش را شد ماجرا

چڑیا کی موت

شیخ عمر بن مسعود بزاز علیہ الرحمۃ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن
حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وضو فرما رہے

تھے کہ ایک چڑیا نے آپ پر بیٹ کر دی۔ آپ نے جلالیت سے سرِ مبارک اُٹھا کر اُوپر دیکھا تو وہ اُوپر اُڑ رہی تھی۔ آپ کا دیکھنا ہی تھا کہ سَقَطَ مَيِّتًا وہ اُسی وقت گر کر مر گئی۔ آپ جب وضو سے فارغ ہوئے تو آپ نے کپڑے کا وہ حصہ دھویا اور اپنی قمیص مُبارک اُتار کر مجھے دی اور فرمایا کہ اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت خیرات کر دو۔ یہ اس کا بدلہ ہے۔ (قلائد الجواہر ص ۳۵، تحفہ قادریہ ص ۲۴)

حُبِّ غوثُ الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مغفرت اور کشادگی قبر

حضرت غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ایک بہت ہی زیادہ گنہگار شخص تھا لیکن اُس کے دِل میں سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت ضرور تھی۔ جب اُس کے مرنے کے بعد اُس کو دفن کیا گیا تو قبر میں منکر و نکیر نے سوالات کئے تو اُس نے ہر سوال کا جواب عبدالقادر کہتے ہوئے دیا۔ تو منکر نکیر کو ربِ قدیر کی بارگاہِ عالیہ سے حکم آیا۔ اِنْ كَانَ هٰذَا الْعَبْدُ مِنَ الْفَاسِقِيْنَ لٰكِنَّهٗ فِيْ مَحَبَّةِ مَحْبُوْبِي السَّيِّدِ عَبْدِ الْقَادِرِ مِنَ الصَّادِقِيْنَ۔ اگرچہ یہ بندہ فاسقوں میں سے ہے مگر اس کو میرے محبوب سید عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ صادقین میں سے ہیں کی ذات سے محبت ہے۔ فَلِاَجْلِهٖ غَفَرْتُ لَهٗ وَوَسَّعْتُ قَبْرَهٗ بِمَحَبَّتِهٖ وَحُسْنِ اِعْتِقَادِهٖ فِيْهِ۔ (التفریح الخاطر ص ۲۳ مطبوعہ مصر)

فائدہ: یہی واقعہ دیوبندی حضرات کے حکیم الامت اور مجدد مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی ذکر کیا ہے۔ اور اُس مرنے والے آدمی کے متعلق لکھا ہے کہ وہ دھوبی تھا۔ نیز تھانوی صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ میں نے یہ واقعہ مولوی فضل الرحمٰن[1] صاحب گنج مراد آبادی سے خود سُنا ہے۔

(افاضات الیومیہ جلد ۲ ص ۲ مطبوعہ تھانہ بھون)

---

[1] دیوبندی حضرات مولوی فضل الرحمٰن صاحب کو قطبِ وقت تسلیم کرتے ہیں۔ (حیاتِ اشرف ص ۵۴)

عذاب قبر سے نجات

بغداد شریف کے محلہ باب الازج کے قبرستان میں ایک قبر سے مردہ کے چیخنے کی آواز سنائی دینے کے متعلق لوگوں نے حضرت غوث الثقلین قدس اللہ سرہ العزیز کی بارگاہ میں عرض کیا تو آپ نے پوچھا کیا اُس قبر والے نے مجھ سے خرقہ پہنا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا حضور والا! اس کا ہمیں علم نہیں۔ دوسری مرتبہ آپ نے پوچھا کہ اُس نے کبھی میری مجلس میں حاضری دی تھی؟ لوگوں نے جواباً عرض کیا بندہ نواز! اس کا بھی علم نہیں۔ بعد ازیں آپ نے پوچھا کہ کیا اُس نے میرے پیچھے نماز بھی پڑھی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہم اس کے متعلق بھی نہیں جانتے تو آپ نے فرمایا۔ اَلْمُفْرِطُ اَوْلٰی بِالْخَسَارَۃِ بھولا ہوا شخص ہی خسارہ میں پڑتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے مراقبہ فرمایا اور آپ کے چہرہ مبارک سے جلال ہیبت اور وقار ظاہر ہونے لگا۔ آپ نے سر مبارک اٹھا کر فرمایا کہ فرشتوں نے مجھے کہا ہے۔ اِنَّہٗ رَاٰی وَجْھَکَ وَاَحْسَنَ بِکَ الظَّنَّ وَاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی رَحِمَہٗ بِکَ کہ اس شخص نے آپ کی زیارت کی ہے اور آپ سے حسنِ ظن اور محبت رکھتا تھا۔ لہٰذا اس سبب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اُس پر رحم کر دیا ہے اس کے بعد اُس قبر سے کبھی بھی آواز نہ سنائی دی۔ (قلائد الجواہر ص۲۵ مطبوعہ مصر)

دیگر کرامات

قبر سے نکل کر بیعت فرمانا

ایک شہر میں سیدنا محبوب سبحانی غوث صمدانی شیخ عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ النورانی کا معتقد رہتا تھا۔ اُس نے سلسلہ قادریہ میں داخل ہونے کا ارادہ بھی کر رکھا تھا۔ ایک روز وہ دور دراز کا سفر طے کر کے بغداد شریف پہنچا۔ تو اس کو معلوم ہوا کہ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہو چکا ہے۔

آخر اُس نے آپ کی قبر مبارک کی زیارت کرنے کا ارادہ کیا۔ قبر مبارک پر حاضر

ہو کر آدابِ زیارت بجالایا۔ فَظَهَرَ الْغَوْثُ الْاَعْظَمُ مِنْ مَرْقَدِهٖ وَاَخَذَ بِيَدِهٖ وَاَعْطَاهُ الْاِنَابَةَ وَانْتَسَبَ بِسِلْسِلَتِهٖ

تو حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی قبر شریف سے نکلے اور اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے توجہ دی اور اپنے سلسلہ عالیہ قادریہ میں داخل فرمایا۔

(تفریح الخاطر صفحہ ۲۴ مطبوعہ مصر)

فائدہ:۔ امام المفسرین فخر الدین رازی رحمۃ اللہ الباری اپنی معرکۃ الآراء تفسیر میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف درج فرماتے ہیں۔ اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا يَمُوْتُوْنَ لٰكِنْ يَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰى دَارٍ۔

بے شک اولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر انتقال فرماتے ہیں۔

(تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۹۸ مطبوعہ مصر)

مندرجہ واقعہ کی مانند ایک واقعہ دیوبندی حضرات کے مقتدر اور مستند حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی درج کیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

محمد بن ابی بکر الحکمی کی کرامتوں میں یہ بھی ہے جو امام یافعی (علیہ الرحمۃ) کی روایت ہے کہ ایک شخص ان کی خدمت میں رہنے کے واسطے آیا تھا مگر ان کی وفات ہو چکی تھی۔ آپ قبر سے نکلے اور اُسے بیعت کر لیا۔

(جمال الاولیاء صفحہ ۱۰۱ مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی)

ہر کہ گوید اولیاء را مردہ ۔ عقل آں را نیست دل آزردہ

بغداد شریف کا کُتا

شیخ احمد زندہ علیہ الرحمۃ اولیاء الرحمٰن علیہم الرضوان کے پاس شیر پر سوار ہو کر جایا کرتے تھے۔ مہمان نواز شیر کے کھانے کے لئے ایک گائے پیش کیا کرتا تھا۔ ایک روز آپ بغداد شریف حاضر ہوئے اور حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مہمان بنے۔ لوگوں نے بارگاہِ غوثیہ میں عرض کیا کہ یہ شیخ جس کے ہاں مہمان ہوتے ہیں تو وہ میزبان آپ کے شیر کی خوراک ایک گائے پیش کرتا ہے۔ آپ کا اب کیا حکم ہے۔ آپ نے حکم فرمایا جاؤ اور اصطبل سے ایک گائے لاؤ۔ جب وہ اصطبل سے گائے لے کر آئے تو اصطبل

کے دروازہ پر ایک چھوٹا سا کتا بیٹھا تھا وہ بھی اُن کے پیچھے چل دیا۔ جب اُنہوں نے شیر کے قریب گائے کو کیا تو شیر گائے پر لپٹنے لگا تو اُس چھوٹے سے کُتے نے شیر پر حملہ کر کے شیر کو پھاڑ ڈالا۔ فَجَاءَ الشَّیْخُ اِلٰی حَضْرَةِ الْغَوْثِ وَقَبَّلَ یَدَہُ الْمُبَارَکَةَ وَتَابَ عَلٰی یَدَیْهِ تو شیخ احمد علیہ الرحمۃ نے حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر آپ کے مُبارک ہاتھوں کو چُوما اور توبہ کی۔

(تفریح الخاطر صفہ)

کیا دبے جس پر حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کُتا تیرا

خانۂ کعبہ کی زیارت

شیخ ابو محمد صالح بن ویرجان الزکالی علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں کہ شیخ ابو مدین مغربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بغداد شریف تعلیم فقر کے حصول کے لئے بھیجا۔ سیدنا غوثِ پاک نے مجھے بیس یوم اپنے خلوت خانہ کے دروازہ پر ہی بٹھائے رکھا۔ بیس روز گزرنے کے بعد آپ نے مجھے قبلہ کی سمت اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ابو صالح! اس طرف دیکھو۔ جب میں نے حسب حکم دیکھا تو آپ نے پوچھا مَا تَرٰی تم کیا دیکھ رہے ہو۔ قُلْتُ الْکَعْبَةَ میں نے عرض کیا کہ خانہ کعبہ کو دیکھ رہا ہوں۔ بعد ازیں آپ نے مغرب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ادھر دیکھو۔ جب میں نے دیکھا تو پوچھا کیا دیکھ رہے ہو۔ میں نے عرض کیا۔ شَیْخِیْ اَبُوْ مَدْیَن اپنے شیخ حضرت ابو مدین قدس سرہٗ العزیز کو دیکھ رہا ہوں۔

(قلائد الجواہر صفہ ۶۹)

کیمیا پیدا کُند مشتِ گلے
بوسہ زن بر آستانِ کاملے

بے موسمی سیب

شیخ ابو العباس خضر بن عبد اللہ الحسینی الموصلی علیہ الرحمۃ کا بیان ہے کہ ایک دن میں نے حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی خدمتِ اقدس میں خلیفہ المستنجد باللہ ابو المظفر یوسف عباسی کو دیکھا۔

اور اُس نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور والا! میں اطمینان قلبی کے لئے آپ کی کوئی کرامت دیکھنا چاہتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم کیا چاہتے ہو؟ ابوالمظفر نے عرض کیا کہ میں سیب چاہتا ہوں۔ اور عراق میں وُہ موسم سیب کے پھل کا نہ تھا۔ آپ نے اپنا ہاتھ مُبارک ہوا میں پھیلایا تو دیکھا کہ آپ کے مبارک ہاتھ میں دو سیب ہیں۔ آپ نے ایک سیب ابوالمظفر کو دیا اور دوسرا خود اپنے پاس رکھا۔ آپ نے ہاتھ والا سیب چیرا تو وہ سفید نکلا اور اُس میں سے کستوری کی سی خوشبو آتی تھی۔ مگر ابوالمظفر نے جب اپنا سیب چیرا تو اُس میں سے کیڑا نکلا۔ اس پر اُس نے پُوچھا۔ یہ کیا ماجرا ہے کہ آپ کا سیب تو نہایت ہی عمدہ اور نفیس ہے۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے ابوالمظفر! اُس کو ظالم کا ہاتھ لگا جس سے اُس میں کیڑا پیدا ہوگیا۔ (بہجۃ الاسرار ص۹۱ قلائد الجواہر ص۶۵)

بیداری میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت

ایک دِن حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعظ فرما رہے تھے۔ اور شیخ علی بن ھیتی علیہ الرحمۃ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کو نیند آ گئی۔ حضرت غوثِ اعظم قدس سرّہٗ نے اہلِ مجلس سے فرمایا خاموش رہو۔ اور آپ منبر سے نیچے اُتر آئے اور شیخ علی بن ہیتی علیہ الرحمۃ کے سامنے باادب کھڑے ہو گئے۔ اور ان کی طرف دیکھتے رہے۔ جب شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ الباری خواب سے بیدار ہوئے تو حضرت غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا "حضرت نبی را صلی اللہ علیہ وسلم در خواب دیدی" کہ آپ نے خواب میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟

شیخ علی بن ہیتی علیہ الرحمۃ:۔ جی ہاں

غوث الثقلین رضی اللہ عنہ:۔ من برائے وے باادب ایستادہ بودم۔ یعنی میں اسی لئے باادب کھڑا ہو گیا تھا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کیا نصیحت فرمائی ہے؟

شیخ علی بن ہیتی علیہ الرحمۃ:۔ (جواباً عرض کرتے ہوئے) بملازمت تو یعنی آپ کی خدمت اقدس میں ہی حاضری۔

بعد ازیں لوگوں نے شیخ علی بن ہیتی علیہ الرحمۃ سے دریافت کیا کہ حضرت غوثِ اعظم نور اللہ ضریحہ کے اس فرمان کا کیا مطلب تھا کہ میں اس لیئے ادب سے کھڑا ہو گیا تھا۔ تو شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ الباری نے فرمایا آنچہ من بخواب می دیدم دے بہ بیداری میدید" میں جو کچھ خواب میں دیکھ رہا تھا۔ آپ اُس کو بیداری میں دیکھتے تھے۔

(نفحات الانس فارسی ص۲۵۵،۲۵۶، مدارج النبوت فارسی)

قارئین کرام!

یہ آپ کی کرامات و تصرفات اور خوارقِ عادات میں سے چند کا اندراج کیا ہے۔ کیونکہ حضرت کی کرامات بے شمار، بے حد اور خارج عن الحصر ہیں۔ جس پر اسلاف کا اتفاق ہے حتیٰ کہ مخالفین کے بہت بڑے امام اور محدث نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی نے بھی اس حقیقت کا اقرار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "عبدالقادر جیلانی قدس سرہ شہرت او بے نیاز میکند از ذکر یا نعی گفتہ کراماتہ خارجۃ عن الحصر وقد تواترت او قربت من التواتر۔ (التقصار مصنفہ نواب صدیق حسن خاں)

سلاسلِ عالیہ میں آپ کا فیض

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ شیخ عارف باللہ عبداللہ المکی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب "خوارق الاحباب فی معرفۃ الاقطاب" کے پچیسویں[۲۵] باب میں قطب العباد، غوث البلاد خواجہ بہاؤ الحق والحقیقت والدین محمد بن محمد النقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات مبارکہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

اَنَّ غَوْثَ الْاَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَقَفَ یَوْمًا مَعَ جَمَاعَۃٍ ملا

ف وہابیہ کے مستند مولوی اسماعیل سلفی گوجرانوالہ نواب صدیق صدیق حسن خاں بھوپالوی کے متعلق رقمطراز ہیں کہ دقتِ نظر وسعتِ مطالعہ زہد و تقوے کے لحاظ سے ان کا مقام یقیناً بہت اونچا ہے اور فہمِ قرآن میں ان کا ذہن بے حد صاف ہے۔ بہت سے اکابر قدماء سے بھی ان کی رائے صائب معلوم ہوتی ہے (حیات النبی ص۱۳۲،۱۳۳ مصنفہ اسماعیل) مودی اشرف سندھو لکھتے ہیں کہ نواب صدیق حسن خاں اہلِ حدیث مسلک کے علمبرداروں میں اور وسیع النظر محقق تھے۔ (تاریخ التقلید ص۱۲۹)

سَطِحٍ وَ توَجَّہَ اِلیٰ طَرَفِ بُخَارَیٰ وَشَمَّ رَائِحَۃَ الْکِرَامِ وَقَالَ لِبَعْدَ وَفَاتِی بِمَدُوْرِ مِائَۃٍ وَّسَبْعَۃٍ وَخَمْسِیْنَ عَامًا یُوْلَدُ رَجُلٌ مُحَمَّدِیُّ الْمَشْرَبِ الْمُسَمّٰی بَہَاؤُ الدِّیْنِ مُحَمَّدُ النَّقْشَبَنْدِی وَیَفُوْزُ بِنِعْمَۃِ خَاصَتِی۔ حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن جماعت کے ہمراہ کھڑے تھے۔ کہ بخارا شریف کی طرف متوجہ ہو کر ہوا کو سونگھا اور بعد از اں فرمایا۔ میرے انتقال کے ایک سو ستاون سال بعد ایک مرد کامل محمدی مشرب جس کا نام بہاؤ الدین محمد نقشبندی ہو گا۔ بخارا شریف میں پیدا ہو گا۔ جو میری خاص نعمت سے فیضیاب ہو گا۔ پس جس طرح حضرت غوث پاک قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ویسے ہی ہوا۔

(انفاس غوثیہ ص ۱۹)

شہنشاہ نقشبندیہ علیہ الرحمۃ بارگاہ غوثیت میں ہدیہ عقیدت اس طرح پیش کرتے ہیں ؎

بادشاہ ہر دو عالم شاہ عبدالقادر است	سرورِ اولادِ آدم شاہ عبدالقادر است
آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی و قلم	نور قلب از نورِ اعظم شاہ عبدالقادر است

امام ربانی مجدد الف ثانی سیدنا شیخ احمد سرہندی فاروقی قدس اللہ سرہ القوی مکتوبات شریف میں ارشاد فرماتے ہیں۔

ایک راہ وہ ہے جس کا تعلق ولایت سے ہے۔ تمام اقطاب، اوتاد، ابدال نجبا اور عام اولیاء اللہ اسی ولایت کے راستہ سے واصل ہوتے ہیں نیز راہِ سلوک کا مطلب یہی راستہ ہے بلکہ جذبہ متعارفہ اسی میں داخل ہے۔ اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہُ الکریم اسی راہ سے واصل ہونے والوں کے پیشوا ہیں اور جن بزرگوں نے اس راہ سے فیض حاصل کیا ہے ان کے سردار ہیں اور ان بزرگوں کا عالی مقام ان سے متعلق ہے اور اس مقام پر گویا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے قدم آں حضرت سرور علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم مبارک پر ہیں۔ اور حضرت فاطمہ و حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اس مقام پر ان کے ساتھ شامل ہیں۔

میں خیال کرتا ہوں کہ حضرت امیر علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصال سے قبل اس مقام ولایت کے ملجا و ماوی تھے اور جس کسی کو اس راستہ سے فیض پہنچتا تھا۔ ان ہی کے توسط اور توسل سے پہنچتا تھا۔ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال

ہو گیا تو یہ اونچے درجہ کا منصب حضرات حسنین کریمین نیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بالترتیب حاصل ہوا۔ ان کے بعد بالترتیب بارہ اماموں کو پہنچتا رہا اور اسی طرح ان بزرگوں کے وصال کے بعد جس کسی کو فیض پہنچتا ہے ان ہی کے توسل سے پہنچتا ہے۔ اور بعد ازاں جتنے بھی اقطاب اور نجباء وقت ہوئے ہیں۔ ان کے ملجاء و ماوی ابھی وہی ہوئے ہیں۔ کیونکہ اطراف کو لامحالہ مرکز سے ملنا ہی پڑتا ہے۔ تا آنکہ نوبت بحضرت شیخ عبد القادر جیلانی رسید قدس سرہ وچوں نوبت بہ ایں بزرگوار شد منصب مذکورہ باو قدس سرہ مفوض گشت و مابین آئمہ مذکورین و حضرت شیخ ہیچ کس بریں مرکز مشہود نمے گردد و وصول فیوض و برکات دریں راہ بہر کہ باشد از اقطاب و نجباء بتوسط شریف او مفہوم مے شود چہ ایں مرکز غیر او را میسر نشدہ از ینجاست کہ فرمودہ

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِيْنَ وَشَمْسُنَا
اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

یہاں تک کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ اس مرتبہ تک پہنچ گئے اور یہ مرتبہ آپ کو مل گیا۔ مذکورہ بالا اماموں اور حضرت شیخ قدس سرہ کے درمیان کوئی شخص اس مرتبہ پر نہیں ہے اور اب اس راستے میں فیوضات و برکات جتنے اقطاب نجباء اور ولیوں کو پہنچتی ہیں ان کے ذریعے پہنچتی ہیں کیونکہ فیض کا یہ مرکز اُن کے بغیر کسی کو نہیں ملا۔ اسی جگہ آپ نے (غوث پاک رضی اللہ عنہ) نے فرمایا ہے۔

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِيْنَ وَشَمْسُنَا
اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

(مکتوبات شریف فارسی جلد ۳ صفحہ ۲۵۱، ۲۵۲ مکتوب نمبر ۱۲۳ دفتر سوم مطبوعہ دہلی)

سورج اگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے
اُفقِ نور پہ ہے مہر ہمیشہ تیرا

سلسلہ عالیہ چشتیہ مولانا جمال الدین سہروردی علیہ الرحمۃ سبع العالہ فیض میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضور پُر نور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملاقات ہوئی۔ تو

حضرت معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ حضرت کی خدمت اقدس میں ستاون یوم دن رات رہے۔ وَ استفاض مِن حضرتہٖ انواعَ النِّعَمِ وجمعیۃ الباطن والکمال اور آپ کے فیوضات اور جمعیۃ باطن و کمال سے مستفیض ہوئے۔ (تفریح الخاطر ص۲۱)

شیخ نور اللہ حفید الفقیہ الشیخ حسن القطبی علیہ الرحمۃ لطائف القادریہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ اِنَّ شَیْخَ الْوَاصِلِیْنَ مُعِیْنَ الْحَقِّ وَالدِّیْنِ الْجِشْتِیّ طَلَبَ الْعِرَاقَ مِنَ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ کہ شیخ الواصلین معین الحق والدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عراق کا علاقہ مانگا فَقَالَ لَہٗ الْغَوْثُ اَعْطَیْتُ الْعِرَاقَ لِشَہَابِ الدِّیْنِ عُمَرَ السُّھْرَوَرْدِیْ وَاَعْطَیْتُکَ الْہِنْدَ۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا عراق میں شہاب الدین عمر سہروردی علیہ الرحمۃ کو عطا کر دیا ہے اور تم کو ہندوستان کا علاقہ عطا کرتا ہوں۔ (تفریح الخاطر ص۲۱)

دربارِ غوثیہ میں خواجہ خواجگان، ہند الولی، معین الدین چشتی اجمیری قدس سرۂ العزیز ہدیۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں ؎

یا غوثِ معظم نورِ ہدیٰ مختارِ نبی مختارِ خدا	سلطانِ دو عالم قطبِ علی حیراں ز جلالت ارض و سما
چوں پائے نبی شد تاجِ سرت تاجِ ہمہ عالم شد قدمت	اقطابِ جہاں در پیشِ درت افتادہ چو پیشِ شاہ گدا
در بزمِ نبی عالی شانی ستارِ عیوب مریدانی	در ملکِ ولایت سلطانی اے منبعِ فضل و جود و سخا

معینؔ کہ غلام نام تو شد در یوزہ گرا کرام تو شد
شد خواجہ ازاں کہ غلامِ تو شد وار و طلب تسلیم و رضا

سلسلہ عالیہ سہروردیہ

شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں کہ میں اپنے عالم شباب میں علم کلام میں بہت مشغول رہتا تھا اور اس فن کی بہت سی کتابیں بھی میں نے ازبر کر لی تھیں۔ میرے عم بزرگوار حضرت ابو النجیب عبد القاہر سہروردی علیہ الرحمۃ علم کلام میں کثرت سے مشغول ہونے سے منع فرماتے تھے۔

آخر ایک روز وہ مجھے حضرت محبوبِ سبحانی غوث صمدانی شاہ جیلانی قدس سرہٗ النورانی کی خدمت میں لے گئے اور حاضر ہو کر عرض کیا۔ بندہ نواز! یہ میرا بھتیجا ہے اور ہمیشہ علم کلام میں ہی مشغول رہتا ہے۔ میں نے اس کو اس کے پڑھنے سے کئی مرتبہ منع کیا ہے۔ ان کے عرض کرنے پر حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ اس فن کی تم نے کون کون سی کتاب پڑھی ہے۔ میں نے کتابوں کے نام بتائے تو آپ نے اپنا دستِ مبارک میرے سینہ پر رکھا جس سے مجھے ان کتابوں میں سے کسی کتاب کا ایک لفظ بھی یاد نہ رہا اور میرے دل سے اس علم کے تمام مسائل نسیاً منسیاً ہو گئے۔

وَاَقَرَّ اللّٰہُ فِیْ صَدْرِیْ الْعِلْمَ اللَّدُنِّیَّ فِی الْوَقْتِ الْعَاجِلِ وَ قُمْتُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَاَنَا اَنْطِقُ بِالْحِکْمَۃِ وَقَالَ لِیْ اَنْتَ آخِرُ الْمَشْہُوْرِیْنَ فِی الْعِرَاقِ اور اللہ تعالیٰ نے اُسی وقت میرے سینہ میں علم لدنی بھر دیا۔ اور جب میں آپ کے آستانہ عالیہ سے واپس ہوا تو علم و حکمت اور علم لدنی میری زبان پر تھا۔ نیز آپ نے مجھے ارشاد فرمایا تم عراق کے متاخرین میں سے شہرہ آفاق شخصیت ہو گے۔

(بہجۃ الاسرار ص ۲۳٬۳۲، قلائد الجواہر ص ۳۰٬۲۹ نفحات الانس فارسی ص ۳۵۷ تحفہ قادریہ ص ۲۷٬۲۶)

راج کس شہر میں کرتے نہیں تیرے خدام	باج کس نہر سے لیتا نہیں دریا تیرا
مزرع چشت و بخارا و عراق و اجمیر	کون سی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا

قاسمِ ولایت

علامہ عبد القادر الاربلی علیہ الرحمۃ نقل فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی بندے کو ولی بنانا چاہتا ہے تو حکم فرماتا ہے کہ اِنْتَبَا خُذُوْہُ بِحُضُوْرِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اس کو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کرو۔ جب نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی بارگاہِ عالیہ میں پیش کیا جاتا ہے تو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ خُذُوْہُ اِلٰی وَلَدِیْ

السَّیِّدِ عَبْدِ الْقَادِرِ یَرٰی لِیَاقَتَهٗ وَاِسْتِحْقَاقَهٗ بِمَنْصَبِ الْوِلَایَةِ۔ اس کو میرے بیٹے سید عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لے جاؤ۔ تاکہ وہ اس کی قابلیت دیکھیں اور یہ بھی دیکھیں کیا یہ منصب ولایت کا مستحق ہے یا کہ نہیں۔ حسبِ ارشاد وہ دربارِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ آپ اس کو منصبِ ولایت کے قابل دیکھتے ہیں تو اس کا نام دفترِ محمدیہ میں لکھ کر مہر لگا دیتے ہیں۔ پھر اسے نبی پاک صاحبِ لولاک علیہ التحیۃ والثناء کی بارگاہِ عالیہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ اور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریر کے مطابق نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم لکھا جاتا ہے۔

فَیُطْلَعُ لَهٗ خِلْعَةَ الْوِلَایَةِ فَتُعْطٰی بِیَدِ الْغَوْثِ فَیُوْصِلُهَا اِلَیْهِ فِیْ عَالَمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ یَکُوْنُ ذَالِکَ الْوَلِیُّ مَقْبُوْلًا وَّمُسَلَّمًا۔ پس اس کو ولایت کی خلعت سے آگاہ کیا جاتا ہے جو اس کو حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک ہاتھ سے عنایت کی جاتی ہے۔ اور وہ شخص اس خلعت کو پہن لیتا ہے اور عالم غیب اور شہادت میں مقبول اور مسلم ہو جاتا ہے۔ فَهٰذِهِ الْعُهْدَةُ مُتَعَلِّقَةٌ بِحَضْرَتِ الْغَوْثِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَلَیْسَ لِاَحَدٍ مِّنَ الْاَوْلِیَاءِ الْکِرَامِ مُمَاثَلَةٌ وَّمُشَارَکَةٌ مَعَ الْغَوْثِ فِیْ هٰذَا الْمَقَامِ فَفِیْ کُلِّ عَصْرٍ وَّزَمَانٍ تَسْتَفِیْضُ مِنْ حَضْرَتِهِ الْاَقْطَابُ وَالْغَوْثُ وَجَمِیْعُ الْاَوْلِیَاءِ۔ پس اس عہدہ پر حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قیامت تک فائز رہیں گے اور اس مقام میں کوئی ولی آپ کے مماثل اور شریک نہیں ہے۔ ہر زمان اور ہر آن میں قطب، غوث اور تمام اولیاء اللہ آپ کی ذات منبع برکات سے مستفیض ہوتے رہتے ہیں۔ (تفریح الخاطر صفحہ ۳۸، ۳۹ مطبوعہ مصر)

کس گلستاں کو نہیں فصل بہاری سے نیاز
کون سے سلسلہ میں فیض نہ آیا تیرا
وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے تیرا ذکر ہے اونچا تیرا
حکم نافذ ہے تیرا خامہ ترا سیف تری
دم جو چاہے کرے دور ہے شاہا تیرا

مزارات پر حاضری

گنبدِ خضراء پر حاضری

ایک مرتبہ حضرت غوث الثقلین قدس اللہ سرہٗ العزیز نبی کریم، رؤف و رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم کے روضۂ اطہر پر چالیس روز تک کھڑے یہ دو شعر پڑھتے رہے۔

ذُنُوْبِیْ کَمَوْجِ الْبَحْرِ بَلْ ھِیَ اَکْثَرُ!
کَمِثْلِ الْجِبَالِ الشُّمِّ بَلْ ھِیَ اَکْبَرُ
وَلٰکِنَّھَا عِنْدَ الْکَرِیْمِ اِذَا عَفَا
جَنَاحٌ مِّنَ الْبَعُوْضِ بَلْ ھِیَ اَصْغَرُ

دوسری مرتبہ جب حاضر ہوئے تو گنبدِ خضریٰ کے سامنے یہ اشعار پڑھے۔

فِیْ حَالَةِ الْبُعْدِ رُوْحِیْ کُنْتُ اُرْسِلُھَا
تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّیْ وَھِیَ نَائِبَتِیْ!
وَھٰذِہٖ نُوْبَةُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ
فَامْدُدْ یَمِیْنَكَ کَیْ تَحْظٰی بِھَا شَفَتِیْ[1]

فَظَھَرَتْ یَدُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَافَحَھَا وَقَبَّلَھَا وَوَضَعَھَا عَلٰی رَاْسِہٖ پس اُسی وقت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک نمودار ہوا۔ آپ نے مصافحہ کیا۔ اُس کو بوسہ دیا اور اپنے سر پر رکھا۔[2]

(تفریح الخاطر صفحہ ۲۵ سطر ۳ تا ۱۱ مطبوعہ مصر)

---

[1] دوری کی حالت میں اپنی روح کو آپ کی بارگاہ میں بھیجا کرتا تھا۔ جو میری طرف سے زمین بوسی کرتی تھی اور اب میں خود حاضر ہوا ہوں۔ سو اپنا دایاں ہاتھ مبارک بڑھایئے تاکہ اُن کو بوسہ دینے کا شرف میرے ہونٹوں کو حاصل ہو۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہٗ)

[2] : اسی قسم کا واقعہ علامہ یافعی علیہ الرحمہ نے بھی شیخ احمد رفاعی علیہ الرحمہ کے متعلق روض الریاحین میں درج فرمایا ہے۔

امام احمد بن حنبل قدس سرہ العزیز کے مزار مبارک پر حاضری

حضرت علی بن الہیتی علیہ الرحمۃ سے

مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں اور شیخ بقا بن بطو علیہ الرحمۃ حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پُر انوار پر حاضر ہوئے۔ فَشَهِدْتُهٗ خَرَجَ مِنْ قَبْرِهٖ وَضَمَّ الشَّيْخَ عَبْدَ الْقَادِرِ اِلٰى صَدْرِهٖ وَاَلْبَسَهٗ خِلْعَةً وَقَالَ يَا شَيْخَ عَبْدَ الْقَادِرِ قَدِ افْتَقَرْتُ اِلَيْكَ فِيْ عِلْمِ الشَّرِيْعَةِ وَعِلْمِ الْحَقِيْقَةِ وَعِلْمِ الْحَالِ تو میں نے اُس وقت دیکھا کہ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے اپنی قبر مبارک سے باہر نکل کر آپ کو اپنے سینہ سے لگایا اور کہا اے شیخ عبد القادر! میں علم شریعت، علم حقیقت اور علم حال میں آپ کا محتاج ہوں۔

(قلائد الجواہر ص۳۹، تحفہ قادریہ ص۸۷، سفینۃ الاولیاء ص۶۳)

ہے تری ذات عجب بحرِ حقیقت پیارے
کسی تیراک نے پایا نہ کنارا تیرا

اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ نے اسی منقبت میں ہی فرمایا ہے :۔

سر بھلا کوئی کیا جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیاءؒ ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

ے شیخ الاسلام والمسلمین علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ ابو الحسن بن زاغونی سے مروی ہے کہ جب ابو جعفر بن ابو موسے کو حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ کے پہلو میں دفن کیا تو سیدنا امام احمد بن حنبل کا جسم ان کی قبر میں ایک سوراخ سے دکھائی دیا تو آپ کا کفن مبارک بالکل صحیح تھا۔ کہیں سے پھٹا ہوا بھی نہ تھا اور نہ ہی اُس کا رنگ تبدیل ہوا تھا حالانکہ سیدنا امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ کو انتقال فرمائے ہوئے دو سو تیس [۲۳۰] سال گزر چکے تھے۔ (تہذیب التہذیب جلد اص ۷۵ مطبوعہ حیدرآباد دکن)

حضرت علی بن

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ القوی کے مزار مبارک پر حاضری

الہیتی علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ میں حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ القوی کے مزار مبارک پر حاضر ہوا۔ تو حضرت نے حاضر ہو کر کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَیْخ مَعْرُوْف عَبَرْتَنَا بِدَرَجَۃٍ۔ اے شیخ معروف کرخی السلام علیک آپ ہم سے ایک درجہ آگے ہیں۔

پھر دوسری مرتبہ زیارت کے لئے حاضری دی تو میں آپ کے ہمراہ تھا۔ آپ نے اس دفعہ کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَیْخ مَعْرُوْف عَبَرْنَاکَ بِدَرَجَتَیْن۔ اے معروف کرخی السلام علیک ہم آپ سے دو درجہ آگے بڑھ گئے تو شیخ معروف کرخی علیہ الرحمۃ نے قبر شریف میں سے جواب دیا وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا سَیِّدَ اَھْلِ زَمَانِہٖ۔ اے اہل زمانہ کے سردار! وعلیک السلام۔

(بہجۃ الاسرار صـ۲۲، قلائد الجواہر صـ۲۹، تحفہ قادریہ صـ۵۲)

فائدہ:۔ مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ مُردوں کا بات چیت کرنا یہ قسم تو پہلی قسم (مردوں کو زندہ کرنا) سے بھی زیادہ واقع ہوئی ہے۔ اسی قسم کا ایک واقعہ ابو سعید خراز سے اور پھر شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک جماعت سے روایت ہے۔ جن میں سے آخری بزرگ علامہ تاج الدین سبکی کے والد ماجد حضرت شیخ امام تقی الدین سبکی (علیہ الرحمۃ) ہیں۔

(جمال الاولیاء صـ۲۳)

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ عارف باللہ شیخ محمود کردی شیخانی مقیم مدینہ

۱؎ حضرت معروف کرخی علیہ الرحمۃ مستجاب الدعوات تھے۔ آپ کی قبر شریف پر مانگی ہوئی دعا قبول ہوتی ہے۔ اہالیانِ بغداد آپ کے مزار مبارک پر حاضر ہو کر ان کے توسل سے بارش کی طلب کے لئے دعا کرتے تھے تو بارش ہونی شروع ہو جاتی۔ آپ کی قبر شریف تریاق مجرب ہے۔ ۲۰۰ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

(روض الریاحین صـ۲۱۰، طبقات الکبریٰ ج۱ صـ۶۱، جامع کرامات الاولیاء، حیوۃ الحیوان، اکمال فی اسماء الرجال)

منورہ کی کتاب الباقیات الصالحات میں وہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سید نا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کی زیارت کی۔ قبر پہ سلام کیا تو اپنے کان سے واقعی طریقے سے سلام کا جواب سنا اور آپ نے ان کو حکم دیا کہ اپنے لڑکے کا نام ان کے نام پر رکھیں پھر ان کے لڑکا ہوا اور اس کا نام انہوں نے حمزہ رکھا۔

(جمال الاولیاء صـ ۳۶)

علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے مندرجہ بالا واقعہ شیخ کردی کی کتاب الباقیات الصالحات میں خود دیکھا ہے۔ (جامع کرامات الاولیاء جلد ۱ صـ ۳۳)

امام ابو القاسم قشیری، علامہ جلال الدین السیوطی اور علامہ عبد اللہ الیافعی علیہم الرحمۃ نے ایک واقعہ تحریر فرمایا ہے جس سے اولیاء کرام کی حیات کا ثبوت اظہر من الشمس ہے۔

مکہ مکرمہ میں ایک شخص نے اپنے شیخ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ اے استاذ! کل ظہر کے وقت میرا انتقال ہوگا۔ یہ اشرفی لیجیے۔ اس میں سے آدھی اشرفی قبر کھودنے والے کو اور آدھی اشرفی کا کفن خریدنا۔ جب دوسرا دن آیا اور ظہر کا وقت ہوا تو وہ مرید آیا اور طواف کیا اور کچھ دور جا کر انتقال کیا جب شیخ نے غسل و کفن دے کر لحد میں رکھا۔ فَفَتَحَ عَيْنَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ أَحَيَاةٌ بَعْدَ الْمَوْتِ؟ تو اس نے کہا۔ أَنَا مُحِبٌّ وَكُلُّ مُحِبِّ اللّٰهِ حَيٌّ میں اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتا ہوں۔ اور ہر اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنے والا نہیں مرتا۔

(رسالہ قشیریہ صـ ۱۵۳، شرح الصدور صـ ۸۶، ۸۷، روض الریاحین صـ ۲۰۵، ۲۰۶)

علامہ عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ النورانی اپنی بیعت کا واقعہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میرے شیخ عارف باللہ تعالیٰ حضرت محمد شناوی رضی اللہ عنہ نے میری بیعت اپنے شیخ سید احمد بدوی رحمۃ اللہ القوی کے گنبد کے اندر ان کے چہرہ کے مقابل لی اور مجھے اپنے ہاتھ سے ان کے سپرد کیا چنانچہ حضرت نے اپنا ہاتھ قبر مبارک سے نکال کر میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ تو حضرت محمد شناوی علیہ الرحمۃ نے ان سے عرض کیا یا حضرت آپ کی نگاہ اس عبد الوہاب شعرانی پر رہے اور اس کو آپ اپنی آنکھوں میں رکھیں تو اس پر میں نے خود سنا کہ حضرت سید احمد بدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی قبر مبارک سے فرمایا۔ اچھا۔

علامہ شعرانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ سمہ میں ان کے عرسِ پاک میں دیر سے پہنچا تو وہاں بعض اولیاء اللہ موجود تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت سید احمد بدوی علیہ الرحمۃ اپنی قبر مبارک کا پردہ ہٹا کر فرماتے تھے کہ عبدالوہاب نے دیر لگائی ہے کہ وہ ابھی نہیں آیا۔ (طبقات الکبریٰ ج ۱ ص ۱۸۶)

گستاخی کا انجام

حضورِ پُر نور سیدنا غوث الثقلین قدس سرہ العزیز کی اولاد کو جس کسی نے اذیت پہنچائی تو وہ اذیت اُس کی ذات اور اُس کی اولاد کی تباہی کا باعث بنی چنانچہ علامہ محمد بن یحییٰ الحلبی رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ ہم نے اس حقیقت کا مشاہدہ بچشمِ خود کیا ہے کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ نائب حماہ (جو کہ لصوح کے نام سے پکارا جاتا تھا) نے آپ کی اولادِ پاک میں سے شیخ احمد بن شیخ قاسم علیہ الرحمۃ کو سخت اذیت پہنچائی۔ اذیت پہنچانے کے بعد قلیل عرصہ ہی گزرا تھا کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے اُس کی جڑ اور بنیاد ہی اُکھیڑ دی۔ وَقُطِعَ ذُرِّيَّتُهٗ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اَحَدٌ اور اُس ظالم کی اولاد میں سے بھی کوئی ایک باقی نہ رہا۔ اور یہ آیہ کریمہ صادق آنے لگی۔ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ کیا تمہیں ان میں سے کسی کا کچھ نشان باقی نظر آتا ہے۔ (قلائد الجواہر ص ۵۶)

ابن یونس وزیر ناصر الدین نے سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد پاک کو طرح طرح کی اذیت اور تکلیف پہنچائی۔ یہاں تک کہ اُس نے بغداد شہر سے بھی جلاوطن کر دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُس کے خاندان کو تباہ و برباد کر دیا۔ وَمَاتَ

ے نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی علامہ شعرانی کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ عالم، محدث، صوفی، صاحبِ کراماتِ کثیرہ، تالیفاتِ نفیسہ متبع سنت، مجتنب عن البدعۃ، جامع بین الشریعۃ والطریقۃ تھے۔ (تاج مکلل)

اَتْبَعَ مُوتَتَهٗ اور اُس کی موت نہایت ہی عبرتناک ہوئی۔ (قلائد الجواہر ص۵۵)

حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے۔

وَنَحْنُ لِمَنْ قَدْ سَاءَنَا سَمٌّ قَاتِلٌ!

فَمَنْ لَمْ یَصْدُقْ فَلْیُجَرِّبْ وَ یَعْتَدِیْ

اور جو کوئی بھی ہمیں اذیت پہنچائے ہم اُس کے لئے سمِ قاتل ہیں۔ جسے اس کا یقین نہ ہو وُہ اذیت پہنچا کر اُس کا تجربہ کرلے۔

شیخ علی بن ہیتی علیہ الرحمۃ کی تلقین

شیخ علی بن ہیتی علیہ الرحمۃ جب اپنے مقام وزیدان سے حضرت سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضری کا قصد فرماتے تو اپنے مریدوں کو غسل کی تلقین فرماتے نیز آپ مریدوں کو فرمایا کرتے تھے کہ حضرت غوث الثقلین قدس اللہ سرّہ الربانی کی خدمت اقدس میں مؤدب رہا کرو۔ اور یہ سوچ کر زیارت کا قصد کیا کرو کہ ہم ایک ایسے شیخ کی بارگاہِ عالیہ میں حاضری دے رہے ہیں جن کی غلامی اور چاکری پر مشائخ کو ناز ہے۔

مشائخ جہاں آئیں بہر گدائی

وُہ ہے تیری دولت سرا غوثِ اعظم

فائدہ:۔ اولیاء الرحمٰن علیہم الرضوان کی نیازمندگی کے متعلق وہابیہ دیوبندیہ کے مجدد اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب منصبِ امامت فارسی ص۵۵ پر یہ شعر لکھا ہے ؎

بے عنایاتِ حق و خاصانِ حق!

گر ملک باشد سیاہ گردد ورق

لہ شیخ علی بن ہیتی علیہ الرحمۃ وہ صاحب تصرف بزرگ ہیں کہ اگر کسی پر شیر حملہ کرتا اور اُس کے سامنے آپ کا نام مبارک لے لیا جاتا تو شیر اُلٹے پاؤں لوٹ جاتا۔ (سفینۃ الاولیا ص۵)

ملفوظات و ارشادات

حضرت محبوب سبحانی، غوث صمدانی، شہباز لامکانی، قدس اللہ سرہ الربانی، توحید خالص، اطاعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم، اقامت دین مبین اور احیائے اسلام کے عظیم علمبردار تھے۔ حضرت کے ابتدائی دور میں طرح طرح کے فتنوں کا سیلاب تھا۔ اگر ایک طرف فسق و فجور، بدعات اور منکرات کا زور تھا تو دوسری طرف اعتزال الحاد اور زندقہ کا بازار گرم تھا۔ لیکن حضرت نے ان سب کا مقابلہ کرتے ہوئے عمر بھر مخلوق خدا کو شریعت مطہرہ کی تعلیم سے روشناس کرایا۔

ایک خلق کثیر آپ کے علم و عرفان سے بھرپور ملفوظات و ارشادات سے سرورِ کون و مکان، شہنشاہ دوجہان، سیاح لامکان، مالک زمین و آسمان، خدا کے محبوب، دانائے غیوب، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی سنت کی دلدادہ اور شیدائی ہو گئی۔ بطور تبرک چندیں مشتے از خروارے ملفوظات مقدسہ پیش نظر ہیں۔

اتباع مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام: ہمیشہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے مبارک نقش قدم پر چلو کیونکہ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ دوسری جگہ ارشاد ہے۔ مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔ لہٰذا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن کسی حال میں بھی نہ چھوڑو۔

نماز: پنجگانہ نماز کو پابندی سے ادا کرو اور اپنی ہر نماز اس خضوع اور خشوع سے ادا کرو گویا یہ تمہاری زندگی کی آخری نماز ہے۔

روزہ: روزہ دار کو چاہیئے کہ اپنے روزہ کو مکروہات سے بچاتے رکھے۔

زہد و تقویٰ: انسان کو چاہیئے کہ تمام ان کاموں اور اشیاء سے احتراز کرے جن سے شریعت مصطفوی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منع فرمایا ہے۔ زہد اور کامل تقوے کے لئے دس شرائط ہیں۔

۱۔ زبان کو قابو میں رکھنا ۲۔ غیبت سے بچنا ۳۔ کسی کو حقیر نہ سمجھنا اور استہزا نہ کرنا۔

۴۔ محارم پر نظر نہ ڈالنا۔ ۵۔ راستی اور راستبازی اختیار کرنا۔ ۶۔ انعامات و اکرام ربانیہ کا شکر گزار رہنا تاکہ نفس میں تکبر اور غرور پیدا نہ ہو۔ ۷۔ نفسانی خواہشات پر قابو رکھنا اور راہِ خدا میں مال صرف کرنا ۸۔ صرف اپنی ذات کے لئے ہی بھلائی اور بہتری کا خواہشمند نہ ہونا۔ ۹۔ فرض نمازیں باجماعت ادا کرنا ۱۰۔ سنتِ نبوی اور اجماعِ اُمت پر قائم رہنا۔

علم اور عمل :۔ جو شخص علم پر عمل کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اُس کے علم میں وسعت پیدا کر دیتا ہے۔ اور اس کی برکت سے علم لدنی جو اُسے حاصل نہ تھا سکھلاتا ہے۔

گوشہ نشینی :۔ ہر گوشہ نشین کے لئے ضروری ہے کہ وہ پہلے علم دین حاصل کرے جو شخص علم کے بغیر گوشہ نشینی اختیار کرتا ہے۔ اُس کی مثال "مُرغ بے پر" کی ہے۔ علم شریعت کا چراغ اپنے ہاتھ میں لے کر اس راہ میں قدم رکھو۔

سجادہ نشین :۔ سجادہ نشین میں ان بارہ خصلتوں کا ہونا ضروری ہے۔ جس میں یہ خصلتیں نہ پائی جائیں اُس کا مسندِ ولایت پر سجادہ نشین ہونا ہرگز جائز نہیں۔

دو خصلتیں اللہ تعالےٰ سے سیکھو۔	عیب پوشی[1]	رحمدلی[2]
دو خصلتیں سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھے	شفقت[3]	رفاقت[4]
دو خصلتیں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سیکھے	راستی[5]	راستگوئی[6]
دو خصلتیں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سیکھے	نیکی کی تعلیم دینا[7]	بُرائی سے روکنا[8]
دو خصلتیں سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ سے سیکھے	کھانا کھلانا[9]	ذکر الٰہی کے لئے شب بیداری[10]
دو خصلتیں سیدنا علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ سے سیکھے	عالم ہونا[11]	شجاعت و جوانمردی[12]

رضائے الٰہی :۔ محبت الٰہی میں بڑھنا اور علم الٰہی کو کافی جان کر قضا و قدر پر راضی رہنا۔

تصوف :۔ دِل کو تمام کدورتوں سے صاف کرنے کا نام تصوف ہے۔ اور اس کی بنا ان آٹھ خصلتوں پر ہے۔

۱۔ سخاوت سیدنا ابراہیم علیہ السلام۔ ۲۔ رضائے سیدنا اسحاق علیہ السلام۔ ۳۔ صبر سیدنا ایوب علیہ السلام ۴۔ مناجات سیدنا ذکریا علیہ السلام ۵۔ تضرع سیدنا یحییٰ علیہ السلام ۶۔ صوف موسےٰ علیہ السلام ۷۔ سیاحت سیدنا عیسےٰ علیہ السلام

۸۔ فقر سیدنا و سید الانبیاء محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام۔

دُنیا:۔ جو شئے انسان کو خدا تعالیٰ کی یاد سے غافل رکھے وُہ دُنیا ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ وُہ دُنیا کو دل سے نکال کر ہاتھ میں رکھے تو پھر وُہ اُس کو دھوکہ نہ دے سکے گی

سچائی:۔ سچائی اور راستبازی اختیار کرو۔ اگر یہ دونوں صفتیں نہ ہوتیں تو کسی شخص کو بھی تقرب الٰہی حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔

صبر:۔ مصیبت اور پریشانی پر استقلال و استقامت کا دامن نہ چھوڑنا اور کسی حالت میں بھی شریعت مطہرہ کو نظر انداز نہ کرنا۔ بلکہ ہر مصیبت کا خندہ پیشانی سے استقبال کرنا۔ کتاب اللہ اور سنّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے مصیبت کو رحمت الٰہی سمجھنے کا نام ہے۔

ایک مشت ڈاڑھی:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کَانَ یَقْبِضُ عَلٰی لِحْیَتِہٖ ثُمَّ فَضَلَ عَنْ لِحْیَتِہٖ جَزَّہٗ اپنی ڈاڑھی کو مُٹھی سے پکڑتے تھے اور مٹھی سے زائد بالوں کاٹ دیتے تھے۔ اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے تھے۔ خُذُوْا مَا تَحْتَ الْقُبْضَۃِ یعنی مشت سے زائد ڈاڑھی کے بال کاٹ دو۔ (غنیۃ الطالبین صـ ۲۳)

مونچھیں کٹوانے کا جواز اور منڈوانے کی ممانعت:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَیْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ الشَّارِبَ وَلِاَنَّ فِیْ ذَالِکَ مُثْلَۃٌ وَ ذَھَابًا لِبَھَاءِ الْوَجْہِ وَجَمَالِہٖ وَفِیْ بَقَاءِ اُصُوْلِ الشَّعْرِ زِیْنَۃٌ وَّجَمَالٌ۔ جس شخص نے مونچھیں منڈائیں وُہ ہم میں سے نہیں ہے اور اس واسطے کہ اس میں بُرا پن ہے اور چہرے کی رونق چلی جاتی ہے اور چہرے کی خوبصورتی اور زینت مونچھوں کی جڑوں کو باقی رکھنے میں ہے یعنی کٹوانے میں ہے منڈوانے میں نہیں۔

(غنیۃ الطالبین صـ ۲۳)

عقائد کے متعلق ارشادات

حضور قطب الاقطاب غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق غیر مقلدین حضرات کے سردار اور مقتدا مولوی ثناء اللہ امرتسری رقمطراز ہیں کہ "ہم جماعت اہل حدیث کے افراد یہ یقین رکھتے ہیں کہ حضرت الشیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ بڑے پکے موحد اور پورے متبع سنت تھے جن کو آج کل کی اصطلاح میں اہل حدیث کہا جاتا ہے۔ (اہل حدیث ۲۵ جون ۱۹۴۰ء)

لہٰذا اب عقائد کے متعلق حضرت کے ارشادات ملاحظہ فرما کر ان عقائد کو اپنائیں۔

اعتقاد:۔ اعتقاد کا درست کرنا واجب ہے کیونکہ یہ بنیاد ہے نَیکُوْنُ عَلٰی عَقِیْدَۃِ السَّلَفِ الصَّالِحِ اَھْلِ السُّنَّۃِ پس وہ عقیدہ اہل سنت ہے جو سلف صالحین کا عقیدہ تھا۔ (غنیۃ الطالبین ص ۸۲۶)

فرقہ ناجیہ:۔ تہتر ۷۳ فرقوں میں سے نجات پانے والے فرقہ کی نشاندہی کرتے ہوئے فرماتے ہیں اَلْفِرْقَۃُ النَّاجِیَۃُ فَھِیَ اَھْلُ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ نجات پانے والا فرقہ اہل سنت وجماعت ہی ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص ۱۹۲)

نماز پڑھنے کا طریقہ:۔ سیدنا غوث اعظم قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ہمارے امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ نے اپنے رسالہ میں اسناد سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں کی روایت درج فرماتے ہیں کہ آپ کا بیان ہے کہ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا صَلٰوتَنَا

وَعَلَّمَنَا مَا نَقُوْلُ فِیْھَا۔ بے شک ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے کا طریقہ سکھایا اور جو کچھ اس میں ہم پڑھیں وہ بھی بتایا۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِذَا کَبَّرَ الْاِمَامُ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا

جب امام تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب امام قرأت پڑھے تو تم خاموشی سے متوجہ ہو کر سنو۔ جب امام غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْن کہے فقولوا آمین تو تم آمین کہو۔ اللہ تعالےٰ تمہاری دعا قبول فرمائے گا اور جب امام تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو۔ جب وہ رکوع سے اپنا سر اٹھا کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم سر اٹھاؤ وَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور تم اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو اللہ تعالےٰ تمہارا قول سنے گا۔ جب امام تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو۔ جب وہ سجدہ سے سر اٹھائے اور تکبیر کہے تو تم سر اٹھاؤ اور تکبیر کہو قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا کہ تمہارے یہ نماز کے ارکان امام کے ارکان کے ساتھ ہیں۔ جب امام قعدہ میں ہو تم اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ پڑھو یہاں تک کہ تم تشہد پڑھ کر نماز سے فارغ ہو جاؤ۔ (غنیۃ الطالبین ص ۴۷۹)

---

۱ اس سے ثابت ہوا کہ امام کے پیچھے الحمد نہ پڑھنے کی تعلیم سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کبار کو دی تھی۔ اسی لئے احناف کا یہی مسلک ہے۔

۲ یہاں بآوازِ بلند آمین کہنا مراد نہیں بلکہ آہستہ سے کہنا مراد ہے جیسا کہ حدیث شریف کے بعد والے الفاظ سے ظاہر ہے جس کی تشریح ۳ حاشیہ پر دیکھیں۔

۳ اگر قُوْلُوْا آمین سے آمین اونچا کہنے کا حکم ہوتا تو پھر قُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کی تعمیل پر بھی بآوازِ بلند رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا چاہیئے۔ مگر یہ واضح ہے کہ یہ کوئی بھی اونچی آواز سے نہیں کہتا۔ نیز اِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا کی بھی تعمیل کرتے ہوئے مقتدی آہستہ ہی اللہ اکبر کہتے ہیں۔ لہٰذا جب ان احکام پر عمل آہستہ الفاظ سے کیا جاتا ہے: تو آمین بھی آہستہ ہی کہی جائے گی۔ (مؤلف)

۴ اس سے واضح ہوا کہ رکوع اور سجود کو جاتے وقت رفع یدین نہ کرنا چاہیئے جیسا کہ احناف کا طریقہ ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

۵ وہابیہ کے بہت بڑے امام ابن قیم نے بھی لکھا ہے کہ قِرَاءَةُ الْاِمَامِ قِرَاءَةٌ لِمَنْ خَلْفَهٗ امام کی قرأت مقتدی کی ہی قرأت ہے۔ (کتاب الروح)

تراویح :- نماز تراویح کے متعلق فرماتے ہیں کہ نماز تراویح نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی سنت ہے۔ هِیَ عِشْرُوْنَ رَکْعَۃً اُس کی تعداد بیس رکعات ہے
(غنیۃ الطالبین صہ ۴۸۹)

ہاتھوں کو بوسہ دینا :- اِنْ تَعَانَقَا وَقَبَّلَ اَحَدُهُمَا رَأْسَ الْآخَرِ وَیَدَہٗ عَلٰی وَجْهِ التَّبَرُّکِ وَالتَّدَیُّنِ جَازَ۔ اگر دو شخص بغلگیر ہوں اور ایک دوسرے کا سر اور ہاتھ دیندار اور متقی ہونے کی بنار پر تبرّکاً چومیں تو یہ جائز ہے۔
(غنیۃ الطالبین صہ ۳۱)

قیام تعظیمی :- یُسْتَحَبُّ الْقِیَامُ لِلْاِمَامِ الْعَادِلِ وَالْوَالِدَیْنِ وَالْوَرِعِ وَاَکْرَمِ النَّاسِ عادل بادشاہ، والدین، دیندار، پرہیزگار اور بزرگ آدمیوں کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا مستحب ہے۔ (غنیۃ الطالبین صہ ۳۱)

اولیار اللہ کے علم کے متعلق آپ کا عقیدہ

یُکْشَفُ لَهُمْ عَنِ الْمَلَکُوْتِ تُضِیْئُ لَهُمْ اَنْوَاعُ الْعُلُوْمِ مِنَ الْجَبَرُوْتِ وَیُلْقَوْنَ غَرَائِبَ الْحِکَمِ وَالْعُلُوْمِ وَیَطَّلِعُوْنَ عَلٰی مَا غَابَ عَنْهُمْ مِنَ الْاَقْسَامِ وَالْحُظُوْظِ۔ اولیار اللہ پر عالم ملکوت منکشف ہو جاتا ہے اور ان پر عالم جبروت سے کئی قسم کے علوم روشن ہو جاتے ہیں۔ عجیب غریب علوم اور حکمتیں ان پر القار کئے جاتے ہیں اور کئی قسم کی غیبی خبروں سے مطلع ہوتے ہیں۔ (غنیۃ الطالبین)

اِذَا طَلَبْتَ اللّٰهَ بِالصِّدْقِ اَعْطَاکَ مِرْاٰۃً تَبْصُرُ فِیْهَا کُلَّ شَیْئٍ مِنْ عَجَائِبِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔ جب تو اللہ تعالےٰ کا سچائی سے طالب ہوگا تو اللہ تعالیٰ تجھے ایک باطنی آئینہ عطا کرے گا جس میں تو دنیا اور آخرت کے تمام عجائبات دیکھے گا۔ (غنیۃ الطالبین صہ ۹۲۷)

هُوَ عَزَّ وَجَلَّ اِطَّلَعَهُمْ عَلٰی مَا اَضْمَرَتْ قُلُوْبُ الْعِبَادِ وَانْطَوَتْ عَلَیْهِ النِّیَّاتُ اِذْ جَعَلَهُمْ دَبِیْجَ اَسِیْسَ الْقُلُوْبِ

وَالْاُمَنَاءَ عَلَی السَّرَائِرِ وَالْخَفِیَّاتِ ۔ اللہ تعالیٰ عزوجل کے اولیاء اللہ کو لوگوں کے دلوں کے بھیدوں اور نیتوں پر مطلع فرمایا ۔ ہے کیونکہ میرے رب نے ان کو دلوں کو ٹٹولنے والا اور پوشیدہ باتوں کا امین بنایا ہے۔

(غنیۃ الطالبین ص ۸۳۱، ۸۳۲)

ثُمَّ یَجْلِسُ عَلٰی کُرْسِیِّ التَّوْحِیْدِ ثُمَّ یُرْفَعُ عَنْهُ الْحُجُبُ پھر (ولی اللہ) توحید کی کرسی پر بیٹھ جاتا ہے ۔ پھر اس سے تمام حجابات اور پردے دور کر دیئے جاتے ہیں۔ (غنیۃ الطالبین ص ۸۳۱)

یَطَّلِعُ عَلٰی اَسْرَارٍ تَخُصُّهٗ ۔ (ولی اللہ) اللہ تعالیٰ کے خاص بھیدوں اور رازوں پر مطلع ہو جاتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص ۸۲۶)

اولیاء اللہ کے تصرفات کے متعلق عقیدہ

مقامِ ولایت پر فائز ہونے والے کو فرماتے ہیں ۔

فَحِیْنَئِذٍ تُؤْمَنُ عَلَی الْاَسْرَارِ وَالْعُلُوْمِ وَالْعُلُوْمِ اللَّدُنِّیَّةِ وَغَرَائِبِهَا وَیُرَدُّ اِلَیْکَ التَّکْوِیْنُ وَخَرْقُ الْعَادَاتِ الَّتِیْ هِیَ مِنْ قَبِیْلِ الْقُدْرَةِ الَّتِیْ تَکُوْنُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ فِی الْجَنَّةِ فَتَکُوْنُ فِیْ هٰذِهِ الْحَالَةِ کَاَنَّکَ اُحْیِیْتَ بَعْدَ الْمَوْتِ فِی الْآخِرَةِ فَتَکُوْنُ کُلِّیَّتُکَ قُدْرَةً تَسْمَعُ بِاللّٰهِ وَتَنْطِقُ بِاللّٰهِ وَتُبْصِرُ بِاللّٰهِ وَتَبْطِشُ بِاللّٰهِ وَتَسْعٰی بِاللّٰهِ وَتَعْقِلُ بِاللّٰهِ ۔

پس اس وقت تم اسرار ہائے خفیہ علم لدنیہ اور اس کے عجائب و غرائب کے امین اور محرم بن جاؤ گے اور تمہیں کائنات کی تکوین اور اس پر تصرف حاصل ہو جائے گا ۔ اور تم سے قدرت کی قسم سے وہ خوارق عادات اور کرامات صادر ہوں گی ۔ جو مومنین کو جنت میں حاصل ہوں گی ۔ پس تم اس حالت میں ایسے ہو جاؤ گے گویا مرنے کے بعد آخرت میں زندہ کیے گئے ہو ۔ اور تم کو پوری قدرت حاصل ہو گی ۔ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ سنو گے ۔ اسی کے ساتھ دیکھو گے ۔ اسی کے ساتھ بولو گے

اُسی کے ساتھ پکڑو گے ۔ اُسی کے ساتھ چلو گے ۔ اُسی کے ساتھ سوچو گے ۔
(فتوح الغیب عربی مقالہ نمبر ۱۴، غنیۃ الطالبین ص ۸۳۳)

جب انسان فنا فی اللہ ہو جاتا ہے اور یہ ولایت اور ابدالیت کا انتہائی درجہ ہوتا ہے ۔ ثُمَّ قَدْ یُرَدُّ اِلَیْہِ التَّکْوِیْنُ فَیَکُوْنُ جَمِیْعُ مَا یَحْتَاجُ اِلَیْہِ بِاِذْنِ اللّٰہِ پھر اُس کو کائنات پر تصرف کرنے والا بنا دیا جاتا ہے ۔ پس وُہ جس امر کی خواہش کرتا ہے تو وہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے اُسی طرح ہو جاتی ہے ۔ (فتوح الغیب مقالہ نمبر ۴۶)

بِكَ تَنْكَشِفُ الْكُرُوْبُ وَبِكَ تُسْقَى الْغُيُوْثُ وَبِكَ تُنْبَتُ الزُّرُوْعُ وَبِكَ تُدْفَعُ الْبَلَايَا وَالْمِحَنُ عَنِ الْخَاصِّ وَالْعَامِّ ۔

تمہاری طفیل لوگوں کے غم، تکالیف اور سختیاں دُور ہو جائیں گی اور تیری دُعا اور برکت سے بارش ہو گی ۔ تیرے وسیلے سے کھیت اُگائے جائیں گے اور تمہاری امداد سے خاص و عام بندوں کے مصائب و آلام اور بلیات دور کی جائیں گی ۔

(فتوح الغیب مقالہ نمبر ۴)

صلوٰۃِ غوثیہ

اکابر محدثین عظام صوفیائے کرام اور علماء ذوالاحترام مثلاً شیخ محقق شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی جن کے متعلق مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ "آپ ہندوستان میں علم حدیث کو فارسی زبان میں ترجمہ کر کے اس ملک میں علم حدیث کی اشاعت کرنے میں غالباً پہلے شخص ہیں (واضح البیان ص ۱۴) شیخ الاسلام والمسلمین علامہ ابوالحسن نور الدین علی بن جریر الخمی الشطنوفیؒ وہ شخصیت ہیں جن کے مبارک دور میں فن علم حدیث اور فن اسماء الرجال کے مشہور و معروف ناقد علامہ شمس الدین ذہبی حاضر خدمت ہوئے اور اُن کی شانِ اقدس میں قصیدے لکھے جو اُنہوں نے اپنی کتاب طبقات المقرئین میں

ا : حاشیہ صفحہ ۲۱۳ پر دیکھیں ؛

درج کئے ہیں اور ان کو امام الاوحد[1] کے لقب سے یاد کیا ہے۔ امام اجل جلال الملت والدین السیوطی علیہ الرحمۃ نے بھی اپنی تصنیف حسن المحاضرہ میں بھی اسی لقب امام الاوحد سے تحریر فرمایا نیز مشہور و معروف امام اور محدث علامہ محمد بن محمد الجزری مصنف حصن حصین حضرت شطنوفی کے شاگرد رشید ہیں اور انہوں نے آپ سے آپ کی تصنیف لطیف بہجۃ الاسرار[3] درس پڑھی اور اس کی سند اور اجازت حاصل کی۔ ان کے علاوہ سند المحدثین ملا علی قاری صاحب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ علامہ فہامہ عبد القادر الاربلی عارف باللہ حضرت ابو المعالی قدس سرہ السبحانی اور امام اجل محمد بن یحییٰ الحلبی رحمۃ اللہ القوی نے اپنی مبارک تصانیف میں صلوٰۃ غوثیہ کے پڑھنے کا طریقہ یوں بیان فرمایا ہے۔

مَنْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ یَقْرَءُ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ بَعْدَ الْفَاتِحَۃِ سُوْرَۃَ الْاِخْلَاصِ اِحْدٰی عَشَرَۃَ مَرَّۃً ثُمَّ یُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ السَّلَامِ وَیُسَلِّمُ عَلَیْہِ ثُمَّ یَخْطُوْ اِلٰی جِھَۃِ الْعِرَاقِ اِحْدٰی عَشَرَۃَ خُطْوَۃً یَذْکُرُ فِیْھَا اِسْمِیْ وَیَذْکُرُ حَاجَتَہٗ فَاِنَّھَا تُقْضٰی بِاِذْنِ اللّٰہِ۔ جو کوئی دو رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد سورہ اخلاص (قل ہو اللہ احد) گیارہ مرتبہ پڑھے پھر سلام پھیر کر نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم پر درود وسلام بھیجے پھر عراق کی (بغداد شریف کی) سمت میرا نام لیتا ہوا گیارہ قدم چلے۔

---

[1] علامہ شطنوفی کے متعلق انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں کہ وَوَثَّقَہُ الْمُحَدِّثُوْنَ یعنی محدثین نے ان کی توثیق فرمائی ہے۔ (فیض الباری ج ۲ ص ۹۱) [2] زمانہ میں یکتا، بے مثل اور بے نظیر امام۔

[3] شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ بہجۃ الاسرار کتاب کے مستند اور معتمد ہونے کے متعلق فرماتے ہیں کہ "اقوی دلائل واوضح مسائل دریں باب کتاب عزیز بہجۃ الاسرار معدن الانوار کہ معتبر ومعتمد و مشہور و مذکور است ومصنف ایں کتاب از مشاہیر مشائخ وعلماء است میان وے وحضرت شیخ یعنی حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو واسطہ است۔ (زبدۃ الآثار للشیخ عبد الحق الدہلوی)

اد۔ اپنی حاجت کا ذکر کرے تو اس کی حاجت اللہ کے حکم سے پوری ہو جائے گی[۵]

(بہجۃ الاسرار ص۱۰۲، قلائد الجواہر ص۳۶، اخبار الاخیار فارسی ص۲۶، زبدۃ الآثار، نزہتہ الخاطر الفاتر ص۰، تفریح الخاطر ص۵، تحفۃ القادریہ ص۸۷، ۸۸)

اِنتقال

۵۶۱ھ کو آپ بیمار ہو گئے۔ علالت کے دوران آپ کے صاحبزادہ والا شان حضرت سیدی شیخ عبدالوہاب علیہ الرحمۃ نے آپ کی خدمتِ عالیہ میں عرض کیا۔ حضور والا! مجھے کچھ وصیتیں ارشاد فرمائیے جس پر آپ کے انتقال کے بعد عمل کروں تو آپ نے ارشاد فرمایا عَلَیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَطَاعَتِہٖ وَلَا تَخَفْ اَحَداً اَلتَّوْحِیْدَ اَلتَّوْحِیْدَ وَاِجْمَاعُ الْکُلِّ عَلَی التَّوْحِیْدِ اے برخوردار! اللہ کے تقوے کو اپنے پر لازم کرو۔ اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کرو۔ توحید کو لازم پکڑو۔ کہ اس پر سب کا اتفاق ہے۔ نیز فرمایا کہ جب دل اللہ تعالےٰ کے ساتھ درست ہو جائے تو اس سے کوئی چیز خالی نہیں رہتی اور اس کے احاطہ علم سے کوئی چیز باہر نہیں نکلتی۔

بعد ازیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ میرے آس پاس سے ہٹ جاؤ۔ کیونکہ میں ظاہراً تمہارے ساتھ مگر باطناً تمہارے سوا کے ساتھ یعنی اللہ کریم کے ساتھ۔ نیز فرمایا بے شک میرے پاس تمہارے علاوہ کچھ اور حضرات بھی تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ان کے لئے جگہ فراخ کردو۔ اور ان کے ساتھ ادب سے پیش آؤ۔ اس جگہ بہت بڑی رحمت ہے۔ ان پر جگہ کو تنگ نہ کرو۔ بار بار آپ یہ الفاظ فرماتے تھے

[۵] اعلیحضرت عظیم البرکت امام اہلِ سنّت مجددِ دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب قادری بریلوی نور اللہ مرقدہٗ نے اس نماز کے جواز کے ثبوت پر نہایت ہی مدلل رسالہ اَنْہَارُ الْاَنْوَارِ مِنْ یَمِّ صَلوٰۃِ الْاَسْرَارِ تحریر فرمایا ہے۔
مزید تحقیق کے لئے قادری کتب خانہ سیالکوٹ سے یہ رسالہ منگوا کر مطالعہ فرمائیں
(فقیر ابو الحامد محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ غَفَرَ اللّٰهُ لِیْ وَلَکُمْ وَتَابَ اللّٰهُ عَلَیَّ وَعَلَیْکُمْ یعنی ملائکہ کی جماعت اور ارواح مقربین کے آنے پر اُن کے سلام کا جواب بار بار دے رہے تھے اور فرما رہے تھے بسم اللہ! آؤ تم وداع نہیں کئے گئے۔ آپ ایک دن اور ایک رات برابر یہی فرماتے رہے۔ اور فرمایا۔ افسوس ہے تم پر! مجھے کسی چیز کی پروا نہیں ہے۔ نہ فرشتہ کی اور نہ ہی ملک الموت کی۔ اے ملک الموت! ہمیں اس نے عطا فرمایا ہے جس نے ہمیں دوست رکھا ہے۔ اور ہمارے کام بنانے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ پھر آپ نے ایک بلند آواز سے نعرہ لگایا یہ اُس دن کی بات ہے جس شام کو آپ نے وصال فرمایا تھا۔ کہ آپ کے صاحبزادگان ذیشان سیدنا عبدالرزاق اور سیدنا موسےٰ علیہما الرحمۃ نے فرمایا ہے۔ کہ آپ بار بار ہاتھ مُبارک اُٹھاتے تھے اور ان کو دراز فرماتے اور زبان مُبارک سے فرماتے تھے۔ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ توبہ کرو اور صف میں داخل ہو جاؤ۔ میں ابھی تمہاری طرف آتا ہوں۔ نیز آپ فرماتے تھے۔ نرمی کرو۔ بعد ازیں آپ کے پاس حق آیا اور موت کے آثار شروع ہو گئے۔ اور زبان مُبارک پر یہ الفاظ جاری ہو گئے۔

اِسْتَعَنْتُ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی وَالْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَلَا یَخْشٰی سُبْحَانَ مَنْ تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَةِ وَقَهَرَ الْعِبَادَ بِالْمَوْتِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ میں مدد چاہتا ہوں کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ساتھ جو پاک اور برتر ہے۔ اور ایسا زندہ ہے جسے موت کا خوف نہیں۔ پاک ہے وہ جو قدرت کے ساتھ غالب ہے اور بندوں کو موت کے ساتھ مجبور کیا۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

پھر آپ نے اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ کہا۔ پھر آپ کی آواز مُبارک مخفی ہو گئی اور آپ کی زبان مُبارک آپ کے تالو سے مل گئی پھر آپ کی رُوح مُبارک قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَاَعَادَ عَلَیْنَا مِنْ بَرَکَاتِهٖ وَخَتَمَ لَنَا بِالْخَیْرِ

وَلِجَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ وَ اَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِیْنَ غَیْرَ خَزَایَا وَ لَا مَفْتُوْنِیْنَ آمِیْنَ آمِیْنَ آمِیْنَ[1]

اولادِ اطہار

آپ کی اولاد کثرتِ تعداد میں تھی۔ جن میں سے زیادہ مشہور آپ کے مندرجہ ذیل صاحبزادگان تھے۔

سیدنا شیخ عبدالوہابؒ، سیدنا شیخ عیسےٰؒ، سیدنا شیخ عبدالعزیزؒ، سیدنا شیخ عبدالجبارؒ، سیدنا شیخ عبدالرزاقؒ، سیدنا شیخ محمدؒ، سیدنا شیخ عبداللہؒ، سیدنا شیخ یحییٰؒ، سیدنا شیخ موسےٰؒ، سیدنا شیخ ابراہیمؒ رحمتہ اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین۔

تصانیف مُبارکہ

آپ کی تصانیف مبارکہ جو کہ آپ کی یادگار ہیں کے مطالعہ سے عجیب سرور، لذت اطمینان قلبی حاصل ہوتا ہے نیز عجیب قسم کے دقائق، حقائق اور معارف کا انکشاف ہوتا ہے ہر مُسلمان کو آپ کی تصانیف کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

غنیۃ الطالبین، فتوح الغیب، الفتح الربانی والفیض الرحمانی یواقیت الحکم، جلاء الخاطر فی الباطن والظاہر، دیوان غوث الاعظم۔

---

[1] آپ پر اللہ تعالیٰ کی رضا ہو اور آپ کی برکتیں ہم پر پھر لوٹائے ہمارا اور تمام مسلمانوں کا خاتمہ خیر کے ساتھ کرے اور بغیر رسوائی و بلا آزمائش صالحین کے ساتھ ملائے۔ آمین آمین آمین (اللّٰھم اغفرلی ولوالدی والمشائخی والاستاذی) (ابوالحامد محمد ضیاء اللہ القادری)

گیارھویں شریف کا ثبوت

گیارھویں شریف درحقیقت حضرت سرکار محبوب سبحانی، قطب ربانی غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی روح پر فتوح کو ایصال ثواب کرنا ہے۔

ایصال ثواب کا ثبوت قرآن پاک احادیث شریفہ اور سلف صالحین کی کتب سے اظہر من الشمس ہے جو کہ درج کیا جاتا ہے۔

قرآن حکیم وَالَّذِیْنَ جَاءُ وْ مِنْ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ:

ترجمہ:- اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔ (پ ۲۸ سورۃ حشر)

اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَیُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ آمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ۔

ترجمہ:- اور وہ فرشتے جو عرش اٹھاتے ہیں اور جو اس کے اردگرد ہیں اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور مسلمانوں کے لئے دعائے مغفرت مانگتے ہیں اے ہمارے رب تیری رحمت اور علم میں ہر چیز سمائی ہے تو انہیں بخشدے جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے (پ ۲۴ سورۃ مومن)

حدیث پاک حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ ہم اپنے مُردوں کی طرف سے صدقہ کرتے ہیں اور حج کرتے ہیں تو کیا انہیں یہ ثواب پہنچتا ہے تو نبی پاک علیہ السلام نے ارشاد فرمایا "ہاں" وہ بے شک اس سے خوش ہوتے ہیں جیسا کہ تم میں سے کسی کے پاس طبق ہدیہ کیا جاتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے۔

(مشکوٰۃ شریف)

ؔ اس مسئلہ پر بالتفصیل بیان فقیر کی کتاب گیارھویں شریف کا مدلل ثبوت منگوا کر مطالعہ فرمائیں۔

سلف صالحین

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ "عبادتِ مالیہ سے مُردوں کو نفع اور ثواب حاصل ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔" (جامع البرکات مسائل الاربعین صد۳۲)

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و امام احمد و جمہور سلف صالحین کا مذہب ہے کہ میت کو ثواب پہنچتا ہے (شرح فقہ اکبر) قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جمہور فقہاء کرام علیہم الرحمۃ نے حکم فرمایا ہے کہ ہر عبادت کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔ (تذکرۃ الموتےٰ والقبور)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ "فاتحہ پڑھنا اور اس کا ثواب ارواح کو پہنچانا فی نفسہٖ جائز اور درست ہے۔" (فتاویٰ عزیزی صد۷۱)

قارئین کرام :- ایصالِ ثواب کا ثبوت قرآنِ حکیم، حدیث مصطفوی اور اقوالِ اسلاف سے بیّن دلائل سے پیش کیا گیا ہے۔ اب اس مستحب فعل کے مخالفین حضرات کے جید علماء کی کتب سے بھی ثبوت ملاحظہ فرمائیے۔

مولوی اسماعیل صاحب دہلوی لکھتے ہیں کہ "جب میت کو کچھ نفع پہنچانا مقصود ہو تو اسے کھانا کھلانے پر ہی موقوف نہ سمجھنا چاہیئے اگر ہو سکے تو بہتر ہے ورنہ صرف سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص کا ثواب بہت بہتر ہے۔" (صراطِ مستقیم صد۶۴)

مولوی اشرف علی تھانوی رقمطراز ہیں کہ "ہر شخص کو اختیار ہے کہ اپنے عمل کا ثواب مُردہ کو یا زندہ کو دے دے۔ جس طرح مردہ کو ثواب پہنچتا ہے اسی طرح زندہ کو بھی پہنچ جاتا ہے۔" (التذکیر حصہ سوم صد۹۵)

مولوی رشید احمد گنگوہی کا قول ہے کہ "احادیث سے نفع پہنچنا محقق ہے اور جمہور صحابہ و آئمہ کا یہ مذہب ہے۔" (تذکرۃ الرشید صد۲۶)

ایصالِ ثواب کفارہ گناہ اور بلندیٔ درجات کا سبب ہے۔ حدیث شریف ہے: نبی غیب دان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنت میں اپنے بندے کا اللہ کریم درجہ بلند فرماتا ہے تو وہ بندہ پوچھتا ہے کہ اے میرے رب مجھ کو یہ درجہ کیونکر ملا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیرے بیٹے کی دعائے مغفرت کی بدولت۔

(مشکوٰۃ صد۲۰۶، ادب المفرد صد۹)

بے شک زندوں کی دُعا مردوں کے لئے اور ان کا صدقہ دینا ان کے لئے درجات کی بلندی میں نافع ہے۔ (العقیدۃ المحمدیہ ج ۲ ص ۵۲) حضور غوث اعظم اور دیگر بزرگانِ دین علیہم الرحمۃ کا اُمتِ مسلمہ پر بہت بڑا احسان ہے اسی لئے مذہب حق اہلِ سنت وجماعت گیارھویں شریف اور ان کے عُرسوں کی محافل منعقد کرکے ان کو ایصالِ ثواب کرکے ان کے درجات کی بلندی کے لئے اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے اپنے پروردگار عالم جلالہٗ کی بارگاہ میں دُعا عرض کرتے ہیں۔

ولی اللہ کے نام کی طرف نسبت کرنا۔ اس کا جواز بھی احادیث شریفہ میں موجود ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک قافلہ کو مسجد عشار میں دو یا چار رکعت نماز پڑھنے کو کہا اور فرمایا کہ یوں کہنا کہ ھٰذِہٖ لِاَبِیْ ھُرَیْرَۃ یعنی اس نماز کا ثواب ابو ہریرہ کو ملے۔ (مشکوٰۃ ص ۴۶۸)

نبی پاک صلی اللہ علیہ اللہ کی بارگاہ میں اُم سعد کی ماں کے انتقال کا ذکر کیا گیا اور اس کے لئے بہتر صدقہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے پانی کا فرمایا تو سعد نے کنواں کھودا اور کہا ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ کہ یہ کنواں ام سعد کے لئے ہے۔

(مشکوٰۃ ص ۱۶۹، ابو داؤد ونسائی)

رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم دو قربانیاں کرتے تھے ایک اپنی طرف سے اور ایک اپنی اُمت کی طرف سے۔ (صحیح مسلم شریف ج ۲ ص ۱۵۶)

ناظرین! ان احادیث سے کسی کی طرف نسبت کرنے کا ثبوت روز روشن کی طرح واضح ہے۔ اب اقوالِ اسلاف ملاحظہ فرمائیں۔

شاہ عبد العزیز محدث دھلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ "اگر کسی بزرگ کی روح پاک کو ایصالِ ثواب کرنے کے لئے مالیدہ، دودھ اور چاول پکا کر فاتحہ پڑھی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں جائز ہے۔ (فتاوٰی عزیزی ج ۱ ص ۳۹)

حضرت امامین یعنی حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ تعالٰی عنہما کی نیاز کا کھانا جس پر سورۃ فاتحہ، سورۃ اخلاص اور درود شریف پڑھنے سے وہ کھانا متبرک ہو جاتا ہے اور اس نیاز کا کھانا بہت ہی بہتر ہے۔ (فتاوٰی عزیزی ج ۱ ص ۷۱)

شاہ ولی اللہ دہلوی کے والد ماجد شاہ عبد الرحیم محدث دہلوی علیہ الرحمۃ ہر سال نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے نام کی فاتحہ ۱۲ ربیع الاول شریف کو دلایا کرتے تھے۔ (انفاس العارفین ص۱۴۱ ، ور ثمین ص۴۰ ، دعوات عبدیت ص۹)

نام کی طرف منسوب کرنے کو شرک کہنے والے حضرات کے مشہور بزرگ مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی بھی اس کے قائل ہیں لکھتے ہیں کہ دو زانو بطور نماز بیٹھ کر چشتیہ طریقہ کے بزرگوں یعنی حضرت معین الدین سجزی اور خواجہ قطب الدین بختیار کاکی وغیرہ حضرات کے نام کی فاتحہ پڑھ کر بارگاہِ خداوندی میں ان بزرگوں کے توسط اور وسیلہ سے التجا کرے۔

(صراطِ مستقیم ص۱۱۱)

حضرات! حضرت غوثِ اعظم کا بکرا یا کھانا یا کسی دوسرے بزرگ کی طرف ان چیزوں کی نسبت کرنے کا جواز اہلِ عقل حضرات کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ اولیاء اللہ کی طرف منسوب کرنے کا اصل مطلب ان کی ارواحِ طیبات کو ایصالِ ثواب کرنا ہے۔

تاریخ اور دن مقرر کرنا

مذہبِ حق اہلِ سنت وجماعت کے لئے تعین یوم یا تاریخ کوئی ضروری نہیں یعنی یہ نہیں کہ اگر گیارہویں شریف گیارہ تاریخ کو ہی دی جائے تو ہوگی ورنہ نہیں یہ کسی بھی اہلِ سنت وجماعت کی کتاب میں نہیں جب بھی ایصالِ ثواب کیا جائے جائز ہے۔ لیکن احباب کی آسانی کے لئے دن یا تاریخ کا تعین کیا جاتا ہے جیسا کہ مخالفین حضرات کے بہت بڑے بزرگ اور پیر حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:۔ مقصود ایجاد رسم عرس سے یہ تھا کہ سب سلسلے کے لوگ ایک تاریخ میں جمع ہو جائیں باہم ملاقات بھی ہو جائے اور صاحبِ قبر کی روح کو قرآن وطعام کا ثواب بھی پہنچا دیا جائے۔ یہ مصلحت ہے تعین یوم میں۔

(فیصلہ ہفت مسئلہ ص۸)

سرورِ کائنات محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء نے بھی خود وعظ فرمانے، نفلی روزے رکھنے، اور سفر کرنے کے دن معین فرمائے ہوئے تھے ملاحظہ ہو:۔ (صحیح بخاری شریف ج۱ ص۲۶ ، مشکوٰۃ ج۱ ص۱۰)

اللہ کریم نے بھی لوگوں کے اعمال اپنی بارگاہ میں پیش فرمانے کے لئے جمعرات کی شام اور جمعہ کی رات کے دن اور وقت معین فرمائے ہیں۔ (ادب المفرد ص۸۱)

اب رہا گیارہویں شریف کی تقریب سعید کا اکابر اولیاء اہتمام کرتے رہے ہیں یا کہ نہیں اس کا ثبوت پیشِ نظر کیا جاتا ہے۔

گیارہویں شریف

حضرت سرکار سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گیارہویں شریف کی مبارک تقریب صرف پاکستان میں ہی مروج نہیں بلکہ اس کا اہتمام عرصہ دراز سے بزرگانِ دین علیہم الرحمۃ کرتے آئے ہیں جس کی شہادت ہندوستان میں سب سے پہلے علمِ حدیث کی اشاعت کرنے والے محدث شیخ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمۃ دیتے ہیں۔ "بے شک ہمارے ملک (ہندوستان) میں آج کل عرس پاک غوثِ اعظم یعنی گیارہویں شریف کی (گیارہویں) تاریخ مشہور ہے اور یہی تاریخ آپ کی ہندی اولاد و مشائخ میں متعارف ہے اسی طرح ہمارے شیخ ابوالمحانی سید شیخ موسےٰ الحسینی نے نقل کر کے لکھا ہے۔ شیخ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمۃ کے اُستاد اور پیر امام عبدالوہاب متقی مکی علیہ الرحمۃ بھی اسی تاریخ کو گیارہویں شریف کا ختم دلایا کرتے تھے اور ان کے مشائخ بھی۔

(ماثبت من السنۃ صک ۱۲۴)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ جو کہ کل ہند و پاک کے علماء کے حدیث کے اُستاد ہیں گیارہویں شریف سرکاری طور پر منائے جانے کا ثبوت پیش فرماتے ہیں کہ؛ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضۂ مبارک پر گیارہویں تاریخ کو بادشاہ وغیرہ شہر کے اکابرین جمع ہوتے نمازِ عصر کے بعد مغرب تک کلام اللہ کی تلاوت کرتے اور حضرت غوثِ اعظم کی مدح میں قصائد اور منقبت پڑھتے۔ مغرب کے بعد سجادہ نشین درمیان میں تشریف فرما ہوتے اور ان کے اردگرد مریدین اور حلقہ بگوش بیٹھ کر ذکرِ جہر کرتے اسی حالت میں بعض پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی اُس کے بعد طعام شیرینی جو نیاز تیار کی ہوتی تقسیم کی جاتی اور نمازِ عشاء پڑھ کر لوگ رخصت ہو جاتے۔

(ملفوظاتِ عزیزی صک ۶۲ فارسی)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی کتاب کلمات الطیبات میں مکتوبات مرزا مظہر جانِ جاناں علیہ الرحمۃ کے ایک مکتوب میں ہے کہ حضرت مرزا مظہر جانجاناں علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک وسیع چبوترہ دیکھا جس میں بہت سے اولیاء اللہ حلقہ باندھ کر مراقبہ میں ہیں اور ان کے درمیان حضرت خواجہ نقشبند دو زانو اور حضرت جنید تکیہ لگا کر بیٹھے ہیں۔ استغنا ماسوا اللہ اور کیفیاتِ فنا آپ میں جلوہ نما ہیں پھر یہ سب حضرات کھڑے ہو گئے اور چل دیئے۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ تو اُن میں سے کسی نے بتایا کہ امیر المومنین حضرت علی المرتضے رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے استقبال کے لئے جا رہے ہیں پس حضرت علی المرتضے شیرِ خدا کرم اللہ وجہٗ تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ ایک گلیم پوش، سر اور پاؤں سے برہنہ ژولیدہ بال ہیں۔ حضرت علی نے ان کے ہاتھ کو نہایت عزت اور عظمت کے ساتھ اپنے ہاتھ مبارک میں لیا ہوا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہیں تو جواب ملا کہ یہ خیر التابعین حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہیں۔ پھر ایک حجرہ شریف ظاہر ہوا جو نہایت ہی صاف تھا اور اس پر نور کی بارش ہو رہی تھی۔ یہ تمام باکمال بزرگ اس میں داخل ہو گئے میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو ایک شخص نے کہا کہ امروز عرس حضرت غوث الثقلین است بتقریب عرس تشریف بروند۔ آج حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا عرس (گیارہویں شریف) ہے۔ عرس پاک کی تقریب پر تشریف لے گئے ہیں۔ (کلماتِ طیبات فارسی ص۷۷ مطبوعہ دہلی)

اسی طرح اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمۃ کے استاد ملا جیون علیہ الرحمۃ کے صاحبزادے وجیہ الصراط میں علامہ غلام سرور لاہوری علیہ الرحمۃ نے خزینۃ الاصفیاء ج ۱ ص ۹۹ میں دارا شکوہ نے سفینۃ الاولیاء ص۷۰ میں شیخ عبد الحق محدث دہلوی اخبار الاخیار ص۲۲ میں حضرت شاہ ابو المعالی علیہ الرحمۃ نے تحفہ قادریہ ص۹۰ میں آپ کے عرس پاک گیارہویں شریف کے انعقاد کے جواز کے متعلق لکھا ہے

گیارہویں شریف کے مخالف حضرات کے جید علماء کے شیخ اور مرشد حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کا فیصلہ درج کیا جاتا ہے ملاحظہ فرما کر حق و باطل کا موازنہ فرمائیے۔ "پس یہ ہیئت مروجہ ایصالِ ثواب کسی قوم کے ساتھ مخصوص نہیں اور گیارہویں شریف حضرت غوثِ پاک قدس سرہٗ کی اور دسواں، بیسواں، چہلم، ششماہی، سالیانہ (عرس) وغیرہ اور توشہ حضرت شیخ احمد عبد الحق ردولوی رحمۃ اللہ علیہ اور سہ منی حضرت شاہ بو علی قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و حلوائے شب برات و دیگر طریقِ ایصالِ ثواب کے اسی قاعدے پر مبنی ہیں۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ ص۸)

تو معلوم ہوا کہ گیارہویں شریف موجودہ دور کی ایجاد نہیں بلکہ اسلاف کا طریقہ ہے اور صالحین کی پسندیدہ چیز پر عمل کرنے کے متعلق نبی پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ مَارَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ۔ یعنی جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھی ہے۔

(موطا امام محمد صفحہ ۱۱۱، کتاب الروح لابن قیم صفحہ ۱، تفسیر مواہب الرحمان، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ۔ باب الاعتصام، لمعات فارسی صفحہ ۲۹، للشاہ ولی اللہ بستان العارفین عربی صفحہ ۹، للعلامۃ السمرقندی رد المحتار صفحہ ۵۱۸ جلد ۳، صفحہ ۴۳ جلد ۵)

لہٰذا سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گیارہویں شریف اور عرس پاک کرنے والوں پر فتوے بازی اور حرام حرام کی رٹ لگانا کس قدر جہالت اور گمراہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کا صدقہ ہدایت دے۔ آمین

صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِهٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْقَصِیْدَۃُ الْغَوْثِیَّۃُ

سَقَانِی الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوِصَالِ
فَقُلْتُ لِخَمْرَتِیْ نَحْوِیْ تَعَالِیْ

عشق و محبت نے مجھے وصل کے پیالے پلائے، پس میں نے اپنی شراب کو کہا کہ میری طرف لوٹ آ۔

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُئُوْسٍ
فَھِمْتُ بِسُکْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِیْ

پیالوں میں (بھری ہوئی) وہ شراب میری طرف دوڑی۔ پس میں اپنے احباب کے درمیان نشۂ شراب سے مست ہو گیا۔

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا
بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ

میں نے تمام اقطاب کو کہا کہ آپ بھی عزم کرو اور میرے حال میں داخل ہو جاؤ (یعنی میرے رنگ میں رنگے جاؤ) کیونکہ آپ بھی میرے رفقا ہیں۔

وَهُمُّوا وَاشْرَبُوا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ
فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِیْ مَلَا لِیْ

ہمت اور مستحکم ارادہ کرو اور جامِ معرفت پیو کہ تم میرے لشکری ہو، کیونکہ ساقی قوم نے میرے لئے لبالب جام بھر رکھا ہے۔

شَرِبْتُمْ فُضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِیْ
وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِیْ

میرے مست ہونے کے بعد تم نے میری بچی کھچی شراب پی لی، لیکن میرے بلند مرتبے اور قرب کو نہ پا سکے۔

مَقَامُکُمُ الْعُلٰی جَمْعًا وَّلٰکِنْ
مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَا زَالَ عَالِیْ

اگرچہ آپ سب کا مقام بلند ہے پھر بھی میرا مقام آپ کے مقام سے بلند تر ہے اور ہمیشہ بلند رہے گا۔

اَنَا فِیْ حَضْرَةِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ
یُصَرِّفُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُوالْجَلَالِ

میں بارگاہ قربِ الٰہی میں یکتا اور یگانہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے پھیرتا ہے (یعنی ایک درجہ سے دوسرے درجہ پر ترقی دیتا ہے) اور خداوند تعالیٰ میرے لئے کافی ہے

اَنَا الْبَازِیُّ اَشْهَبُ کُلِّ شَیْخٍ
وَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطِیْ مِثَالِیْ

جس طرح باز اشہب (سیاہ و سفید پروں والا باز) تمام پرندوں پر غالب ہے، اسی طرح میں تمام مشائخ پر غالب ہوں۔ بتاؤ مردانِ خدا میں سے کون ہے جس کو میرے جیسا مرتبہ دیا گیا ہے؟

کَسَانِیْ خِلْعَۃً بِطِرَازِ عَزْمٍ

وَتَوَّجَنِیْ بِتِیْجَانِ الْکَمَالِ

اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ خلعت پہنایا، جس پر عزم (ارادہ مستحکم) کے بیل بوٹے تھے اور تمام کمالات کے تاج میرے سر پر رکھے۔

وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ

وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ

اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے رازِ قدیم پر مطلع کیا اور مجھے عزت کا ہار پہنایا اور جو کچھ میں نے مانگا مجھے عطا کیا۔

وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا

فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالٍ

اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام قطبوں پر حاکم بنایا ہے، پس میرا حکم ہر حالت میں جاری ہے۔

فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ

لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ

اگر میں اپنا راز یا توجہ دریاؤں پر ڈالوں تو تمام دریاؤں کا پانی زمین میں جذب ہو کر خشک ہو جائے وران کا نام و نشان نہ رہے۔

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ

لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ

اگر میں اپنا راز پہاڑوں پر ڈالوں تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر ریت میں ایسے مل جائیں کہ ان میں اور ریت میں فرق نہ رہے۔

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ
لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ

اگر میں اپنا راز آگ پر ڈالوں تو وہ میرے راز سے بالکل سرد ہو جائے اور اس کا نام ونشاں باقی نہ رہے۔

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیْتٍ
لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰی تَعَالِیْ

اگر میں اپنے راز کو مُردہ پر ڈالوں۔ تو وہ فوراً اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اُٹھ کھڑا ہو۔

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ
تَمُرُّ وَتَنْقَضِیْ اِلَّا اَتَا لِیْ

مہینے اور زمانے جو گذر چکے ہیں یا گذر رہے ہیں۔ بلاشک وہ میرے پاس حاضر ہوتے ہیں۔

وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا یَاْتِیْ وَیَجْرِیْ
وَتُعْلِمُنِیْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِیْ

اور وہ مجھ کو گذرے ہوئے اور آنے والے واقعات کی خبر اور اطلاع دیتے ہیں (اے منکرِ کرامات) جھگڑے سے باز آ۔

مُرِیْدِیْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّ
وَافْعَلْ مَا تَشَآءُ فَالْاِسْمُ عَالِ

اے میرے مرید! سرشارِ عشقِ الٰہی ہو اور خوش رہ اور بے باک ہو اور خوشی کے گیت گا اور جو چاہے کر کیونکہ میرا نام بلند ہے

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اللّٰهُ رَبِّیْ

عَطَانِیْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِیْ

اے میرے مرید کسی سے مت ڈر۔ اللہ تعالیٰ میرا پروردگار ہے۔ اُس نے مجھے وہ بلندی عطا فرمائی ہے کہ جس سے میں نے اپنی مطلوبہ آرزوؤں کو پالیا ہے۔

طُبُوْلِیْ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ

وَشَاءُوْسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَا لِیْ

میرے نام کے ڈنکے زمین و آسمان میں بجائے جاتے ہیں اور نیک بختی کے نگہبان و نقیب میرے لیے ظاہر ہو رہے ہیں۔

بِلَادُ اللّٰهِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ

وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَا لِیْ

اللہ تعالیٰ کے تمام شہر میرا ملک ہیں اور ان پر میری حکومت ہے اور میرا وقت میرے دل کی پیدائش سے پہلے ہی صاف تھا، یعنی میری روحانی حالت میرے جسم کے پیدا ہونے سے پہلے ہی مصفا تھی

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعًا

کَخَرْدَلَةٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِ

میں نے خدا تعالیٰ کے تمام شہروں کی طرف دیکھا، تو وہ سب مل کر رائی کے دانہ کے برابر تھے۔

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا

وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَی الْمَوَالِیْ

میں علم پڑھتے پڑھتے قطب ہو گیا اور میں نے خداوند تعالیٰ کی مدد سے سعادت کو پالیا۔

رِجَالِی فِی هَوَاجِرِهِم صِیَامٌ
وَفِی ظُلَمِ اللَّیَالِی کَاللَّآلِی

میرے مُرید موسمِ گرما میں روزہ رکھتے ہیں اور راتوں کی تاریکی میں (عبادت کی روشنی سے) موتیوں کی طرح چمکتے ہیں۔

وَکُلُّ وَلِیٍّ لَهٗ قَدَمٌ وَّاِنِّی
عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ

ہر ایک ولی کے لئے ایک قدم یعنی مرتبہ ہے اور میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدم مبارک پر ہوں جو آسمانِ کمال کے بدرِ کامل ہیں۔

نَبِیٌّ هَاشِمِیٌّ مَکِّیٌّ حِجَازِیٌّ
هُوَ جَدِّی بِهٖ نِلْتُ الْمَوَالِی

وہ نبی مکرم ہاشمی، مکی اور حجازی میرے جدِ پاک ہیں۔ انہیں کی وساطت سے میں نے بزرگی کو پایا۔

مُرِیْدِی لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّی
عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

اے میرے مُرید! تو کسی چغل خور شریر سے نہ ڈر کیونکہ میں لڑائی میں اولوالعزم اور دشمن کو قتل کرنے والا ہوں۔

اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحْیُ الدِّیْنِ اِسْمِی
وَاَعْلَامِی عَلٰی رَأْسِ الْجِبَالِ

میں گیلان کا رہنے والا ہوں اور محی الدین میرا نام ہے اور میرے (فیض و صداقت کے) نشان پہاڑوں کی چوٹیوں پر لہرا رہے ہیں۔

أَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمُخْدَعُ مَقَامِيْ
وَأَقْدَامِيْ عَلٰى عُنُقِ الرِّجَالِ

میں حضرت امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے ہوں اور میرا مرتبہ مخدع (خاص مقام) اور میرے قدم اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہیں۔

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِیْ
وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالِ

اور عبدالقادر میرا مشہور و معروف نام ہے اور میرے نانا پاک یعنی سرکار عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم چشمۂ کمال کے مالک ہیں۔

تَقَبَّلْنِیْ وَلَا تَرْدُدْ سُؤَالِیْ
اَغِثْنِیْ سَیِّدِیْ اُنْظُرْ بِحَالِیْ

مجھے منظور فرمائیے اور میرا سوال رد نہ کیجئے، میری فریاد رسی کیجئے، میرے آقا! میرا حال ملاحظہ فرمائیے